جفا و وفا

ایک دلچسپ انگریزی ناول کا سلیس اُردو ترجمہ سنہ ۱۳ء کا
مہتم بالشان واقعہ - وفاداری و خوش سلیقگی و عام پسندی کا آئینہ
انسانی ہمدردی کا گنجینہ جسمیں ایک حسینہ دلنواز کی وفاداری جسنے
آخر وقت اپنے قول کو نباہا اور اُسکے عاشق خفیہ فروش کی دغابازی و
مکاری اور خفیہ فروشوں کے کارناموں کا سچا فوٹو کھینچا گیا ہے۔

مترجمہ

ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد صاحب اُفق لکھنؤ ہاشمی مالک نظم اخبار

بار اول سنہ ۱۹۱۵ء

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں اُنھیں بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کیے ہیں تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اُردو		شمس وقمر	۴ر
تسخیر	۸ر	التمش۔	عہ/۴ر
عیاروں کا عیار۔	۷ر	اختر حسینہ۔	ہے/ر
مارگریٹ۔	عہ/۲	راجدھارانی۔	۲ر
خواب کلکتہ حصہ اول و دوم فی حصہ	۱۲ر	پاربتی۔	۲ر
خوش نصیب۔	عہ	بہشت بریں۔	۱۲ر
لال کپتان۔	۱۲ر	دربار اودھ۔ کامل۔	للعہ/۸ر
ناشاد۔	عہ/۴ر	حسن کا ڈاکو۔	عہ
ہم خرما و ہم ثواب۔	۱۲ر	احمق الذین۔	۸ر
نئی نویلی۔	۲ر	نئی دلہن۔	۸ر
حرمان خانم۔	۶ر	دلدوز۔	۱۲ر
طویلہ کی بلا بندر کے سر۔	۲ر	ناول زن مرید۔	۱۲ر
فریب نیرنگ۔	۱۰ر	فسانۂ دو جہان۔	عہ/ ہر دو حصہ
طلسم نارنج۔	۱۲ر	بنگالی دلہن۔ دل دیوی چودھرانی	
روح زیبا۔	۱۲ر	بابو بنکم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ	
کارزار صلیبیہ۔	عہ/۴ر	منشی جوالا پرشاد صاحب برق	
ملک العزیز ورجنا۔	عہ/۴ر	بی۔ اے۔ سب جج۔	۱۲ر
غلط فہمی۔	عہ	معشوقۂ فرنگ۔ مولفہ بابو	
شام جوانی۔ ہر دو حصہ۔	عہ/۴ر	جوالا پرشاد صاحب۔	۸ر

حصۂ اول



باب (۱)

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"

اس قصہ کے جسم مین ایک حسینہ دلنواز کی ذات سے [illegible]ء مین جان پڑی تھی - اسکی جاے ولادت نیکلٹن - سفوک مین واقع ہوئی تھی جسکی وسعت رتمیرہیتھ سے لیکر آرول نامی دریا کے ساحلون تک محدود و محیط تھی اور اسکا درمیانی حصہ ڈلف کٹل کے نام سے مشہور تھا جسکا سلسلہ سات پہاڑیون سے شروع ہوکر جنوب کی طرف النش پورن پرایوری سے جاملا تھا -

حالانکہ یہان کے پہاڑی سلسلے تعداد مین سولہ تھے مگر اس خطے کو سات پہاڑیون کے نام سے شہرت تھی - یہ وہی مقام ہے جہان [illegible]ء مین ارل آف ولف کٹل اور ڈینس سے خونریز لڑائیان ہوئی ہین یہ ایک وسیع و غیر آباد جنگل ہے جہان یا تو بھیڑیان چرا کرتی ہین یا شکار کھیلے جاتے ہین - آرول کے متصل کھیتی باڑی کا کام شروع کردیا ہے جسمین جو کی پیداوار اچھی ہوتی ہے یہین ایک جھونپڑے مین مسٹر ڈنٹن کی زمینداری تھی جسکو گھوڑون کا نہایت ہی شوق تھا اسکے یہان ایک باپ کے ساتھ اُسکے بیٹے بھی کام کیا کرتے تھے - اسکے گھوڑون کا ساز بہت ہی اچھا تھا گھوڑے بھی آٹھون گانٹھ کمیت تھے

اور اُس زمانے کی حالت دیکھتے ہوئے اُنکی خوبیان واجب التسلیم تھین
جو تھین کیپ یول ایک بہت ہوشیار مزدور تھا تمام قلبہ ران اسکے
زیر حکم تھے اور اُسکی بیٹیون کو بھی کھیتی باڑی مین کام کرنا پڑتا تھا
چھوٹی لڑکی اُسکے خاندان بھر مین بہت ہوشیار تھی اُسکی بہن کو ایک عارضہ نے
کمزور کر رکھا تھا۔ اسلیے مارگریٹ ہی اپنے باپ بھائیون کیلیے کھانا لیجایا کرتی تھی
سن شباب کے ابتدائی زمانے کا موقع جسنے دیکھا ہے اُسکے
دل سے پوچھنا چاہیے کہ اُسکی سرسری سیر سے حسن پرستون کے دلون
کی کیا کیفیت ہوتی تھی۔ اسی سن و سال اُٹھتی جوانی کے دلون مین یہ
یہ اپنے باپ بھائی کے واسطے کھانا لیجایا کرتی تھی۔ اور اس وقت
وہان اور لوگ بھی موجود ہوا کرتے تھے۔ کھانے مین روٹی پنیر وغیرہ
سادے سادے کھانے ہوتے تھے مگر سب لذیذ و خوشگوار۔ یہ تو خیر
روزمرہ اسی طرح کھیت پر جایا آیا کرتی تھی اُسکو ہل جوتنے والے گھوڑونکی
طرز و روش دیکھنے سے کافی دلچسپی پیدا ہوئی اور انکی سواری کا شوق
غالب ہوا۔

طلوع آفتاب کے وقت ہی مارگریٹ کھیت پر پہونچ جایا کرتی تھی
ادھر کھانے کی تیاری باپ کے سامنے رکھی اور گود مین جا بیٹھی باپ بیٹی
کو خوشی سے پیار کر لیا کرتا تھا اور بیٹی باپ کو۔ باپ جوش محبت مین اُسے
گھوڑون کی پیٹھ پر سوار کر دیا کرتا تھا اور وہ اُنکو بڑے شوق سے چلایا کرتی
تھی رخصت کے وقت اپنے باپ سے اُسکا یہی سوال ہوتا تھا کہ شام کو پھر آؤن اسسے
اُسکی غرض یہ ہوتی تھی کہ ہل کے گھوڑون پر سوار ہوکر گھر جانے کو ملے۔

باپ بھائی اسکو گھوڑے پر سوار دیکھکر خوش ہوا کرتے تھے کبھی کبھی کوڑا چٹکانے
سے گھوڑے ہوا سے باتین کرنے لگتے تھے مگر اُسکو مطلق خوف یا جھجک نہ معلوم
ہوتی تھی بلکہ گھوڑے دوڑاتی ہوئی اپنے گھر پہونچ جاتی تھی۔

رفتہ رفتہ وہ ہل کے گھوڑون کو پانی مین تیرانے لگی اور شہسواری
سے اُسکا دل اور بھی خوش ہوتا تھا۔

بعض اوقات وہ اپنے بھائی کے چابک سے کل گھوڑون کو باقاعدہ گھر لے جا کر اصطبل مین خود ہی باندھ دیا کرتی تھی۔
اُسکی سواری مین نہ کوئی گھوڑا الف ہوتا تھا نہ دولتی جھاڑتا تھا اور نہ کہین اڑتا یا بدلگامی کرتا تھا۔
اڑیل سے اڑیل کھٹے سے کھٹے بدمعاش سے بدمعاش گھوڑے اُسکی ران سواری مین ایسے سدھ گئے کہ چابک سواروں کی عقل دنگ ہوتی تھی۔
پانی مین گھوڑون کو تیرنے کی ایسی مشق ہوگئی کہ چابک کی ضرورت ہی نہ تھی صرف ایڑ کا اشارہ اُنکے لیے کافی تھا۔
مارگریٹ کی شہسواری نے لوگون کو متحیر کردیا گرنا کیا معنی اُسکا آسن بھی کبھی نہ اُکھڑ پاتا تھا وہ ہر حالت مین ننگی پیٹھ پر بھی جمی بیٹھی رہتی تھی مکان سے کھیتون تک اُسکی شہسواری کا آوازہ بلند ہو گیا۔
نوجوان سوار دیکھنے تھے تو اُسکی شہسواری پر عشق عش کر جاتے تھے
شدہ شدہ کیچ پول فرقے کی ترقی نے ہمسایہ جنگی اقوام کی طرح آگے قدم بڑھایا اُس فرقے کے زمیندار عموماً زراعت پیشہ تھے اور متفرق مقامات پر اُنکی کاشتکاری کا کام کرنا رہتا تھا مگر مزدوری پیشہ لوگ زمین جوتا بویا کرتے تھے اور اُنکی سکونت ایک ہی جگہ مستقل رہتی تھی اس فرقہ والے اپنے مزدوری پیشہ احباب و اقربا کے ساتھ ایسے اتفاق سے رہا کرتے تھے جسطرح امرا و دولتمند ریئس یکجہتی سے زندگی بسر کرتے ہین۔
مسٹر ڈنلٹن کی آراضی پر کیچ پول اور گریک نل نامی دو خاندان کام کیا کرتے تھے ان کے مکانات علٰحدہ علٰحدہ منتشر اور ایک دوسرے کے اصطبل سے جدا تھے اُنسے کبھی کبھی باہم ملاقات بھی ہوا کرتی تھی جس سے آپس مین خوب ہی اتحاد اور یکجہتی کی رسمین قائم ہوگئین ایک فرقہ نیلکٹن مین رہا کرتا تھا اور دوسرا آراضی مزروعہ پر۔
اسی سیلے جب کبھی نیلکٹن مین جانے کا اتفاق ہوتا تو کیچ پول والون کو

دوستون کا مکان دستیاب ہو جایا کرتا تھا اور علی ہذا فریق ثانی یعنی کریک نل والون کو بھی آراضی مزروعہ کے متصل کیچ پول والون کے جھوپڑے قیام کے لیے مہیا ملا کرتے تھے۔
عموماً جمعہ کے روز باہم ملاقات ہوا کرتی تھی کیونکہ کیچ پول کے لوگون کو گرجا مین آنے کے لیے مسافت طے کرنا پڑتی تھی وہ کریک نل فرقہ کے مکانون مین اُترا کرتے تھے اپنا کھانا ساتھ لے جاتے تھے اور دن مین دو مرتبہ گرجا کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے
اُس زمانے مین آجکل کی سی تعلیم نہ تھی اُنکی تعلیم و تربیت کا دارومدار صرف نیلکٹن کی ہمسائگی پر تھا۔
اُن ایام مین تعلیم کی چندان ضرورت بھی سمجھی نہ جاتی تھی حالانکہ انگلستان کے تاجدار جارج سوئم کی متبرک خواہش یہی تھی کہ
ہر ایک جھوپڑے مین رہنے والا انجیل ضرور پاس رکھے اور اُسکی تلاوت بھی کیا کرے گے
کیچ پول والے گو پڑھے لکھے نہ تھے مگر مذہب کے پابند تھے ہر بزرگ خاندان ہر روز صبح و شام کے وقت باآواز بلند عیال و اطفال کو دعا سنا کر اپنا کام کاج شروع کرتا اور سونے کو جاتا تھا۔ ایسے بزرگون کی اُنکے متعلقین و متوسلین بڑی عزت کیا کرتے تھے۔
اُنکا چال چلن ٹھیک اور طرز رویہ بہت اچھا تھا فن زراعت مین بھی خوب ہی مشاق تھے۔ اور تعلیم و تربیت کا بھی شوق تھا۔
تیرہ سال کی عمر مین مارگیرٹ بہت ہی ہوشیار ذہین اور نیک اطوار لڑکی ثابت ہوئی اسکی مان جب کہین چلی جاتی تھی تو وہ اپنے پانچ چھ برس کے بھائی کو اپنے پاس رکھا کرتی تھی اس لیے اسکو اسکی خاص محبت ہو گئی تھی اسکی بڑی بہن دائم المرض اور نحیف الجثہ تھی لیکن سینے پرونے مین خاندان کا کوئی شخص اُسکے مدمقابل نہ تھا۔
وہ بہت نیک مزاج حلیم الطبع۔ خوش تقریر۔ سنجیدہ خیال اور بے زبان

لڑکی تھی اور مارگریٹ سے اسکی طبیعت مین بہت کچھ فرق تھا ۔

مارگریٹ کے بچپن کا ایک ماجرا اس موقع پر قابل ذکر ہے جس سے اسکی ذکاوت و فراست کا کسی قدر اندازہ ہو سکیگا ۔

ایک روز اُسکی ماں نے مسز ڈمنٹن سے شوربا لانے کے لیے اُسکو بھیجا اُسکے باپ بھائی اور ما لک آ ۔ آئنی سب اُسوقت تک کہین فاصلے پر غلے کی کٹائی کر رہے تھے کوئی ڈمنٹن کے مکان پر موجود نہ تھا ۔ مارگریٹ دروازے پر پہونچی تو اندر سے کسی عورت کی چیخ سنائی دی وہ دوڑتی ہوئی باورچی خانہ مین گئی تو صاحبہ خانہ کو بیہوش و حواس پڑا ہوا پایا ۔

گو مارگریٹ چودہ ہی برس کی تھی مگر اُسنے اپنے اوسان ٹھیک رکھے اسوقت جبکہ دو لڑکیان آقا کی بی بی کے سراہنے کھڑی ہوئی سر پیٹ رہی ہین اور ایک کہرام مچا ہوا تھا کہ

"ہے ہے مخدومہ معظمہ کو کیا ہو گیا ہاے ہاے یہ تو ہمین بے سرپرست چھوڑ گئین"

مارگریٹ بولی کہ "شور نہ کرو ۔ تمھاری مخدومہ مکرمہ صحیح سلامت ہین ذرا سا پانی لے آؤ ۔ سر کھول دو ۔ قمیص اُتار ڈالو اور آرام کرسی پر لٹا دو"

یہ کارروائی ہو چکی تو اُسنے مخدومہ کا مُنھ دُھلایا ایک لڑکی سے کہا کہ سرکہ لے آئے اور دوسری کو ہاتھ پاؤن سہلانے کی ہدایت کی جس سے اُسکو کچھ کچھ ہوش آنے لگا ۔ جب سانس اور نبض ٹھیک ہو چلی تو اُسنے ایک چھوکری کو کھیت پر روانہ کیا اور خود ڈاکٹر بلانے کیلیے گھوڑا کس کر سوار ہو گئی اسکے ہاتھ مین نہ چابک تھا نہ گھوڑے کی پیٹھ پر زین راستہ ریت سے پٹا ہوا تھا مگر یہ جو ہوا ہوئی تو گھوڑا بھی کنوتی چوڑ کر ہوا سے باتین کرنے لگا لوگ حیران تھے کہ یہ آندھی کا سا جھونکا کدھر جا رہا ہے کسی کی گھوڑے اور سوار پر نظر نہ ٹھہرتی تھی ۔

جتنی بگھیان راستون مین جا رہی تھین سب پیچھے رہ گئین اُسکو خیال تھا تو صرف مخدومہ اور ڈاکٹر کا ۔

ایڈیا ٹرل ورنن کی گاڑی بھی بڑی تیزی سے جا رہی تھی اُسنے گھوڑے کو سرپٹ جاتے دیکھا اور ملازم نے آواز بھی دی لیکن یہ ہوا کے گھوڑے ہی پر سوار رہی آندھی کا ایک جھونکا آگے ہی بڑھتا گیا۔

آخر کار وہ گھوڑا سرپٹ دوڑاتی ہوئی منزل مقصود پر جا پہونچی اسوقت ڈاکٹر کے دروازے پر ایک شخص گھنٹی بجا رہا تھا۔ یہ اسکو یہ دیکھکر گھوڑے سے اُتر پڑی اور صاحب سلامت کرنے کی دیر ہی تھی کہ ایک بھیڑ لگ گئی ذرا سی دیر مین دروازہ کھلا اور وہ ڈاکٹر سے بولی کہ

"جناب تشریف لے چلیے۔ میری مخدومہ کی طبیعت ناساز ہے"

جس شخص نے گھنٹی بجائی تھی وہ گریٹ بیلنگ کا ایک دولتمند زمیندار اور ڈاکٹر کا شناسا تھا جسکی مسٹر تھینیل ساؤتھ گیٹ کے نام سے شہرت تھی اُسنے مارگیریٹ کی عقلمندی کا حال سنا تو اپنی ملازمت مین رکھنے کا خواہشمند ہوگیا مگر اُسنے خاموشی کے سوا کچھ جواب نہ دیا۔

ڈاکٹر کی گاڑی تیار تھی بس وہ سوار ہوگیا اور مارگیریٹ کو بھی پاس بٹھا لیا۔ راستے مین ادھر اُدھر کی باتین ہوتی رہیں بعدہ مارگیریٹ ڈاکٹر سے بولی کہ "مین آقا سے دریافت کیے بغیر گھوڑا لے آئی تھی اگر وہ ناراض ہون تو آپ ذرا سمجھا دیجیے گا"

ڈاکٹر نے صاحبخانہ کو بہت اچھا پایا اُسکو خدمتگارون سے معلوم ہوا کہ مارگیریٹ کی مستقل مزاجی و ذکاوت طبع کی وجہ سے اُسکی طبیعت درست ہوئی ہے۔

نسخہ لکھکر ڈاکٹر پھر مارگیریٹ کو گاڑی پر سوار کرکے اُسکے گھر گیا اور اُسکی بہن سوسن کو علاج بتا کر اُسکے قبیلے سے کہ گیا کہ اگر پھر ضرورت ہو تو مارگیریٹ مجھکو بے تکلف لے آسکتی ہے"

مارگیریٹ او ر اُسکی عزیمت کا جگہ جگہ چرچا ہونے لگا اور تمام لوگ اُسکے فن شہسواری سے عالم حیرت مین تھے اُسنے اپنی تعریف کا آوازہ بلند سنا تو گھوڑے کی سواری ترک کرکے خانہ نشین ہوگئی حتی کہ اُس سے

باپ بھائی کہنے لگے کہ :-
" دیکھو ایک دن تم گھوڑے پر سوار ہونا بھول نہ جانا " تب " سوسن " اسکا جواب یہ ملتا تھا کہ " حسن تم جہان پاک " لوگون کی نظارہ بازی سے تو جان بچے گی "
" سوسن کو طبیعت کے اس انقلاب سے بہت ہی حیرت ہوئی اور شکر گزاری کے عوض اُسکو افسوس رہنے لگا کہ کہین مارگریٹ اس خانہ نشینی سے بیمار نہ پڑ جائے "
انھین ایام مین مسٹر نیچیل نے اُسکی طلبی کے واسطے اُسکے چچا کو بھیجا جسکے ساتھ اُسکو فوراً ہی جانا پڑا اعزا و اقربا اس ملازمت کو اُسکے لیے نیک فال سمجھے اور گو مارگریٹ کیلیے دودھ دوہنے کا کام بالکل نیا تھا مگر وہ عام لوگون کی نگاہون سے بچے رہنے کو بہت ہی مبارک سمجھی اور چچا کے ساتھ ہولی - چلتے وقت اُسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے دل بھر آیا اُسکی مفارقت طبیعت کو سخت ہی ناگوار تھی اگر کچھ اطمینان تھا تو یہ کہ اُسکو اُسکے باپ اور بھائیون سے کبھی کبھی خیر و عافیت معلوم ہوتی رہے گی - اُسنے سوسن سے کہا کہ :-
بہن گھبرانا نہین - جب ضرورت ہوگی مین تیما رداری و خدمتگزاری کے لیے حاضر ہوجاؤن گی - مین جب تمکو اُداس دیکھتی ہون تو کلیجہ تڑپ جاتا ہے -
اسکا جواب ملا کہ :- پیاری خدا حافظ - جواب اچھی طرح رہنا کام مین کبھی غفلت نہ ہونے پائے - چارلس یا جان کبھی کبھی تمکو دیکھ آیا کرینگے تمھاری جدائی مجھے خود گوارا نہین جسوقت طبیعت خراب دیکھون گی ضرور بلوا بھیجونگی کچھ دنون وہان رہ آؤ کیونکہ یہان تم کوئی کام نہین سیکھ سکتین "
مارگریٹ سب سے رخصت ہوئی مسٹر نیچیل کی ملازمت اختیار کرنے سے قبل اُسنے شرط کی کہ کبھی گھوڑے کی سواری کا تذکرہ نہ آنے پائے "
اس بات سے اُسکا آقا اس لیے خوش ہوا کہ سواری کے ذوق و شوق

سے جو ہرج ہوتا وہ نہ ہونے پائے گا چنانچہ نہ اسکو خود رغبت ہوتی تھی اور نہ کوئی تحریک کرتا تھا اور بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہسواری کی کبھی عادی ہی نہ تھی

اسکی مخدومہ نے اسکو نہایت ہی ہوشیار پایا اسنے بہت ہی جلد سب کام سیکھ لیے اور بڑی لیاقت سے خدمات مفوضہ انجام دینے لگی اسکو ہر وقت صفائی کا خیال تھا نیک چلنی سے غرض تھی اور دودھ دوہنے میں خوب ہی مہارت پیدا کر لی۔

پندرھوین برس کی عمر ہی سے نوجوانوں کی مشتاق نگاہین اسپر لوٹ پوٹ ہونا شروع ہو گئین۔ سوسن اس زمانہ مین بیس سال کی تھی مگر اسکو عارضہ نے اس کے پانی پینے کے قابل بھی نہ رکھا لہذا اسنے اپنی بہن کو جوش محبت مین بلا لیا جس نے آکر جان و دل سے تیمارداری شروع کر دی۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ کیچ پول اور کریک نل کے قبیلوں سے ایک اراضی مزروعہ پر کام کرنے کے باعث رشتہ اتحاد مضبوط ہو گیا تھا چنانچہ اسی اثنا مین مسز کریک نل کے بیٹے کے بتسمے کی تقریب پیش آئی جسمین سوسن کی شرکت مقدم و ضروری تھی۔ مگر سوسن کا حال نازک تھا لہذا اسکے عوض مارگیریٹ کو نیکلٹن مین جانا پڑا تا کہ وہ اس تقریب مین شریک ہو۔

ماسٹر کریک نل نے اپنا مکان خوب ہی آراستہ کیا اضروری چیزون کی دکانین لگا دین اور زراعت کے کاروبار پر خانگی تجارت کو ترجیح دی۔ دکان مین چاء پنیر مکھن شکر تمباکو وغیرہ چیزین فروخت ہوتی تھین اور اس بیوپار مین اسکو ایسا منافع ہوا کہ دولت و عزت مین بھی نمایان ترقی ہوئی اور کاروبار بھی رفتہ رفتہ بڑھتا ہی گیا مسٹر کریک نل نے اس تقریب مین خاص ہی خاص لوگ مدعو کیے تھے جسمین سے ایک کا نام اسٹفن لاڈ تھا جسکی کشتیان پارویچ اور لینڈ گارڈ فورٹ مین چلا کرتی تھین

سرکاری ڈاک بھی انھین کشتیون پر آیا جایا کرتی تھی لھذا گورنمنٹ کی طرف سے بھی مشاہرہ مقرر تھا جس سے لوگ اُسکے اعزاز کو اور بھی تسلیم کرتے تھے۔ اس شخص کی بی بی انتقال کر چکی تھی اُسکا بیٹا ولیم لاڈ اڈلڈبار میں اپنے چچا کے پاس رہا کرتا تھا اُسنے جہاز سازی بھی سیکھی اور جہاز رانی بھی یاد کی تھی۔

مسٹر کیب مشہور شاعر اور جہاز ران اسکے اُستاد تھے اُنھون نے ولیم لاڈ کی کپتان بارگڈر سے سفارش کی جسکے جہاز ہالینڈ تک آیا جایا کرتے تھے پہلے تو ولیم لاڈ نے انکار کیا مگر چچا کے دباؤ اور کپتان کی تحریص و ترغیب سے اپنے باپ کی اجازت حاصل کر کے اُسنے یہ خدمت قبول کر لی۔

جب نیکلش مین رسائی ہوئی تو اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ:-

"مجھے بپتسمے کی تقریب مین شرکت کی ہوس رہگئی"

باپ نے جواب دیا کہ "تمھارے ننھیالی لوگ بڑے شریف ہین چنانچہ مین کرمکنل والون کے یہان جانے والا ہون تم بھی اپنے کیچ پول کے دوستون سے وہین ملاقات کر لو۔ شاید مارگیریٹ کیچ پول بھی وہان ہو جو غالباً اپنی بیمار بہن کے عوض وہان ضرور آئی ہوگی"

ولیم مارگیریٹ کیچ پول کا نام سنکر چونک پڑا اور بولا کہ "دو برس ہوئے مین نے یہ نام کانون سے سُنا تھا۔ نیپیون کے کپتان برگڈر اُسکی شہسواری کی بہت ہی تعریف کرتے تھے"

باپ بولا کہ "ہان غالباً وہی مارگیریٹ ہوگی جسکی تم تعریف کرتے ہو"

ولیم نے کہا۔ ضرور وہ ایک لائق نازنین ہوگی مجھکو اُسکے دیکھنے کا ازحد اشتیاق ہے"

آخر اُسکی عمر کیا ہوگی؟

جواب۔ ماشاءاللہ۔ سولہ برس کا سن ہوگا۔ شباب کا آغاز ہی ہے نیکلش مین پہونچتے پہونچتے نوجوان کا دل سفر بحری سے اُچاٹ ہو چلا

دونون باپ بیٹے ہوتے ہوتے مسٹر کرینل کے یہان پہونچے۔ مارگیریٹ نے بڑے سلیقے اور تمیز سے اُنکی خاطر و تواضع کی دعوت مین صرف باپ بیٹے شریک تھے یا مارگیریٹ۔

بپتسمے کی دعوت مین مکان مہمانون سے بھرا ہوا تھا اور

جاے تنگ است و مردمان بسیار

کی کیفیت تھی ولیم اور نوجوان مہمانون پر

کبوتر با کبوتر باز با باز کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

کی مثل صادق آئی اور یہ سب باہم کھیل کود اور گانے بجانے مین وقت صرف کرنے لگے۔

قول ہے کہ

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اِس وچ مین تو ولیم نے مارگیریٹ کی تعریف ہی سنی تھی کہین چار آنکھین ہونے سے دونون کے دل مل گئے اور یہی شعر حسب حال ہوگیا

الفت کا تب مزہ ہے کہ دو دل ہون بیقرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

مارگیریٹ کا سن بھی ابھی کچھ نہ تھا مگر بڑی ضابطہ و صابر تھی با اینہمہ اسوقت اُسکی طبیعت پر محبت کا ایک خاص اثر ہوا اور وہ بھی بانھون سے کلیجہ تھام کر رہ گئی۔ قصہ کہانیوں مین تو حسن و عشق کے دفتر کے دفتر دیکھنے کو ملجاتے ہین مگر مس مارگیریٹ اور ولیم لاڈ کے تذکرے میں نہ مبالغہ ہے نہ تصنع جو کچھ ہے وہ کچا چٹھا ہی ہے۔

بپتسمے کی تقریب ختم ہوگئی سب لوگ رخصت ہو ہو کر اپنے اپنے گھرون کو چلدیے جنمین ولیم لاڈ بھی اپنی محبوبہ دلنواز کے صدمۂ مفارقت کو کلیجہ سے لگائے ہوئے شامل تھا یہ نوجوان متواتر مارگیریٹ کے مکان کی طرف سے گزر کر شوق ملاقات ظاہر کرتا رہا اُسکے چچا کو خوشی تھی کہ اُسکے بھائی یعنی ولیم کے باپ کی خوش قسمتی نے ولیم کو سفر بحری سے متنفر کردیا۔

رفتہ رفتہ قبائل بھی ڈِل لاڈ اور مارگریٹ کی نگاہون کو بھانپ گئے اور بڑے جوش مسرت سے اشارتاً و کنایتاً ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔ مستورات نے مارگریٹ کو کھیت پر کام کرنے کی تکلیف دینا غیر ضروری سمجھی اور مالک آرا ضی بھی ان دونون کے دیدار فرحت آثار سے محظوظ ہونے لگا۔

صرف غریب سوسن ہی تھی جسکو خاندان بھر مین ڈِل لاڈ کی صورت سے تنفر تھا اُسکو کل اعزا و اقربا سے زیادہ اپنی بہن مارگریٹ کی آیندہ راحتون کے واسطے فکر تھی۔ گو اُسکا جسم بالکل گھل گیا تھا مگر دور اندیشی کی طاقت روبہ ترقی تھی۔ اُسنے ولیم لاڈ کی رگ رگ پہچان لی۔ دل مین بیٹھکر مزاج کا خاصّہ دریافت کر لیا کوئی نشیب و فراز نہ تھا جسکو وہ نہ سمجھی اور کوئی اونچ نیچ نہ تھی جسکو اُسکی نظر نہ دیکھ سکی۔ گو وہ اپنے خیالات کو گوشۂ دل مین ہی چھپائے رہی اور مارگریٹ سے بھی منھ پھوڑکر کچھ نہ کہا مگر ولیم لاڈ تاڑ گیا کہ وہ اُس سے بدظن رہا کرتی ہے اُسنے مارگریٹ سے اس بات کی شکایت کی تو ایک روز باتون باتون مین اپنی بہن سوسن سے پوچھا کہ

"کیون بہن۔ تم ولیم لاڈ اور مجھسے کسلیے ناراض رہتی ہو؟"

اُسنے جواب دیا۔ "مارگریٹ۔ تمھارا خیال بالکل غلط ہے مین تو ہمیشہ تمھاری بہتری ہی کی خواہان رہتی اور تمھین دیکھ دیکھکر ہی جیتی ہون"۔

مارگریٹ بولی کہ مجھکو تو کچھ بھی ناراضگی معلوم نہین ہوتی ہان ولیم لاڈ کہتے تھے کہ تم اُنسے کشیدہ سی رہا کرتی ہو"۔

سوسن نے جواب دیا۔ "بہن تم یہ بات نہین سمجھتین۔ مین تمکو جان و دل سے پیار کرتی ہون اسلیے تمھارے اور چاہنے والے برا مانتے ہین۔ لاڈ ہمارا مہمان ہے اور تم سے محبت بھی کرتا ہے مگر مین صرف تمھارے بھلے کے لیے یہ چاہتی ہون کہ اُسمین کوئی نقص نہو"

مارگریٹ بولی کہ ابھی اُسکا سن ہی کیا ہے شادی کے لیے برسون

چاہیے۔ سن بلوغ تک نہ معلوم کیا سے کیا ہو جائے گا۔
سوسن نے جواب دیا کہ "بے شک" ابھی سے دیکھ لو کہ اُسنے اپنے باپ چچا کی مرضی کو طاق پر رکھدیا اور وہی کی جو دل مین آئی مگر یہ کوئی تشفی کی بات نہین ہین وہ بات چاہتی ہون جسمین تمھارا بھلا ہو۔
ان باتون کا سلسلہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ یکایک لاڈ آگیا اور اُسنے اطلاع کی کہ مجھکو کپتان برگڈ نے فلکسٹو فری مین طلب کیا ہے چارلس کیچ پول بھی کھیت پر موجود ہے انکو کسی ضروری کام کے لیے مجھسے ملنا ہے اچھا مارگریٹ ۔ مین چند روز کے لیے تم سے رخصت ہوتا ہون غالباً کپتان مجھکو بحری سفر مین ہمراہ لے جائے گا لیکن مین زیادہ دن نہ لگاؤن گا جلد چلا آؤن گا۔ امید ہے کہ تنخواہ بھی معقول ملے گی اور اوپر سے بھی قرار واقعی یافت ہوا کرے گی۔
گو مارگریٹ کو اپنے عاشق زار کی جدائی کا سخت صدمہ ہو مگر اُس نے ضبط سے کام لیا۔
اسکو اُسکی سلامتی سے غرض تھی اور کسی بات کا لالچ نہ تھا۔ اور امید بھی تھی کہ جلد ہی ملاقات کی نوبت آجائیگی۔ اس سے "انخاموشی نیم رضا" کے انداز سے اشارون مین خدا حافظ کہکر گویا

بسفر رفتنت مبارک باد　　بسلامت روی و باز آئی

کہدیا اور ولیم لاڈ نے باپ چچا سے بغلگیر ہو کر بستر علالت کی طرف رخ کیا اور رخصت کی درخواست کی۔
سوسن نے لیٹے لیٹے ہاتھ بڑھا کر مصافحہ کیا اور بڑی دھیمی آواز سے بولی کہ:-
ولیم مین تمسے کچھ کہنا چاہتی ہون یعنی تمکو اپنے رویّے کے بدلنے کی کسی قدر ضرورت ہے تاکہ تم سے اور میری بہن سے اچھی طرح نباہ ہو سکے۔ تمھارے مزاج مین ابھی اوچھاپن ہے اچھی طرح سنجیدگی نہین۔ خدا کو ہر وقت سمجھنا کہ حاضر و ناظر ہے۔ اُس سے ہمارے تمھارے دل کے

راز مخفی نہین اُسکو سچی محبت اور صدق عقیدت پسند ہے اگر یہ نہین تو کوئی شخص اُسکے قہر و عذاب سے محفوظ نہین رہ سکتا۔ تمھارے چال چلن مین کوئی نقص نہین لیکن تمھاری زبان تمھارے بزرگون کی قدر و منزلت نہین کرتی۔

میر المصداقؔ

"اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمی ماند"

اب چل چلاؤ ہی مین آج اس ملاقات کو آخری سمجھتی ہون اسلیے میرے کہنے کا بُرا نہ ماننا لیکن اگر اللہ نے زندگی قائم رکھی تو مجھکو خواہش ہے کہ تمھین اس سے بہتر حالت مین دیکھون۔

تمکو اُن لوگون کی قدر کرنا چاہیے جو بے لوث بہی خواہ ہین۔ نمائشی لوگون کی دنیا سازی پر گرویدہ ہونا اچھا نہین جو کام کرنا ثابت قدمی سے۔ تلوّن مزاجی ضرر رسان ہوتی ہے۔

مین اپنی بہن کو جان و دل سے چاہتی ہون اگر تم اپنے موجودہ خیالات کی اصلاح نہ کروگے تو مجھے چندان خوشی نہ ہوگی۔

میری نہمائش کو گرہ باندھے رکھنا اور کبھی فراموش نہ کرنا۔ اگر تمھاری ذات سے مارگریٹ کو کچھ دُکھ پہونچا تو مین عاقبت مین تمھاری دامنگیر ہونگی۔ اچھا خدا حافظ جہان رہو خوش رہو"

ولیم لاڈر خصت ہوگیا۔ اسوقت سب کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے تھے۔

مارگیریٹ کو عاشق جان باز کی مفارقت کا نہایت ہی صدمہ تھا لیکن بہن کی تیمارداری اور دلجوئی کی دلچسپی نے اُسکے بیقرار دل کو بھلا دیا اور اُسکی اُمیدین اُسکو ڈھارس دینے لگین کہ:۔

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آئینگے بے بلائے مرے گھر خود وہ چلے آئینگے

لاڈ کی روانگی کو تین ہی ہفتے گذرے ہون گے کہ سوسن کا وقت برابر آگیا۔ جون کی چوبیسوین تاریخ کو سوسن مارگیریٹ سے بولی کہ:۔

"ذرا مجھکو اُٹھاکر بٹھلا دینا دم ٹوٹنے کا وقت آگیا ہے"

یہ آواز سُنتے ہی سب خُرد و کلان اِرد گرد جمع ہوگئے۔ مان باپ بھائی سب کی آنکھین آنسو بہانے لگین۔ اُسکا چھوٹا بھائی اُدورڈ ایکطرف جابیٹھا۔ مارگریٹ نے بہن کو اُٹھاکر چھاتی سے لگا لیا۔ سوسن نے مغفرت کی دعا مانگی اور آخر مین اپنی بہن سے وصیت کی کہ:۔

خبردار ولیم لاڈ کے ساتھ شادی نہ کرنا اسکے تعلق سے ہمیشہ تمھاری زندگی حرام رہے گی خوب یاد رکھو کہ راستی و نیک روشی مین انسان کی نجات ہے۔ پیاری مارگریٹ "ہلند" تم اُسکے پھندے مین نہ پھنسنا بے بس ہاتھ پر ہاتھ مارو اور صاف صاف زبان دو کہ اُسکے ساتھ شادی تو نہ کرو گی"

مارگریٹ نے اقرار کیا کہ "ہرگز ہرگز اُسکے ساتھ شادی نہ کرون گی اہل خاندان کے دل پر بھی اُسکی وصیت کا اثر ہوا اور وہ بھی بالاتفاق بول اُٹھے کہ:۔

تم اطمینان رکھو تمھاری وصیت کے خلاف کوئی بات ہونے پائیگی"

سوسن نے گویا دلی مراد پائی اُسنے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھاکر ایک ایک کے حق مین دعاے خیر کی اور ایک مرتبہ آخری ہچکی لیکر بوسہ لیتے ہی جان عزیز جان جان آفرین کو سونپ دی۔

باب (۲)

ترغیب و تحریص

لاڈ اسنے والدین سے ملاقات کرکے کپتان کی ملاقات کو سمندر کے ساحل پر گیا کپتان نے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور کہا کہ:۔

ولیم لاڈ مین تمکو ایک عمدہ دینا چاہتا ہون میرا جہاز لیا ہے

دیا پائدار ہے کہ کیسا ہی طوفان ہو اُس پر اثر نہین کرسکتا۔ ہر وقت تم اُس پر قابو رکھو گے"

لاڈ نے جواب دیا۔ مجھے جہاز رانی مین کچھ پس وپیش نہین لیکن مین اس روزگار کو پسند نہین کرتا۔

کپتان بولا مین نہین سمجھ سکتا کہ تم اپنے باپ کے ساتھ کھیت جوت جوت کر اپنی ہستی خراب کرو گے یا جہاز سازی مین تمھاری زندگی برباد ہوگی۔ افسوس کہ تمھاری دنیاوی ہستی کا یہ حشر۔ مجھکو تمھاری لیاقت دیکھکر تمھارے حال پر ترس آتا ہے اگر یہ نہوتا تو میرے لیئے دنیا مین لائق سے لائق آدمیون کی کمی نہین "

ولیم لاڈ نے کہا کہ تو یہ کہیے کہ آپ مجھکو ایماندار سمجھکر اس خدمت پر مقرر کرتے ہین یا خفیہ فروش بناتے ہین۔ مین اس کام کو مطلق پسند نہین کرتا میرا باپ ایک متدین سرکاری ملازم ہے پس مین اُنکی عزت مین فرق ڈالنا نہین چاہتا۔

کپتان بولا مین خفیہ فروش کیون؟ کیا میرا پیشہ خفیہ فروشی ہے تصویر کا ایک رُخ نہ دیکھا کرو دوسرا رُخ بھی دیکھ لینا لازم ہے۔

ولیم بولا کہ "کچھ ہو۔ لیکن سراسر گورنمنٹ سے دھوکا بازی ہی ہے"

کپتان نے جواب دیا۔ ایسی آنکھین بند نہ کرو۔ جو شخص سب سے زیادہ تھوڑسون لوگون۔ بارود۔ ریشم۔ اون وغیرہ وغیرہ کے لیے سب سے زیادہ ٹیکس دے وہ دھوکے باز۔

خبردار ایسا کبھی نہ کہنا۔ میری تجارت آزاد ہے۔ اگر مین اپنی ضرورت کے لحاظ سے اور آدمی مقرر کرون تو اُسمین کسی کا کیا اجارہ ہے۔

ولیم نے کہا "ان ایمانداری سے آزاد تجارت کے لیے لوگ ملازم رکھے جائین تو کچھ مضائقہ نہین لیکن آپ کا منطقہ تو کچھ اور ہے اسی لیے مین ملازمت سے کانون پر ہاتھ رکھتا ہون مجھے اُس غذا کی ضرورت نہین جو پیٹ مین ہضم نہ ہوسکے"

کپتان بولا کہ آراضی مزروعہ مین جانے اور ہیتسمے کی تقریب مین شرکت کرنے سے قبل تو تمہارا خیال ایسا نہ تھا۔
اچھا جاؤ کھیتی باڑی کرو تم کھیت جوتنا بونا جانو یا جہازرانی۔ یاد رکھو کہ ہروارے کے سوا کبھی اور کچھ بھی کھلا سکو۔
ہائے اُس جہازرانی سے نفرت جس کے لیے بڑے بڑے لوگ للچاتے ہین۔ خیر تم جانو اور تمہارا کام سمجھانے سے ہمکو تمھارا سروکار۔ آپ مانو نہ مانو تم ہو مختار شوق سے جاؤ۔ سوکھی روٹی اور گرم گرم پانی سے پیٹ بھرو جیسی روح ہوتی ہے ویسے ہی اُسکے فرشتے بھی ہوا کرتے ہین۔
اچھا خدا حافظ
یہ کہکر اُسنے جہازران کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا مگر اسی وقت اُسنے اُس بلی کی سی روش اختیار کی جو چوہے کو چھوڑ کر پھر پکڑتی اور اسی طرح اپنی تفریح طبع کرتی ہے وہ چند قدم آگے بڑھکر پھر مڑ پڑا اور بولا کہ:۔
اپنی معشوقہ کے یہان جانا تو میرا بھی سلام کہدینا وہ بہت ہی خوش ہو جائیگی کہ یہان نوکری کرنا نہین چاہیے۔
ولیم نے جواب دیا کہ میری معشوقہ کو میری نوکری کی کچھ پرواہ نہین وہ صرف سچی محبت کی بھوکی ہے۔ وہ چاہے کھیت کاٹے گی چاہے چرخہ چلائے گی خواہ رسے بٹے گی مگر مجھے کسی بات کی خواہان نہ ہوگی بلکہ جہاز کا لنگر توڑ دے گی اور رسے کاٹ دے گی۔
کپتان نے کہا کہ بہت سچ ہے۔ وہ تمھارے پلے بندھکر ہوا ہی پھانک کر تو جیے گی۔ تم بھی اُسکا منھ دیکھ دیکھ کر پیٹ بھرنا یا رکیون عقل ماری گئی ہے کچھ کماؤ دھماؤ گے نہین تو جورو کیا ہرے ہرے روکھ دیکھکر خوش ہوگی۔
سچ کہتا ہون کہ اگر تم دو ایک مرتبہ بھی دوڑ لگا آؤ گے تو دونون مٹھیان گرم ہو جائینگی زندگی بھر عیش ہی عیش کروگے۔ اگر تمھین ملازمت

منظور نہین تو جاؤ اپنا سر کھاؤ۔ یہان تو کسی نہ کسی کو لیکر ہی جائینگے۔
تم نہین اور سہی اور نہین اور سہی

ولیم نے پوچھا۔ کہ کسقدر عرصے تک سفر کرنا ہوگا اور کے مرتبہ؟
کپتان نے جواب دیا۔ یہ امر قسمت پر محمول ہے جتنی جلدی جلدی ہمارے گھرے ہوتے گئے
اسی قدر جلدی جلدی ہم واپس آجایا کرینگے سال بھر مین دو دفعہ تو جانا ہی پڑے گا
ولیم نے پوچھا۔ پھر شرط کیا رہی؟
کپتان نے جواب دیا۔ تم سب کے افسر ہوگے اور سب تمھارے ماتحت۔ پہلا سفر ہالینڈ کا ہوگا۔ تماکو پشمینہ وغیرہ وغیرہ کی قسم سے جو چیز لے وہ تمھاری باقی سب مال میرا۔
پہلے سال جو منافع ہو اُسمین سے روپیہ مین ایک آنہ تمھارا دوسرے سال تہائی کی بٹائی ہوگی اور بعدۂ مساوی حصہ بانٹ رہے گا
مگر اسوقت جو کہنا سننا ہو کہہ لو آئندہ پھر مجھ سے درخواست کروگے تو سوکھا جواب دیدونگا۔ خوب سوچ لو ایسا نہ ہو کہ پھر پچھتانا پڑے۔
ولیم بول اُٹھا کہ اچھا جناب۔ ملازمت منظور۔ ایک دفعہ سے سو دفعہ منظور۔ یہ کہکر وہ کام مین مشغول ہوگیا اور اُسکے دل پر سوسن کے وہ آخری الفاظ نقش تھے کہ:۔
"تمھین ہر کام مین مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کی ضرورت ہے"
اُسنے یہ خدمت قبول تو کرلی مگر اسکا نتیجہ آخر کار کیا ہوگا اسکی بربادی اور اور رونکی تباہی! تقدیر نے آخر اُسے خفیہ فروشی کے جال مین پھنسا ہی دیا جس سے اُسکو قبل مین نفرت تھی۔ کپتان برگلڈ بڑا ہی چالاک و عیار آدمی تھا اُسنے اپنے کاروبار کو بڑی رونق دی تھی اور انگلستان کے لائق تاجرون کی طرح اپنے جہازون کو آراستہ کیا تھا۔
وہ اپنے مال کی فہرست ہر بندرگاہ پر داخل کرتا تھا اور جب کہین قیام کرتا تھا تو اعلی درجے کے بیوپاریون اور آڑھتیون کے یہان لیکن ساتھ ہی ساتھ خفیہ فروشی کی ایسی کارستانیان ہوتی تھین

جس سے وہ یہ مال لایا کرتا تھا ہر ایک بندرگاہ پر اُسکے خفیہ فروش اہلکار
متعین تھے اور اُسنے بندرگاہ کے لوگون سے ایسی سانٹھ گانٹھ
کر رکھی تھی کہ کوئی اُسکے مال کو دیکھتا بھی نہ تھا اور کیا جہازران کیا
زمیندار کیا شرفا اور کیا کاروباری لوگ سب اسکی عزت کرتے تھے
جہان یہ قیام کرتا تھا۔ ان کے لوگون سے اسکی خاص واقفیت
ہو جاتی تھی۔ بایں ہمہ اُسنے ولیم لاڈ کو اسلیے اپنا دست راست بنالیا
کہ اُسکے ذریعے سے اُسکے لیے بہت کچھ منافع کے سرچشمے پیدا ہونا
ممکن الوقوع تھے۔ اُسکو صرف اپنے ہی مطلب سے مطلب تھا جیسا
موقع دیکھا اسی کی ہدایت سے گرم و نرم سپید و سیاہ کا گزرا پڑ گیا اُسکو
صرف روپیہ کمانے سے غرض تھی اسی لیے خفیہ فروشی کو زیادہ سود مند
مفید سمجھتا تھا۔ اُسکو امید تھی کہ لاڈ کی خدمات اُسکے لیے بہت ہی
بکارآمد ہونگی اور وہ ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہے گا۔ اس شخص نے
کل ہمعصر کپتانون سے زیادہ عمر پائی اور چار برس کے بعد یعنی سنہ ۱۸۴۱ء
مین دنیا سے کوچ کیا۔ نوجوان جہازران اُسکا دست و بازو
بنگیا جہاز تیار تھا مسافر سوار تھے کپتان بولا کہ:-

"جہازرانو- اپنے نئے کپتان کا استقبال کرو"

جان الیٹ ایک بڑا ہی سخت مزاج آدمی تھا۔ اُسکو سنگدل
بدمعاشون کے ساتھ کام کرنے کی عادت تھی اور اپنے کو طرم باز خان
سمجھا کرتا تھا اُسنے دبی زبان سے کہا۔

"بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے"

اسکے بعد ہی لاڈ جہاز پر پہونچا تو وہی جان لیٹ بولا کہ:-

"جناب کپتان صاحب- ابھی تو یہ سیکھتے ہین جہازرانی کچھ چرخا
کاتنا نہین کہ کاتا اور لے دوڑے"

بہرکیف مین آپ کو سکھا پڑھا لونگا ابھی ولیم لاڈ ہین ہی کیا بقول شخصے
"کے آمدی و کے پیر شدی"

+ مگر ہان ایک دن کپتان ہو جائین گے

کپتان ولیم لاڈ سے مصافحہ کر کے رخصت ہوا لاڈ نے جہازرانی سے اتنا کمایا کہ:-

مارگریٹ کے لیے بھی اچھے اچھے تحفے بھیجے مگر افسوس کہ اس کا نتیجہ اُلٹا ہوا اس سے اُس کے باپ کیچ پول اور کریک نل والون کے سوا اُسکے دوست و احباب کو بھی رنج و مصائب ہی کا سامنا ہوا۔

اسکا پہلا تحفہ اُسوقت مارگریٹ کے پاس پہونچا جب موخرالذکر کے اہل خاندان غریب سوسن کی تجہیز و تکفین کرنے کے بعد مرحومہ کے اوصاف و خصائل یاد کر کے مصروف گریہ و زاری تھے۔

ہان سرپرسٹ رہی تھی لوگ ماتمی کھانا کھا رہے تھے اور سب پر خاموشی طاری تھی۔ اسی وقت کسی نے دروازہ پر دستک دی بسکو سنکراڈورڈ مارگریٹ کے چھوٹے بھائی نے کواڑ کھول دیے اور نووارد کو اندر بلا لیا۔ نووارد کی وضع قطع اُس فرقہ کے خلاف تھی اُسنے آتے ہی پوچھا کہ:-

"یہان کوئی مارگریٹ کیچ پول صاحبہ رہتی ہین"

مارگریٹ نے فوراً جواب دیا۔ جی ہان مین ہی مارگریٹ ہون۔ آپکا کیا کام ہے؟

نووارد نے کہا آپ ہی مارگریٹ ہین تو یہ گٹھری لیجیے۔

یہ کہتے ہی اُسنے اپنے کاندھے پر سے گٹھری اُتاری اور ایک خالی کرسی پر رکھدی اسکو دیکھکر مارگریٹ نے پوچھا۔

"یہ گٹھری کسنے بھیجی ہے؟"

جواب۔ مین یہ نہین جانتا۔ مین ماوڈسے فری مین کام کر رہا تھا کہ ایک جہازران نے آکر پوچھا۔

"سٹیکلش سے واقف ہو"

مین نے جواب دیا۔ "ہان"

وہ بولا کہ ذرا یہ گٹھری مارگریٹ کیچ پول کو دے آنا جو ایک قلبہ ۔ ان کی لڑکی ہے ۔

سوال ۔ اُسکا نام

جواب ۔ اُسنے نام تو بتایا مگر غالباً تم کچھ سمجھ جاؤ گی ۔

مارگریٹ ابھی آرام گاہ مین چلی گئی اپنے بھائی اڈورڈ سے گٹھری منگا کر کھولی تو ریشمی کپڑے ۔ شال دوشالے ۔ لوٹیون ۔ لیسون ۔ موزے ۔ قسم قسم کے تھانون ۔ ریشمی فیتون ۔ چائے کے ڈبون ۔ تماکو ۔ قہوہ اور چاندی کے چرٹون وغیرہ کی ایک دکان لگ گئی لیکن مارگریٹ ان قیمتی چیزون سے مطلق خوش نہ ہوئی اُسنے اڈورڈ سے کہا کہ کل چیزین بدستور باندھ کر واپس کردو ۔ اسکے بعد مارگریٹ وہان آئی تو نووارد نے کہا ۔

"تم یہ واہیات کپڑے اُتار ڈالو اور اچھے اچھے کپڑے پہنا کرو ۔ اچھا لے مین اب رخصت کچھ کہنا سُننا تو نہین ہے "

مارگریٹ نے جواب دیا ۔ ہان کہنا ہے یعنی تم یہ گٹھری بجنسہ واپس لیجا کر فرستندہ سے کہدینا کہ حلال کی کمائی سے ایک موزے کی جوڑی بھی بھیجی ہوتی تو مین ان سب تحفون سے زیادہ بیش قیمت سمجھتی "

نووارد بولا کہ مجھکو ایک روپیہ مزدوری ملا تھا اُسکا حق ادا کر چکا اب مین گٹھری واپس نہین لے جا سکتا ۔ مین کوئی بیگاری آدمی نہین ہون تم کسی اور کے ہاتھ واپس بھجوا دو ۔

مارگریٹ بولی ۔ تو پھر تم نمک حلال مزدور نہین بلکہ خفیہ فروشون کے ساتھ والے

سگ زرد برادر شغال ہو"

مین یہ گٹھری واپس کرتی ہون تم نے جا کر کہو کیون نہین دیتے کہ مجھے تحفہ لینا منظور نہین مین اس سے نفرت کرتی ہون "

اُس شخص نے جواب دیا جب تم مجھکو بے ایمان ہی سمجھتی ہو تو مجھے اوس جھنجھٹ سے کیا مطلب مین چلتا ہون کل نوجوان سے ملاقات ہوگی اگر کچھ

ہو تو کہدو کہ مین اُس سے کہدون اور اگر کچھ کہنا سننا نہین تو مجھکو کیا مطلب کہ اُس سے کہتا پھرون ۔

"وہ تمھارا تحفہ قبول نہین ہوا"

لہذا بس ۔خدا حافظ

یہ کہتے ہی اُس شخص نے چھڑی اور ٹوپی اُٹھائی تو مارگیریٹ نے اپنے باپ کی ٹوپی اُتار کر اپنے سر پر رکھ لی اور ایک جہازی کی سی وضع بنا کر بولی کہ

"مجھے تو ان قیمتی چیزون سے یہ ٹوپی پسند ہے ذرا اپنے نوجوان سے کہدینا"

ٹووارد نے جواب دیا کہ اس جواب سے بھی وہ خوش ہو جائے گا مگر تمکو ذرا سنجیدگی اختیار کرنا چاہیے ۔یون تنکا سا توڑنا لازم نہین ۔

یہ کہتے ہی وہ تو وہان سے روانہ ہو گیا اور مارگیریٹ کے دل مین سوسن کے وہی الفاظ بسے رہے کہ

"مارگیریٹ خبردار ولیم لاڈ کے ساتھ ہرگز ہرگز شادی نہ کرنا"

باب (۳)

(انقلاب زمانہ)

جو اسباب آیا تھا اُسوقت کیا مارگیریٹ اور کیا اُسکے اہل خاندان کسی کو بھی پسند خاطر نہ ہوا سب کا دل چاہتا تھا کہ اُسین دیا سلائی لگا دیجائے مارگیریٹ نے مطلق توجہ ہی نہ کی اُسکا دل چاہا کہ لاوارث مال کی طرح اُسکو سرکاری اہلکارون کے سپرد کر دے ۔لاڈ کے باپ نے اسکو سمندر کے کنارے پھکوا ہی دیا ہوتا مگر مسٹر کریک نل نے اُنکی خوبیون کا خیال کر کے مارگیریٹ سے کہا کہ یہ پھینکنے والی چیزین نہین اُنکو بیچین اور جو روپیہ

کھائی کر سوارت کر ڈالو مین ایک ایک چیز الگ الگ باندھے دیتی ہون جو چاہنا صرف مین لانا - اور جو چاہنا بیچ ڈالنا -

مارگیرٹ نے جواب دیا کہ

سپردم بتو مایۂ خویش را تو دانی حساب کم و بیش را

مجھسے کچھ واسطہ نہین -

"مال مفت دل بے رحم" "مفت را چہ گفت" مفت کی شراب قاضی کو بھی حلال مسٹر ریکنل کے منھ مین پانی بھرا ہوا ہی تھا فوراً ارال سیک پڑی کل اسباب اپنے گھر بھجوا کر ہر ایک چیز کا ستیاناس کر ڈالا -

چند ہی روز مین مسٹر ریکنل کی گانٹھ مضبوط ہو گئی اور اُسنے کیچ پول والے نوجوان کو بھی کچھ تھکنے بانٹے اور مارگیرٹ کو بھی تھوڑا سا ناش کسی قدر بتا کو دیا جس سے بھی اسکو عاشق کی طرف سے نفرت ہی ہی ہوتے ہوتے مارگیرٹ کو اُسکے عاشق کی لعن طعن سننے کی نوبت آئی اور شہرہ ہو گیا کہ دل لاڈ ساول برطانیہ اعظم پر لوٹ مار کرتا ہے

اس زمانے مین اتنے ڈاکے پڑے کہ گورنمنٹ کو آخر ڈکیتی کے انسداد کی غرض سے ایک فوج متعین کرنا پڑی قزاقون اور سرکاری فوجون سے بار ہا دو بدو لڑائیان ہو مین - طرفین کے بہت سے لوگ مقتول ہوے مگر ڈاکوون کو کوئی گرفتار نہ کر پایا -

ولیم لاڈ اور اُسکے ساتھیون کا ستارہ خوب اوج پر ہوا کپتان برگڈ نے انکی خوب ہی قدر منزلت کی

جس جگہ بزدلون نے دُم دبائی وہان لاڈ سو چھون پر تاؤ دیکر جم گیا اور پیٹھ دکھائی تو مصلحت سے یعنی بمصداق

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن

اسکا آقا اسکو اپنے ہاتھ کی تلوار سمجھتا تھا اور اُسکی بہادری سے اُسکی شہرت اس کہاوت کی مصداق تھی -

"کاٹنے باڑھ اور نام تلوار کا ہو"

ایک روز دونوں آقا و ملازم باڈسوئے میں گئے تو دیر تک ایک جہازران کی کیفیت دیکھی یہ شخص بڑا یارباش شراب خوار اور شیر دل آدمی تھا دل میں کسی سے جھجک نہ تھی جس سے دو باتیں کہیں اسکو اپنا کر لینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔

اُسنے ایک جنگلہ میں ایک شخص کو جھونپڑے کے پیچھواڑے کی طرف جاتے دیکھا جہاں سے وہ غائب ہو گیا یہ شخص ماہی گیر کے جھونپڑے میں گھس گیا مگر کوئی اور متنفس نظر نہ آیا مگر اُسے بارہا ایسے موقع پیش آچکے تھے لہذا وہ سمجھ گیا کہ ضرور یہ کوئی خفیہ فروش ہے۔

باڈسے کلافت میں قدیم خفیہ فروشوں کی ایک زمین دوز جائے پناہ تھی جہاں ایک غار پانی سے لبریز تھا اور پانی کے اندر ہی ایک تہ خانہ کی عمارت بنی ہوئی تھی جسمیں قسم قسم کا اسباب بھرا ہوا تھا اور بہت سے ہتھیار بھی اسی میں محفوظ تھے۔

مسٹر ولیم لاڈ اُسکے ساتھیوں اور جان یف نے ایسی جگہ پر قبضہ کر لینے کی کوشش کی انھوں نے محنت شاقہ سے غار کی مٹی صاف کی روشن دان سے ہوا کا انتظام کیا۔

میزیں لگائیں چٹائیاں بچھائیں اور آرام و آسائش کا کل ضروری سامان مہیا کر لیا۔

اسمیں جہازی رسے کے ذریعے سے اُترنا ہوتا تھا مال و اسباب کے صندوق بھی اسی طرح نیچے پہونچائے جاتے تھے اُس شخص نے ایک شخص کو نیچے اُترتے دیکھکر سمجھ لیا کہ لوگ فلاں ترکیب سے غار میں اُترتے ہیں اور ضرور اسمیں بہت کچھ مال و متاع ہے۔

وہ جہازران تو تھا ہی بس خیال کرتے ہی جھٹ پٹ رسے سے نیچے اُتر کر پانی میں اِدھر اُدھر بڑھ بڑھ کر ہاتھ مارے اور ٹھڑی لگانے لگا یکایک وہ ایک سنگ کے پاس پہونچا اور ستانے کو بیٹھا ہی تھا کہ تختوں میں سے نیچے چھپتے معلوم ہوئے یہ وہاں سے پلٹ پڑا اور رسے کے ذریعہ سے

غار مین داخل ہوا جہان کچھ چہل پہل کی سن گن پا کر اسکا جی دہل گیا کہ بس اب خیر نہین۔
اتنے ہی مین اِدھر اُدھر آؤ کا غل مچنے لگا اور مسٹر پینیٹ لوٹتا گرتا پڑتا اندر گئے تو دیکھا کہ خفیہ فروشون کا جلسہ ہو رہا ہے اور بیس آدمیون سے کچھ بازپرس ہو رہی ہے اسکے پہونچتے ہی ایک شخص بولا کہ
مسٹر پینیٹ تمھارے پیٹ مین پانی اُتر گیا ہوگا اسلیئے تھوڑی سی شراب پی لو کہ اسکی گرمی پانی کو بھسم کر دے ہماری شراب پانی کے اثر کو بالکل مار دیتی ہے۔
پینیٹ نے کہا مین آئرلینڈ کا غریب باشندہ ہون مجھے اس سے معاف ہی رکھیے۔
جواب ملا کہ معاف ایک کوڑی نہ ہوگی آپ دیکھین کیونکر نہین پیتے۔
کیا ہم تمھین سکھا دیتے ہین کہ جان چھپاتے ہو ایک قرط لگاؤگے تو روح خوش ہو جائے گی پینیٹ کو چار ناچار قرط لگانا پڑا اور جسوقت شراب حلق سے نیچے اتری اُسی وقت رگ رگ مین اُسکی تاثیر بجلی کا سا کام کر گئی۔
شراب پی یا زہر یہ تو اُسکو کچھ نہ معلوم ہوا مگر آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھا تو چارون طرف تو مین لگی پائین تلوارون بندوقون اور اور ہتھیارون کا ذخیرہ دیکھکر وہ سمجھ گیا کہ یہ سب مال غنیمت ہی ہے۔
وہ اِدھر اُدھر وحشت انگیز نظر سے دیکھ ہی رہا تھا کہ کپتان اُسکی دلجوئی کے لیے یون مخاطب ہوا۔
پیٹرک او برین لفٹننٹ بیری کے پاس ہین تم اپنے مرشد کا جام صحت تو نوش کر لو زندگی بھر مین یہ آخری ہی موقع سمجھ لینا۔
ان الفاظ سے اُسکو یقین ہو گیا کہ مین خفیہ فروشون کی کمینگاہ یا جائے پناہ مین ہون۔ اسوقت ہر طرف سے تکلف ہو رہا تھا کہ ایک پیالہ اور ایک گلاس اور پینیٹ جب آخری گلاس بھی خالی کر چکا تو جان لیف اٹھا اور بولا کہ "بس سب خاموش" بعدہٗ پینیٹ سے کہا کہ

"مسٹر پیٹرک اوبرین - اب آپ کی جہان مرضی ہو شوق سے جائیے -
پیٹ مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرکے رخصتی سلام کرنے ہی کو تھا کہ پھر آواز آئی -

"کہیے آپ کو کسطرح کی موت سے رخصت کرون"

یہ سنتے ہی پیٹ کی روح قبض ہوگئی مگر تھا دل کا مضبوط اسلیے حواس سنبھالے رہا اور پوچھا کہ

"آپ کو مجھ ایسے غریب کو کتے کی موت مارنے سے حاصل - بگلا مارے پکھنا ہاتھ کی مثل صادق آئیگی اور کچھ بھی فائدہ نہوگا"

جواب ملا کہ "کتے کی موت مارنا ہملوگون کو ہرگز منظور نہین"

اسکے بعد آواز سنائی دی کہ "یارو میان سے تلوارین کھینچ لو"

یکایک تلوارین بجلی کی طرح کوندھنے لگین اور کانون مین صدا آئی کہ اوبرین اب بتاؤ کہ ہر شخص ایک ایک بوٹی بانٹ لے یا سارا بدن ایک ہی ساتھ قیمہ کرکے پانی مین پھینک دیا جاے "

غریب پیٹ گڑگڑا کر بولا کہ "راضی ہون مین اسی مین جسمین تری رضا ہو"
اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

دفعتہً ایک صندوق اوپر سے نیچے آترا جسمین کپتان لاڈ صاحب تشریف رکھتے تھے - غار کے لوگون نے پیٹ کی آمد پر مسٹر لاڈ کو طلب کیا تھا اور یہ وہی شخص تھا جسکو لاڈ نے یاڈ سے کلف مین ہاسنگ کے جھونپڑے کے پچھواڑے جاتے دیکھا - لاڈ کے تیور بھی اسکو دیکھتے ہی خونریز ہوگئے اُسنے پیٹ کی طرف لال پیلی آنکھون سے دیکھا پیٹ نے بھی جان سے ہاتھ دھونا منظور کیا اور دل کڑا کرکے بولا کہ

"جب موت سر پر ہے تو کیا ڈر - پانی ہی میرا کفن ہے - پانی ہی میرا قبرستان ہےسکا جو جی چاہے کرے"

"آج یا ہم ہی نہین یا دم تری شمشیر کا"

لاڈ نے سنتے ہی ساتھیون کو حکم دیدیا کہ جو چاہین کرین اور فوراً ہی پیٹ کے ہاتھون پیرون مین ہتھکڑیان بیڑیان پڑ گئین اور وہ جہاز پر لادیا گیا

لاڈ کے دل پر اسکی جھوٹ نقش ہو چکی تھی پس ایذا رسانی سے دست کش رہا
اور جب جہاز اسی کے جزیرے مین داخل ہوا تو کہا کہ
پیٹرک اوبرین مبس خدا حافظ۔ اپنے گھر چلے جاو''
ولیم لاڈ اسی طرح لوگون سے برتاو کیا کرتا تھا اسکے ساتھیون نے بارہا سرکشی
کرنا چاہی مگر خود غرضی مانع رہی۔ ساحلون کے باشندون اور کسانون کا ان
شخصون کی ذات سے فائدہ تھا کیونکہ یہ لوگ انھین کے یہان سب اسباب
غنیمت رکھ دیا کرتے تھے اور انگلستان لاکھ کوشش کرتا تھا لیکن ان لوگون
سے ایک پیش نہ جاتی تھی۔
اسی دوران مین اسقدر تحفہ تحائف مارگیریٹ کے پاس پہونچے جنکی کچھ انتہا
نہ تھی۔ مارگیریٹ کا بڑا بھائی چارلس تمام چیزین مسز کریک ٹل کو دے آیا کرتا تھا
اور خود بھی ایسے گلچھرے اڑانے کا موقع ہاتھ لگتا رہا کہ ہاتھ پاؤن کی کاہلی سے
منھ مین مونچھین جانے لگین۔ نہ تعلیم رہی نہ کاشتکاری۔ سمائی تو کیا
پڑھنے لکھنے کی اور پھر آج سوجھی تو کسکی۔ سپاہگری کی۔ آخر کردہ والدین سے
جدا ہوکر فوج مین بھرتی ہو گیا اور رفتہ رفتہ ترقی کرتے کرتے یہ نوبت ہوئی کہ لارڈ
کارنوالیس نے سفیر فارس مقرر کر دیا۔ اسکا ذکر آگے کسی موقع پر آئے گا یہان
ضرورت صرف یہ ہے کہ ہم خفیہ فروشون اور کیپ پول والون کے اتحاد کا نتیجہ
بیان کردین۔
مارگیریٹ کا دوسرا بھائی گندۂ ناتراش تھا عیاشی و کثرت مینوشی نے آخر اسکو
قبر مین سلا دیا اسکی وفات ۱۷۹۱ء مین واقع ہوئی جس سے اسکے والدین
کو جیتے جی گویا موت ہی کا سامنا ہو گیا۔
جیمس کو شکار شدہ جانور چرانے کی عادت تھی پس ایڈمائرل وزنن
کے شکاریون نے اسکو ۱۷۹۳ء کے ماہ دسمبر کی سترھوین تاریخ کو نشانۂ
تیر اجل کر دیا۔ اسنے مرتے وقت مارگیریٹ سے شکایت کی کہ اگر تم سے
اور لاڈ سے محبت نہ ہوتی تو میری جان کبھی نہ جاتی''
ابتو سارے خاندان پر تباہی چھا گئی اور گردش ایام نے گھر ہی گھیر لیا

مارگیریٹ پر انگلیاں اُٹھنے لگیں کہ یہ خفیہ فروش اور ڈاکو کی معشوقہ ہے
سب جان گئے کہ اسکے جھونپڑے میں جہاز ران آتے جاتے ہیں مارگریٹ
کوئی بہانہ کرتی تھی تو اثر پذیر نہ ہوتا تھا ۔ تحفہ تحائف برابر جھونپڑے کے
آس پاس نظر آتے رہتے تھے ۔ کریک ہل والوں کی آئے دن چاندی
ہو جایا کرتی تھی اور گو مارگیریٹ انکو نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھتی تھی بلکہ تحائف کے
نام سے بڑھتی اور لاڈ سے دلی نفرت کرتی تھی لیکن اُسنے اُسکا بُرا کبھی نہ چیتا
بلکہ اُسکے حق میں دعائے خیر ہی کرتی رہتی تھی اور اُسکو خدا پر بھروسہ تھا کہ اگر
محبت سچی ہے تو ایک دن اُسکی عادتیں خود ہی درست ہو جائینگی ۔

جب وہ انگشت نمائی سے تنگ آگئی تو اپنے باپ سے درخواست
کی کہ "چلیے کہیں اور رہیں ۔ کسی اور شخص کی نوکری کریں ۔ یہ جگہ منحوس ہے
ایسے مقام پر رہنا درست نہیں"

باپ نے بیٹی کا کہنا کر دیا اور دوسرے مقام پر جا کر محنت مزدوری کرنے لگا
اُسکے خاندان سے نیکلٹن ہیتھ کی حدود پر سکونت اختیار کی جہاں اڈورڈ
ایک شخص کی بکریاں چرانے لگا اور میگرٹ کو فکر ہوئی کہ کہاں نوکری کرے
اُسکو یہاں اپنے مولد و مسکن اور قدیم محسنوں کی یاد آئی اور تبدیل سکونت
سے انقلاب کی صورتیں ظہور میں آگئیں ۔

ادھر لاڈ کا باپ اپنے بیٹے سے ساز رکھنے کے جرم میں سرکاری ملاحی
کے عہدے سے برطرف ہو گیا ۔ ادھر لاڈ کے چاروں طرف بھی مصیبتیں
گھر آئیں ۔ سرکاری دو ڈ والیش ہارٹس سے روڈ برج کو جا رہی تھی سوئز ول برج
میں لاڈ سے مقابلہ پیش آگیا ۔ تین اہل جہاز مارے گئے باقی جان بچا کر
بھاگ کھڑے ہوئے ۔ بیری اور لاڈ نے مہرہ روکا اور موت کے مقابلے میں
جانبازی کرنے لگے ۔ لاڈ شیر دل آدمی تھا اور بیری اہل سیف مگر اندھیرے
میں تلوار کیا کام کرتی تاہم یہ غنیمت تھا کہ دونوں للکار للکار کر وار کرتے تھے
اسلیے ایک دوسرے کی شناخت ممکن تھی ۔ ڈاکو اور حملہ آور دونوں نے
بھاگ کر جان بچائی تھی لہذا صرف یہی دو سرغنہ باقی رہ گئے تھے جن سے

بڑے زور و شور کا مقابلہ ہوا - لاڈ اپنے حریف کو پیچھے ریلتا ہوا ساحل دریا سے گیا جہاں بیری نے جھپٹ کر ایک ایسی تلوار رسید کی کہ لاڈ مردے کی طرح زمین پر گر پڑا اسی اثنا میں مقتول کا ایک ہمراہی قصاص لینے کو آپہونچا بیری نے شیر کی طرح سر پر پہونچکر تلوار تولی ہی تھی کہ جان لف کا وار کارگر ہوگیا تو بیری زخمی ہو کر بھاگا تو ہمراہیوں کا ہلڑ سن کر آواز دی اور اُنکے ساتھ اُس مقام پر پہونچا جہاں امید تھی کہ لاڈ کی لاش پڑی ہوگی لیکن نہیں لف نے اسکو لمبا لمبا لیٹے دیکھکر اُٹھا لیا تھا اور سمجھتے پر لٹا کر جان بچا دی تھی -

باب ۴

فریب

مارگیریٹ اپنے باپ کے جھونپڑے مین بیٹھی ہوئی مولد و مسکن کی یاد مین فکرمند تھی کہ یکایک سرکاری فوج کے ہاتھون سے ول لاڈ کی موت کے حادثۂ جانکاہ کی خبر نے اُسکو اور بھی پریشان کر دیا وہ عالم تفکر مین اُسکے باپ گھاٹ کے ملاح کے پاس جانے ہی کو تھی کہ اتفاق سے وہ خود آگیا اور بولا کہ

" پیاری مارگیریٹ تمکو میرے بیٹے کا حال سنکر نہایت ہی رنج ہوگا "

مارگیریٹ نے پوچھا " کیا وہ سچ مچ دنیا سے چل بسا "

جواب ملا " نہین - ابھی تک فضل الٰہی معلوم ہوتا ہے مجھکو اُسکے پاس سے چلے ہوئے دو گھنٹے ہوئے ہین - اُسوقت وہ سلامت تھا - اُسنے مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ تمکو بُلا لے چلون - وہ تمھارا آخری دیدار دیکھنے کا مشتاق ہے "

مارگیریٹ نے پوچھا " وہ ہے کہان ؟ "

جواب ملا " میرے گھر والٹن کلف مین - ذرا جلی چلو کہ اُسکی ہوس کیون دل مین رہ جائے "

مارگیریٹ بولی " آپ ذرا دم لین - مین کپڑے بدل لون چلتی ہون

ذرا ہی دیر مین مارگریٹ تیار ہوکر آگئی اور بڈھے شخص کے ساتھ چلتے چلتے راستے مین پوچھا کہ

"کیا بہت سخت چوٹ آئی ہے"

جواب ملا "ہان۔ بخار بھی بہت تیز ہے۔ بعض وقت تو معلوم ہوتا ہے کہ سرسام ہوگیا۔ مین نے جس بڑھیا کو تیمارداری کے لیے مقرر کیا ہو اسکی طرف وہ گھور گھور کر تمھین پکارا اور رویا کرتا ہے۔ پیشانی پر ایسا گہرا زخم ہے جسمین پٹی رکھنے کے وقت نہایت ہی تکلیف ہوتی ہے"

سوال "آپ نے کسی ڈاکٹر کو بھی دکھلایا؟"

جواب "نہین۔ وجہ یہ کہ قوانین ملکی کی رو سے اسکا بچنا محال ہوجاے سزاے موت مین کچھ شک ہی نہین۔

مارگریٹ کو خیال ہوا کہ جو کچھ ہو اوہ تو ہوا مگر لاڈ کی آنکھین تو کھل گئی ہونگی بلا سے موت ہو مگر وہ دل سے توبہ تو کرلے ہی گا۔ گناہون کی گٹھری سر پر لادے جانے سے یہ بات بدرجہا بہتر ہے کہ آدمی توبہ سے گناہون کا کفارہ کرلے۔ اسنے پوچھا۔

لاڈ کو اپنے اعمال وافعال سے کچھ پشیمانی بھی ہے یا نہین۔ جواب ملا "یہ تو مجھکو نہین معلوم مگر ہان کپتان کو کبھی کبھی برا بھلا کہتا ہے۔ اُسکے خیالات مین بہت کچھ تبدیلی معلوم ہوتی ہے۔

مارگریٹ نے کہا "خدا ہمچنین کند"

بڈھا بول اٹھا "آمین یارب العالمین"

مارگریٹ نے پوچھا "وہ گھر کیسے پہونچ گیا؟

جواب "اسکا ایک ہمراہی جہازران پیٹھ پر لادکر لایا تھا اُسکے ساتھ مائیکل بھی تھی جو خفیہ فروشون سے واقف ہے۔

اُسنے بیان کیا تھا کہ کپتان کا دوست جان لف غریب ول کو پہلے اپنے گھر لایا تھا اور جب سنا کہ میرا گھر آدھے میل کے فاصلے ہی پر ہے تو رات کو یہان پہونچا دیا۔

ان باتون مین راستہ کٹ گیا جو والٹن کیسل کے کھنڈر مین واقع تھا قلعہ اہل رمانیہ نے تعمیر کیا تھا جسکے قرب وجوار مین ابتک برتن۔ زیور۔ سکے وغیرہ دستیاب ہوتے ہین۔

ضعیف آدمی پہلے اندر گیا۔ پھر مارگیریٹ کو بھی بلا لیا جسنے مریض کو عالم غفلت مین پایا۔ اُسکی حالت بہت ردی ہو رہی تھی۔ ہاتھ پاؤن مین جان معلوم ہوتی تھی۔ چہرے کا رنگ بالکل بدل گیا تھا اور بخار کی شدت تھی۔ ذرا دیر بعد اُسکو کسی قدر جنبش ہوئی اور زبان سے آواز نکلی۔

"ہائے مارگیریٹ۔ ہائے مارگیریٹ۔ کہان چلی گئین۔ خدا کے لیے آجاؤ۔ ذرا صورت تو دکھا دو۔

اسوقت بخار بہت تیز تھا۔ اُسکی تکلیف دیکھکر مارگیریٹ کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ بڈھا باپ بھی رو پڑا صرف وہ ضعیفہ کچھ بھی متاثر نہ ہوئی جو حالت تیمارداری مین متواتر ایسی حرکتین دیکھتی رہی تھی

مارگیریٹ نے اُسکی طرف دیکھا تو اُسکے دل مین ذرا بھی ہمدردی کے آثار نہ پائے پس وہ سمجھ گئی کہ وہ ضرور کوئی جاسوس بڑھیا ہے۔ اسکا ثبوت اُسی رات کو مل بھی گیا یعنی وہ کسی بہانے سے مکان کے باہر گئی تو مارگیریٹ نے دو شخص چاندنی رات مین کھڑے ہوئے کچھ باتین کرتے دیکھے اور وہ سمجھ گئی کہ انمین ایک تو جان لف ہے اور ایک وہی ڈیم مائیکل۔ جو ذرا ہی دیر مین پریشان حال واپس آئی اور بولی کہ گھبرانے کی کچھ بات نہین۔ ہم اسے بہت جلد اچھا کرلین گے اگر مارگیریٹ اُسکی طرف ذرا بھی توجہ کرتی تو ضرور کوئی چکمہ کھاتی مگر ایسا نہ ہونے پایا۔ اُسکے دل مین نوجوان کی تندرستی کا خیال جاگزین تھا اسکے سچے دل سے محبت تھی۔ اُسکو اُسکی تبدیلی اطوار کا اطمینان تھا اور صحت کامل کی بھی پوری امید تھی۔

جیون جیون لارڈ کی طبیعت درست ہوتی گئی۔ تیون تیون اسکو اپنے کردار سابقہ سے پشیمانی ہوتی گئی اور مارگیریٹ کی محبت کا جوش بڑھتا گیا مارگیریٹ گو پڑھی لکھی نہ تھی مگر اُسکو مذہبی عقیدت بہت کچھ تھی لہذا اُسنے

لاڈ کو ایک انجیل لا دی اور اُسکی زبان سے سننے لگی۔ ایک روز مارگریٹ نے کہا کہ
"اللہ تعالیٰ نے کیسے صاف الفاظ مین ہر بُری بات کے لیے ممانعت کی ہے
لاڈ بولا کہ ہان لیکن انسان مجبور ہے۔
مارگیریٹ نے کہا "بہت درست۔ حضرت آدم سے بھی گناہ ہو ہی گیا
لاڈ نے پوچھا۔ اُنسے کیونکر گناہ سرزد ہوا۔
مارگیریٹ بولی "آپ نے پڑھا تھا کہ حضرت آدم کو بہکایا اور سانپ نے عورت کو ورغلانا۔ اُس رو سے سانپ ہی خطاوار ثابت ہوا۔
لاڈ نے جواب دیا "لیکن عورت بہکائی گئی۔ پھر اپنے شوہر کو دھوکا دیا اسلیے دونون سے زیادہ خطاوار عورت ہی ہوئی مارگیریٹ بولی "یہ بات ضرور ہے لیکن ظاہرا اُسکے مصائب زیادہ ہو گئے اور وہ ایک لونڈی سے بدترین ہو گئی"
لاڈ نے کہا۔ "تم بڑی نیک عورت ہو۔ تمھاری مہربانی نے مجھکو گرویدہ کرلیا۔ انشاء اللہ مین بھی نیک اعمال اختیار کرون گا"
مارگیریٹ نے کہا "تمھارا کچھ اختیار نہین۔ ہان اللہ سے دعا مانگو تو ہر ایک بات ممکن ہے۔
مریض کی حالت جیون جیون درست ہوتی گئی تیون تیون مارگیریٹ کو اُسکی درستی اطوار کا اطمینان بڑھتا گیا مگر وہ مسز مائیکل سے کھٹکتی رہی جو ظاہرا خاموش رہتی تھی لیکن دل مین کچھ اور ہی منطقہ تھا۔ ایک روز مارگیریٹ نہ تھی پس میدان خالی پاکر آسنے لاڈ سے کہا کہ
"آپ کے آثار صحت سے جہازرانون کو نہایت ہی خوشی ہے مسٹر لیف آپ کی قائم مقامی کر رہے ہین۔ اہل جہاز نے پھر سے گزارش کی چنانچہ کپتان نے میری معرفت آپ کی خدمت مین کشمش اور مٹھائی تحفۃً بھیجی ہے۔
لاڈ بولا کہ وہ لوگ بڑے نیک ہین مگر اب میری اور اُنکی ملاقات نہوگی
مائیکل نے کہا "یہ جنون عشق کے سے خیالات چہ معنی دارد۔ آپ کی عقل

مین کچھ بھی عقل ہوتی تو تمکو غریب محتاج بنانا نہ چاہتی۔ مجھکو اُس سے بالکل ہمدردی نہین اُسکو اپنا نیک و بد بھی سمجھائی نہین دیتا۔ مین جانتی ہون کہ وہ آپ سے پل بھر جُدا نہ ہوگی۔ دن بھر محنت کرائیگی اور ہفتے ہفتے بھر تک دم لینے نہ دے گی۔ افسوس تم ایسے شخص کے لیے یہ کام؟

لاڈ نے جواب دیا کہ "یہ بات نہین۔ وہ مجھے آرام و آسائش مین دیکھنا چاہتی ہے تاکہ آئندہ کل مصائب سے محفوظ رہون"

مائکل بولی کہ "آپ ہمیشہ ایک ہی پہلو دیکھتے ہین آپ کے ساتھی لوگ تو ترقی پر ترقی کرین اور آپ کو کاہلی پسند ہو تو بڑی بدقسمتی کی بات ہے نوجوان ہرگز کبھی بیٹھے نہ رہو"

لاڈ اُسکا جواب دینے ہی کو تھا کہ مارگریٹ آگئی اور اُسکا دل تنگ ہوگیا کہ ضرور اُسکی امیدون پر پانی پھیرنے والی کارروائی عمل مین آئی ہوگی مگر اُسنے مایوسی کو دل مین جگہ نہ دی اور اُسکا اپنے عاشق کی ترقی محبت سے روزمرہ اطمینان بڑھتا گیا۔

جب کچھ روز گذر گئے تو آخر لاڈ کو کامل صحت ہوگئی اور ضعیفہ کی تیمارداری کی ضرورت باقی نہ رہی اور لاڈ کو اپنے لیے جائز معاش کی فکر پڑی چنانچہ اُسنے مارگریٹ سے کہا کہ

اب ملازمت کی ضرورت ہے۔ میں اب کسی دولتمند شخص کی نوکری کرونگا ورنہ بدنصیبی کی ایسی بیکاری سے ہر وقت نفرت رہے گی۔

مارگریٹ بولی۔ بہت بہتر مین ایک دفعہ اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون کہ تمہاری ہمدردی کو [illegible] نہین مگر عمدہ ملازمت ملے تو بہت مناسب ہے۔ مین جانتی ہون [illegible] کی جان [illegible] کے لیے [illegible] کسی کی ملازمت [illegible] کرو کیونکہ مجھے عزیز [illegible] پسند نہین۔

دونون ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ [illegible] مارگریٹ کی [illegible] زندگی سے [illegible] زندگی کی [illegible]

اب [illegible] سے [illegible] انھون نے [illegible]

اسکو باڈسی کے نیارمین ہڈسن کے نام سے اپنے ساتھ شریک کرلیا تاکہ وہ ہر طرح اس کا زبردست بازو بنکر ہاتھ بٹائے چنانچہ اُسنے مارگیریٹ کو کہلا بھیجا کہ "میں نے ایک ڈچ سوداگر کی نوکری کرلی جسنے اپنے جہاز کی آمدنی میں میری شرکت منظور کرلی"

پہلے تو مارگیریٹ کو کچھ شک رہا مگر جب کبھی ولیم کا نام نہ سُنائی دیا اور نہ کبھی تحفے آئے تو اُسکو اطمینان ہوگیا کہ الحمد للہ لاڈ کے طور و اطوار درست ہو گئے اور اس خیال سے اُسکی طبیعت اُسکی طرف اور بھی راغب و رجوع رہنے لگی۔ ہر وقت عاشق جانباز کی تندرستی کے لیے زبان پر دعا تھی اور دل میں تصویر تصور سے دلچسپی

باب (۵)

صید و شکار

مارگیریٹ نے آخرکار ڈاوَن ہم بریج کی خانقاہ کے مستاجری کارخانہ میں ملازمت اختیار کی جسمیں فقرا رہا کرتے تھے اور جسکا نام النش بورن پرایوری مشہور تھا یہ عمارت قدیم دریا کے ساحل پر واقع تھی جسکا پانی چاندی کی طرح چمکا کرتا تھا گھاٹی کے چاروں طرف ڈاوَنہم بریج کے وسیع جنگل تھے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا بہت سے مکان اپنی قدامت پر ناز کرتے تھے وہاں کے تمام اضلاع سر فلپ بروک کے قبضے میں تھے۔

سنہ ۹۳ع میں مارگیریٹ نے ملازمت قبول کرکے اپنی ہوشیاری و دانائی سے آقا اور اُسکی بی بی کو اپنا گرویدہ کرلیا تمام وہاں کے ملازم مزدور بھی اُس سے نہایت ہی خوش رہنے لگے ان لوگوں میں سے ایک نوجوان مارگیریٹ کی تاریخ سے واقف ہوگیا جسکا نام کئی بار گزشتہ بابوں میں آچکا ہے یہ شخص اُس نوجوان اڈورڈ بیری کا بڑا بھائی جان بیری تھا جس نے اپنی دانست میں ولیم لاڈ کو مارکر خاک ہی کا ڈھیر کردیا تھا اور جسکی جان مارگیریٹ اور ول لارڈ کے رموز عشق سے کماحقہ خبر تھی اور اُسکو اُسکے بھائی کی

زبانی معلوم ہو چکا تھا کہ ولیم لارڈ کی زندگی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔
کیا بلحاظ ہمدردی اور کیا بخیال جوش محبت اُسکے دل پر مارگیریٹ کی الفت ایسی کالنقش فی الحجر ہو گئی جسکی کچھ حد نہ تھی۔
جان ولیم کا باپ پہلے معمولی طور پر کاشتکاری کیا کرتا تھا لیکن بھا بیدار مغز اور اُسنے پالنس کا ایک طریقہ ایجاد کیا جس سے بنجر زمین میں بھی تخم ریزی سے زراعت مین نمایان طور پر کامیابی ہونے لگی۔
جب تجربہ مین ترقی ہوئی تو اُسنے اسی پالنس کا بیوپار شروع کیا دور دور تک جہاز روانہ کیے جس سے اُسکی شہرت ہی نہ ہوئی بلکہ خاصہ منافع بھی ہوا اسکے دوسرے لڑکے نے جہاز رانی اختیار کی اور تیسرے بیٹے نے امریکا مین جا کر خوب کمایا۔ جان جب مسٹر ڈیک مالک پرایوری کی ملازمت مین داخل ہونے لگا تو باپ نے چلتے وقت ایک گنی عنایت کی اور نصیحت فرمائی کہ
"پیارے جان بہت سے لوگون نے اس سے کم سرمایہ سے دنیا مین کاروبار شروع کیا مگر وہ پھر نیک چلنی سے بعد مین لکھ پتی کیا کروڑپتی ہوگئے۔
اسکے بالعکس ہزارہا آدمیون نے لاکھون کرورون روپیہ گرہ سے گنوایا مگر کامیاب نہ ہوئے۔
بے بس جا کر ایمانداری مستقل مزاجی اور ہوشیاری سے کام رکھنا خدا کا بھروسا ہر وقت لازمی ہے اگر صدق نیت اور عقیدتمندی و راستبازی اور دیانت داری سے کام کروگے تو سرسبزی مین فرق نہو گا اور اگر پھر بھی تقدیر سیدھی نہ ہو تو گھر تمھارا ہے بے تکلف چلے آنا۔
اچھا خدا حافظ۔ جہان رہو خوش رہو" جان باپ سے ایک گنی پا کر رخصت ہوا سات میل کے فاصلے پر مسٹر ڈیک کی ملازمت پر قناعت کرلی اُسکو خیال تھا تو صرف وطن کا۔ کاروبار اور اطمینان کا۔ اُسکی اچھی طرح خاطر داری ہوتی تھی۔
اُسکی صحبت مین فرق نہ تھا۔ ملازمت سے بھی دلچسپی تھی اور کسی کا احسان

گوارا نہ تھا اُسکو مارگریٹ کے گذشتہ حالات سے واقفیت اور اُسکی ذات خاص سے کامل ہمدردی تھی مارگیریٹ سے بھی اُسکے ہمدردانہ برتاؤ پوشیدہ نہ تھے ۔ جسوقت جان بیری کو ہڈسن ڈاکو کے خوفناک حالات معلوم ہوتے تھے وہ مارگیریٹ کی دلشکنی کے لحاظ سے پوشیدہ رکھاکرتا تھا اور اُسکے دلی جذبات ایسے نہ تھے جس سے مارگریٹ کو ماہیت و آگاہی نہو گئی ہو بایںہمہ بیری اپنے جذبون کو کسی پرظاہر نہ ہونے دیتا تھا اور اُسکے خوش تعشق کی دبی ہوئی آگ کسی کے سامنے شعلہ زن نہ ہونے پاتی تھی ۔

ایک روز راستے مین دونون سے مڈبھیڑ ہوگئی ۔ اُسوقت جان بولا کہ تم جانتی ہو کہ تم میری جان جا رہی ہے مین اندر ہی اندر گھل رہا ہون اور دیکھو کہ ابھی تک کسی کو کانون کان خبر نہ ہونے پائی "

مارگیریٹ نے کہا " پیارے جان ۔ تم ایسی باتین کرو تو بڑا تعجب ہے ۔ ہما یاد رکھو کہ عمر بھر مزہ کرو گی "

مارگیریٹ نے کہا " مین یہ بات تسلیم ہی نہین کرتی بلکہ عنایتون کا شکریہ ادا کرتی ہون ۔"

" مجھسے آپ کی اس بات کا معاوضہ کسی طرح نہین ہوسکتا ۔ لیکن ....."

جان بولا ۔ اس لیکن کے کیا معنی ۔

کیا تمھارے پہلے عاشق کے معاملہ مین مجھ مین گھن لگا ہے ۔ کیا ولیم لاڈ تمھین لڈو دیتا تھا جو مجھسے ممکن نہین "

مارگیریٹ نے جواب دیا ۔ ان باتون سے کچھ غرض نہین ۔ خفا نہ ہونا مجھے معاف ہی رکھو ۔

جان بولا " بھلا مین تم سے ناراض ہون تو بہ تو بہ خیال ہے تو یہ کہ تمھاری زندگی مفت تنہائی مین رائگان ہو رہی ہے ۔

ولیم لاڈ بھی زندہ ہوتا تو کوئی رنج کی بات نہ تھی مگر افسوس کہ وہ اب کہان ۔

مارگیریٹ نے کہا محض غلط ۔ یاد رکھو کہ جب تک اس امر کی تصدیق

نہ ہو جائے گی مین کسی دوسرے شخص سے تعلق پیدا نہ کرونگی ؛؛
جان بولا کہ ” وہ تو مر چکا “
مارگیریٹ نے کہا ۔ شاید آپ ہی ایسا خیال کرتے ہون مجھکو تو سان گمان ہی نہین ۔
جان بولا ۔ میرے بھائی اڈورڈ نے خود اپنی آنکھون سے اسکو مرتے دیکھا تھا ۔
مارگیریٹ نے کہا ۔ بہت درست ۔ تمھارے بھائی اڈورڈ نے تو زخم کاری لگاکر سمجھ لیا تھا کہ
بس وہ مرہی گیا لیکن خوشی کی بات ہے کہ اُسکی جان سلامت رہی ۔
جان نے پوچھا ” تمھین اس خبر پر اعتبار ہے ؟
مارگیریٹ نے جواب دیا ۔ ہان ہان ! مین نے خود اس زخم کی مرہم پٹی کی جو تمھارے یہان کے مہلک وار سے باعث ہلاکت ہی ہوا تھا مجھکو اب بھی معلوم ہے کہ اُسنے ایک معزز تاجر کی ملازمت اختیار کرلی اور بدستور چین کر رہا ہے “
نوجوان کے دل پر اس خبر سے بڑا ہی صدمہ ہوا اسکی زبان بند ہوگئی مارگیریٹ سے معافی مانگی اور دونون نے اسوقت کی بات کو رفت و گذشت ہونے کے لیے قرار و مدار کیا مگر افسوس کہ رازداری نہ رہ سکی دونون کی جانب سے خود ہی پردہ فاش ہوگیا ۔
اب ذرا لاڈ کا حال سنیئے ۔ وہ اسی وقت گرین کا ٹیج مین ٹہلی ایسے سے متصل کھڑا ہوا وہان کی سیر دیکھ رہا ہے اور لطف سے مارگیریٹ کی باتین ہوتی جاتی ہین ۔
لطف نے مارگیریٹ کا خیال لاڈ کے دل مین جما ہوا پاکر اپنی خلقی عادت سے اُسکی بیچکنی کا گویا بیڑا ہی اُٹھا لیا اور بولا کہ
” مسٹر لاڈ ۔ مرحبا ما دا باد ۔ آپ فوراً ارول عبور کرکے اُسکو اڈالائین جہان وہ جہاز پر آگئی پھر پالا ہمارے ہاتھ ہے “

لاڈ نے کہا "میرا ارادہ ہے کہ نوکری چھوڑ کر شادی کر لوں"
لف بولا کہ اس سے تکلیف کے سوا اور کیا حاصل ہوگا ایک عورت کے لیے یہ مفید روزگار چھوڑنا کونسی عقلمندی کی بات ہے علاوہ برین یہ بھی تو اندیشہ ہے کہ کہین دھرنہ لیے جاؤ میری رائے مین بہتر یہ ہے کہ نوکری بھی کرو اور جورو کو بھی ۔۔۔ رکھو۔
پہلے تو ضرور اُسکو ناگوار ہوگا مگر پھر رہنے بسنے سے نفرت جاتی رہیگی میری دانست مین تو سرکاری حکام کے خوف سے پریشان رہنے کے مقابلے مین جہازرانی ہی ہزار درجہ اچھی ہے"
لاڈ نے کہا "مگر مارگریٹ تو جانتی ہے کہ مین نے ایک بیرونی جہاز مین ملازمت اختیار کی ہے اور اب مین حرام کی کمائی نہین کرتا"
لف بولا کہ وہ جو سمجھتی ہے سمجھنے دیجئے آپ اُسے ایک بار بے بھر آئین مین جلدی سے ہالینڈ نہ پہونچا دون تو خطاوار۔ آپ وہان اُسکے ساتھ شادی کر لیجیے گا اور پھر جہان چاہیے گا رہیے گا"
لاڈ نے جواب دیا کہ "اگر یہی بات ہے تو پھر کیا جو کچھ ہتے چڑھے گا اُسمین ہمارا اتھارا ساجھا"
جس گرین کا تیج کا ذکر ہو چکا ہے وہ بھی کپتان بارگلڈنے کرائے پر لے رکھا تھا خاص خاص ضرورتون کے وقت کپتان اسی مین بودوباش اختیار کیا کرتا تھا۔ یہین نئے نئے ملازم ملازمت مین داخل کیے جاتے تھے اور یہین اُنکو شکار کی چوری کا فن سکھایا جاتا تھا اُسکے آدمی جال اور ساور سامان تیار رکھا کرتے تھے اور جب موقع ہوتا تھا تو اپنا تاکا ہوا شکار مار لایا کرتے تھے۔
اگر کوئی سرکاری دورہ آتی تھی تو اُنھین کے ذریعہ سے آسانی بھی سراغ ل جایا کرتا تھا۔
یہین ایک شخص کی بودوباش تھی جو ایک اچھا زمیندار اور صاحب جائداد تھا خود شکار کی عادت نہ تھی لیکن شوق بیٹھے بیٹھے چیا اُٹھتا تھا

حسن اتفاق سے لاڈ ... ہاؤس کو اُسکی ملاقات کا موقع حاصل ہوگیا اور صاحب سلامت کے بعد درمیان میں یہ گفتگو پیش آئی ۔

سوال :- آپ جہاز کے کپتان معلوم ہوتے ہیں کب سے یہاں قیام ہے ؟

جواب :- جب سے جہاز یہاں لنگر انداز ہوا ۔

سوال :- آپ کہاں کا قصد ہے ؟

جواب :- غالباً آرفورڈ میں ... ہو مگر نہیں ابھی ٹھیک نہیں کہہ سکتا ۔

نوجوان - آپ ... جیسے آدمی ... میں نے اپنی عمر میں کبھی شکار ہی نہیں دیکھا اگر آپ یہ ... میں بہت ہی ممنون ہوں ۔

آپ کا ... [illegible] ... سے رغبت تھی لیکن آپ کی تشریف آوری ... [illegible] ... بات کو سب ... [illegible] ۔

[illegible]

[illegible] خراب ہے ... [illegible] ... بہت مشکل ہو ... ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لیکن نوجوان نے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب ... [illegible]

نوجوان نے ... [illegible] ... ہو گئی ہے

[illegible] ... سب سالاں میں ... [illegible]

[illegible]

اس نوجوان کو شوق تو بے طرح چرایا حتی کہ قانون کی بندشین بھی اسکے خیال مین نہ رہین اُسنے دو دو ستون کو بھی طلب کرلیا اور پانچ شخص شکارگاہ کی طرف روانہ ہوے تمام سامان شکار آگے آگے تھا اور انکی سواری پیچھے پیچھے ۔

لاڈ نے سب کو شکار کے وقت کے اشارے سمجھا دیے مثلاً شکار جال مین آئے تو آہستہ آہستہ حش نش کر دینا اور خطرناک معاملہ پیش آئے تو سیٹی بجا کر ساتھیون کو ہوشیار کر دینا کہ وہ کسی محفوظ جگہ مین پناہ لے سکین ۔

گاڑی آرفورڈ مین جا پہونچی ایک میدان مین جال بچھ گئے ۔ گھوڑا ایکطرف باندھ دیا گیا اور گاڑی بھی ایک جگہ کر دی گئی جسپر مالک کا نام تحریر تھا ۔

پانچ آدمی شکار کی تاک مین بیٹھے ہوے تھے کہ تیتر آ آکر جال مین پھنسنے لگے اور شکاریون نے ایک ایک کرکے انکو پکڑنا شروع کیا بہت سے تیتر بٹیر وغیرہ ان لوگون کے ہاتھ آگئے اور جب شکار سے فارغ ہوکر کچھ دور چلے تو کسی نے اس زور سے سیٹی بجا دی کہ انکو اپنے ساتھیون کا اشارہ سمجھکر جال وغیرہ سب سامان وہین چھوڑ چھوڑ کر ادھر اُدھر بھاگنا پڑا ۔

مسٹر اسکواٹر کی روح سلب ہو گئی دم فنا ہونے لگا وہ جان چھوڑ کر بھاگا اور جھاڑ جھنکاڑ مین گھستا ناے کھولے بھاگتا ہوا ایک دلدل مین جا پڑا جہان ایسا پاؤن دھنسا کہ جان بچانے کے لالے پڑ گئے ۔

وہ جتنا اُبھرنے کے لیے زور کرتا تھا اُسی قدر پاؤن اور نیچے دھنستے تھے اُسکو اپنی حماقت پر تاسف تھا کہ ناحق اپنے سر بیٹھے بٹھائے بلا مول لی ۔ سب تو بچ جائینگے مجھکو بچاؤکی صورت کون ہے اسی خلفشار کے وقت ایک مرغ کی آواز سنائی دی ابتو اُسکی جان مین جان آگئی اور سمجھ گیا کہ کوئی خطرے کی بات نہین ۔

چنانچہ وہ بڑی مشکلون سے دلدل کے باہر نکل آیا تمام کپڑے اور جوتے کیچڑ سے لت پت ہو گئے تھے مگر اُسوقت چارہ کار ہی کیا تھا وہ گھبرایا ہوا

اپنے ساتھیوں کی تلاش میں پہونچا جہاں معلوم ہوا کہ
"کوئی اندیشہ کی بات نہ تھی بلکہ ایک سیار پہ دھوکا ہوا تھا کہ کہیں کوئی شخص گرفتار کرنے کے پیچھے نہ آگیا ہو"
تھوڑی دور آگے چل کر ان لوگوں نے خوب شکار کھیلا اور لدے پھندے گرین کا ٹیج میں پہونچے جہاں صاحب خانہ نے سلامتی سے گھر پہونچنے کی خوشی میں خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا اور جب صبح ہو گئی تو شکاریوں کو بھی رخصت کر دیا۔
اس شکار سے اُسکو بہت ہی پشیمانی تھی پس اُسنے سب تیتر لندن سے مسٹر مسن ریچ شراب فروش کے پاس بھجوا دیئے اور برسوں تک اپنی شکار بازی کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دی۔

باب (۶)

رنگ میں بھنگ

۲۹ ستمبر ۱۹۲۴ء کو فصل کاٹنے کے موسم سے قبل رات کے وقت ڈاون ہم ریچ کے پرائوری فارم کے دروازے پر ایک جہازران پانی مانگنے آیا۔ چونکہ ایسوچ کی قربت کے سبب سے اکثر جہازران یہیں آیا جایا کرتے تھے لہذا مارگیریٹ کیچ پول نے حسب معمول بلا توقف پانی پلا دیا۔ تشنگی مٹنے پر نووارد نے پوچھا۔
"پرائوری فارم یہی ہے"؟
جواب ملا "جی ہاں"
سوال "ایسوچ یہاں سے کتنی دور ہے"؟
جواب "صرف چار میل" مگر فرمایئے تو کہ آپ کہاں کے باشندے ہیں
نووارد۔ "ایمسٹرڈم سے آتا ہوں۔ جہاز بندرگاہ پر لنگر انداز ہے میرے کپتان نے میری زبانی مارگیریٹ کیچ پول سے یہ پیغام کہلا بھیجا ہے کہ

"وہ کل نو بجے رات کو بندرگاہ پر ملیں"
سوال :- آپ کے کپتان کا نام کیا ہے؟
جواب :- "ولیم لاڈ"
گو اس شخص کی وضع قطع بالکل بدلی ہوئی تھی مگر دراصل وہ لاڈ ہی کے ساتھیوں مین تھا اور جسکی اصلی غرض یہ تھی کہ جسطرح ہو وہ غریب لڑکی کو یہان سے کسی اور بیرونی مقام پر لے جا کر خراب و برباد کرے۔
دوسرے روز ستمبر کا آخری دن تھا فصل درو ہونے کے موسم کی خوشی مین وہان ایک جلسۂ دعوت منعقد ہوا جسکی کل تیاری مارگیریٹ ہی کو کرنا پڑی اور اُسنے عورتون اور لڑکے لڑکیون کے علاوہ چودہ اشخاص کے لیے کھانا تیار کیا جلسہ مین ہر ضابطے اور اُصول کی پابندی تھی اور کوئی کام خلاف قاعدہ نہ تھا۔ سال مین ایک مرتبہ تمام شادی شدہ لوگ بی بی بچون کے ساتھ دعوت کھاتے تھے اور کھانا اُنھین چیزون کا پکتا تھا جو اُس فصل مین پیدا ہوئی ہین۔
پر الوری فارم مین چھ بجے شام سے شرکار دعوت کی آمد آمد شروع ہوگئی مزدورون مین نو شخص کتخدا تھے اور پانچ ناکتخدا۔ عورتین صرف چار ہی تھین جنکے ساتھ بچے بھی تھے۔
نشستگاہ بہت عمدہ طور سے سجی گئی تھی اور عیش و نشاط کے تمام سامان مہیا تھے اور مستورات نے مارگیریٹ کو انتظام مین بہت کچھ مدد دی اور کوئی نفیس موسمی کھانا نہ تھا جو تیار نہ ہوا ہو۔ صاحب خانہ مع دختر مہانداری و میزبانی مین بڑی سرگرمی سے مستعد ہوگیا اور نوکر چاکر اپنی اپنی خدمت کی انجام دہی مین مصروف ہوگئے۔
انگلستان کے مزدورون کو بھی کھانا عمدہ ہی پسند ہوتا ہے وہی بڑی رغبت سے بال بچون سمیت دعوتون مین شریک ہوتے ہین۔ اس جلسے مین باپ بیٹون اور مان بیٹیون نے اپنے آقا کی سرسبزی کے واسطے خداوند کریم کا شکریہ ادا کیا۔
دعوت بڑے لطف سے برخاست ہوئی مارگیریٹ تمام برتن دھوکر

قاعدے سے رکھکر اور کل کامون سے فارغ ہوکر ساحل بحر پر جانے کیلیے آمادہ ہوئی اور ناکتخدا نوجوانون نے اپنی اپنی محبوبہ دلنواز کی شان مین عاشقانہ ومحبانہ گیت گانا شروع کیے۔ مارگریٹ نے باورچیخانے کا دروازہ بندکر کے فرغل پہن لی اور شال اوڑھکر چاندنی رات مین ساحل کی طرف چل کھڑی ہوئی۔ محفل دعوت مین پہلے ایک گنوارے نوجوان نے راگ چھیڑا مگر اُسکی بے سُری آواز اور بے تکی دُھن سامعین کو پسند نہ آئی اور جیک بیری سے ایک پھڑکتی ہوئی چیز کی فرمائش کی۔ جیک بیری بولا کہ

"مجھکو معاف رکھیے"

صاحب خانہ نے کہا کہ

"تو خیر اپنی محبوبہ کا نام ہی بتا دو"

جیک نے سٹ پٹا کر سکوت کے ساتھ سر جھکا لیا اُسکی ایک محبوبہ دلنواز تھی جسکا نام لیتے ہوے اُسکو حجاب معلوم ہوا اور سوچا کہ لوگ مضحکہ اُڑائینگے عالم خاموشی مین ہزارہا طرح کے خیالات اُسکے دل مین پیدا ہوئے اور اُسکی جان عجیب ہی خلفشار مین ہوئی۔ مگر اس سکوت سے کچھ فائدہ نہ نکلا اور صاحب خانہ نے پھر اصرار کیا کہ

"اپنی محبوبہ دلفریب کا نام کیون نہین بتاتے۔ اسمین چوری کی کون بات ہے؟"

جیک اسپر بھی خاموش ہی رہا اور رہ رہ کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا ول ریجز نے بھاگنے کی نیت سمجھکر دروازے اچھی طرح بند کردیے اور جب گلاس اُسکے سامنے آیا تو وہ بولا کہ

"جبتک جیک کی معشوقہ کا نام معلوم نہ ہولے گا تب تک مجکو شراب حرام ہے" "کیون جیک اپنی محبوبہ کا نام کیون نہین بتاتے چھپاتے کیون ہو؟"

جیک نے جواب دیا "اس لیے کہ وہ مجھکو نہین چاہتی"

اس جواب پر ہر ایک شخص ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا اور یہ پسین باتین ہونے لگین کہ

"وہ عورت کون ہے جو جیک بیری ایسے ایماندار اور باوفا شخص سے گریز کرتی ہے "
"کہین آقاے نعمت کی تو بیٹی نہین"
"غالباً شیلڈ ابکر غلہ فروش کی لڑکی ہوگی"
"ہو نہو لکی ہاربر کی بیٹی معلوم ہوتی ہے"
مگر جیک پر ایسا عالم سکوت طاری تھا کہ سب کی عقل خبط ہو رہی تھی بیاہے لوگ تو وہم کرنے لگے کہ کہین اُنکی بی بی تو نہین ہے اور کنوارون کو شک ہوا کہ اُنکی معشوقہ پر تو اسکی طبیعت فریفتہ نہین لہذا اس خلجان مین سب بول اُٹھے کہ
"یار اپنی معشوقہ کا نام کیون چھپا رہے ہو۔ کیا وہ ہم لوگون کی شناسا ہے؟"
جیک نے جواب دیا "جی ہان۔ آپ سب صاحب اُس سے واقف ہین"
اس جواب پر پھر آپس مین سرگوشیان ہونے لگین اور ہر شخص ایک دوسرے کے کان مین عورتون کے نام گنانے لگا اور آخر یہ طے پائی کہ جس طرح بنے نام ضرور پوچھنا چاہیے جان رڈک جیک سے بولا کہ "بھیا تم قانون کو نہین توڑ سکتے تمھین نام بتانا پڑے گا۔ یون پیچھا چھوٹنے والا نہین"
سب لوگون نے تائید کر کے جیک کو مجبور کیا تو اُسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے صاحب خانہ نے یہ کیفیت دیکھی تو جیک سے زیادہ اصرار کرنا مصلحت نہ سمجھی اور رچرڈ سے بولا کہ
"تب تک آپ ہی اپنی چیز سنا دیجیے کہ دَور تو چلے" رچرڈ بڑا بے تکلف آدمی تھا اسنے بہار کی ایسی پھڑکتی ہوئی چیز سنائی کہ سامعین پھڑک پھڑک گئے اور جہان آستائی کے دہرانے کا موقع آیا ہم آواز ہو کر سر سے سر ملانے لگے
اس بیا بوری فارم مین کہ مالک اراضی بہار یہ مبارکباد دیکر کل مردون عورتون اور لڑکے لڑکیون کو اس موقع پر معمولاً انڈے تقسیم کیا کرتا تھا اور سب کو نقد انعام کی شراب منگا دی جاتی تھی چنانچہ اُسنے تھیلی کھول کر سولہ شلنگ اس حساب سے تقسیم کیے کہ ۵ شلنگ چودہ مردون کے

حصے مین آئے آٹھ شلنگ لڑکون کے حصے مین اور باقی عورتون کے حصے مین
اس تقسیم کی گڑبڑ مین جیک بیری موقع تاکتا رہا مگر بھاگ نہ سکا کیونکہ کواڑ
بند تھے آخر جب اسکی جان کسی طرح نہ چھوٹی تو کہنا ہی پڑا کہ
میری طرف سے مارگریٹ کیچ پول کا جام صحت نوش فرمایئے۔
مردون عورتون اور لڑکے لڑکیون نے یہ نام سنا تو یکبارگی زور سے
ہنس پڑے اور مضحکے کے ساتھ مبارکباد دینے لگے۔ جیک بالکل بن گیا اور
جسوقت حاضرین محفل قہقہے لگا لگا کر مارگریٹ کا جام صحت نوش کرنے لگے
تو اسکو ایسی ندامت معلوم ہوئی کہ گھبرا کر بھاگ کھڑا ہوا اور دور تک قہقہون کی
آواز سنی۔ اسکو یہان کے لوگون کو منھ دکھانا ناگوار ہوا پس اسنے اپنے باپ
کے گھر کی طرف رخ کر دیا اور اسکے وہ الفاظ یاد آئے جو اسنے رخصت کرتے وقت
نصیحتاً زبان سے نکالے تھے یعنی
"جب کبھی تمکو تکلیف ہو تو اپنا گھر چلے آنا۔ یہ تمھارا گھر ہے۔ جب تک مین
جیتا ہون اور جبتک تمھاری مان زندہ ہے تب تک ہم دونون بہت خوشی
سے تمکو کلیجے سے لگائین گے"
جب یہ وطن مین پہونچا تو سب سے پہلے نیٹین کے دربان نے ٹوکا کہ کون جاتا ہے
جواب ملا "جان بیری۔
سوال "کیون! کیون! کہان؟
بیری بولا۔ "آخاہ مسٹر گڈنگ آپ ہین۔ کہیے موسم تو خراب نہین۔
مین کنارے کنارے نوٹنس چلا جاؤن؟
گڈنگ نے کہا "جنگل کی طرف سے جاؤ تو اچھا ہے۔ مگر یہ تو کہو کہ ایسے
وقت مین ایسا جلسہ چھوڑ کر کیسے آنا ہوا؟"
بیری نے جواب دیا کہ "دعوت بڑے لطف کی تھی سب مہمان
خوش و خرم ہین مجھکو چند احباب سے ملنا ضروری تھا اسلیے چلا آیا"
گڈنگ بولا "اگر مین تو سمجھا تھا کہ کوئی چور ہوگا مگر تم نکل پڑے خیر جاؤ مین بھی
پہرا پوری مین جانے والا تھا کہ دیکھون آج رات کو کیسی گذری۔

یری نے کہا کہ سب لوگ آپ کو دیکھکر نہایت ہی خوش ہونگے۔ اور بہت ہی تپاک سے استقبال ہوگا۔ اگر تکلیف نہ ہو تو مالک خانہ سے میری ملاقات کا ذکر فرما دیجئے گا تاکہ وہ دروازے بند کرلیں اور میری منتظر نہ رہیں"

گڈ ٹنگ بولا۔ بہت اچھا یہ بھی کہہ دون گا اور تمھاری غیر حاضری مین تمھارا جام صحت بھی نوش کرون گا"

یری نے کہا۔ سب سے رخصتی سلام عرض کرکے میری طرف سے یہ بھی کہہ دیجئے گا کہ دعاے خیر سے یاد کرتے رہین۔

باب (۷)

"جنگ و جدل"

مارگریٹ ساحل بحر پر کھڑی ہوئی چاندنی رات مین پانی کی لہرون کو تیجی نظر سے دیکھ رہی ہے اُسکی نگاہ بار بار دور دور تک اس انتظار مین دوڑ دوڑ جاتی ہے کہ کہین کوئی جہاز تو آتا نہین۔

ذرا ہی دیر مین آہستہ آہستہ ایک جہاز اُسکی طرف وارد ہوا جسکو کلسن نامی جہاز ران چلا رہا تھا اسکی عمر زیادہ تھی پہلے ماہی گیری کرتا تھا مگر بعد مین جہاز رانی اختیار کرلی یہ شخص بڑا ہی وہمی اور بھوت پریت کا نہایت ہی قائل تھا اسکا سارا بدن گھوڑون کی ہڈیون سے ڈھکا ہوا تھا جنپر سحر و افسون نقش تھے اور اُسکے جہاز پر بھی گھوڑون کی نعلین جابجا اسلیے جڑی ہوئی تھین کہ کوئی بھوت پریت آزار نہ پہونچا سکے۔

۳۔ اکتوبر ۱۸۱۱ء کے طوفان عظیم مین تنتر منتر کچھ کارگر نہ ہوے اسکا جہاز ایسا ڈوبا کہ اُسکی حالت تباہ ہوگئی۔ یہ شخص بہت ہی مستقل مزاج سنجیدہ توانا۔ ہوشیار۔ اور فہیم تھا اور اُسکے دماغ کو ہر وقت غور و فکر سے رغبت رہا کرتی تھی جہان کہین لوگون سے ملاقات ہوئی وہان اُسنے بھوتون پریتون کے ایسے ایسے قصے بیان کرنا شروع کیے کہ سامعین

دنگ رہگئے بارہا لوگون نے سالہاسال کے بعد وہی قصہ سنا جو وہ ایکدفعہ
بیان کرچکا تھا مگر وہ ذہنی قوت یا دداشت کہ مجال کیا جو ایک لفظ یا نام
کا بھی فرق ہوا ہو۔ اسنے جن الفاظ مین پہلے قصہ سنا تھا انھین الفاظ مین
سالہاسال کے بعد ہی متواتر وہی قصہ بیان کردیا کرتا تھا اسکو لوگ کلسن کہتے تھے
مگر آخرمین رابنسن کروسو کے نام سے شہرت ہوئی۔

بھوت پریت اسکے بال نوچنے ناک کان مروڑنے کاندھا توڑنے اور طرح
طرح کی تکلیف دینے آیا کرتے تھے اور اسکا قول تھا کہ
"وہ دیکھو بھوت پریت میرے سامنے کھڑے ہین"
"بچے رہنا کہین تمھارے پاس بھی نہ آجائین"
یہ شخص مصیبت زدون کا بڑا ہی ہمدرد تھا اگر ایک چھلی یا ایک پیسہ بھی
پاس ہوتا تو دے ڈالنے مین تامل و تساہل نہ کرتا تھا۔

جسوقت رابنسن کا جہاز تیز ہوا کے جھونکے مین آگے بڑھنے لگا تو یکایک
اسکی نگاہ ایک کشتی پر پڑی جو بڑی تیزی سے آرہی تھی اور جسکو باد تند کے
جھونکون نے اسکے جہاز سے آگے نکال دیا تھا جسپر سے آواز آئی کہ
"یہ کسکا جہاز ہے؟ کسکا جہاز ہے؟"
جواب ملا کہ "بڈھے رابنسن کروسو کا؟"
سوال "ادھر کہان آنکلے؟"
رابنسن نے آواز پہچان لی اور بولا کہ
"آخاہ۔ ول لاڈ۔ مین تمکو آواز سے پہچان گیا۔
کہان کا ارادہ ہے؟ اور کدھر کا قصد ہے؟
تمکو بھوتون کی کشتی کہان سے مل گئی۔

لاڈ نے جواب دیا "یہان بھوت پریت کا ڈر نہین مگر تم اپنی کہو۔ ہوا کتنی جاتی
ہے تم کبھی رات تک منزل مقصود پر نہین پہونچ سکتے ہو"
رابنسن نے کہا "مین وقت مناسب پر پہونچ جاؤنگا کیونکہ میرا
جہاز ہلکا ہوگیا میرے جہاز کے بھوت کو تم نے اپنی کشتی پر سوار کر لیا

تمھارے پاس بیٹھا ہوا ہے وہ پریت ہی ہے۔
لاڈ نے قصہ مختصر کرنے کے لیے اپنی کشتی آگے بڑھادی شام کے وقت چاندنی نے ہر طرف کھیت کرنا شروع کردیا سمندر کی لہرین چاندنی کی طرح چمکنے لگین سبزہ زار کے درختون کی ہری ہری پتیان ہوا سے ہل ہل کر دھوپ چھاؤن کی کیفیت پیش نظر کرتی تھین جنکا فرحت بخش نظارہ دیکھتے دیکھتے ساحل بالکل قریب آگیا تو لاڈ ہمراہی سے بولا کہ
"مسٹر لف۔ کیا پیشین گوئی کرتے ہو؟
اگر اس ساحل پر میرا شکار رہا ہے لگ گیا تو آیندہ جو کچھ دستیاب ہوگا وہ تمھارا حصہ"
لف نے جواب دیا "کام سدھر سمجھیے"
لاڈ نے کہا کہ "مجھے شک معلوم ہوتا ہے۔ کشتی کو پار کون لگائے گا"
لف بولا کہ "مین سب انتظام کرلون گا آپ بیفکر رہین جس طرح یہان آئے ہین اسی طرح چل بھی دین گے"
لاڈ نے کہا کہ "میری بات یاد رکھنا"
مین اپنے حصے سے زیادہ ہی حصہ تمکو دون گا۔ ایک عمدہ تحفہ بھی اسکے علاوہ ہوگا۔
لف بولا "مین کشتی پر لیٹا رہتا ہون جسوقت آپ سیٹی دینگے مین آپ کا دست راست بنکر جان و دل سے مدد کرون گا"
لاڈ نے کہا کہ "اچھا۔ اچھا۔ بس۔ بس۔ خاموش مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود ہی کنارے پر کھڑی ہوئی ہے"
لف بولا کہ "مجھے بھی کچھ سفید سفید دکھائی ضرور دیتا ہے مگر جانتا ہون کہ پیچ کا جھونپڑا ہوگا"
لاڈ نے کہا کہ "نہین خوب غور سے دیکھو۔ میری نظر تم سے تیز ہے مین دیکھ رہا ہون کہ وہ جھنڈی ہلا رہی ہے"
اچھا تم اپنا انتظام کردمین ساحل پر اترتا ہون کشتی روک دو دیکھ

چلنے کے لیے تیار رہنا ۔ سستی کا موقع نہین کہ کسے رہو
یہ کہکر لاڈ کشتی سے اُتر کر قدم بڑھاتا ہوا وہین پہونچا جہان وفادار مارگریٹ انتظار سے بچین کھڑی کھڑی سمندر کی لہرین گن رہی تھی اُسوقت اُسکے دل مین امید ۔ وہیم ۔ خوشی و رنج ۔ محبت و شوق کا غلبہ تھا اور باری باری یہ سب حالتین اسکی طبیعت پر اثر پذیر ہو ہو جایا کرتی تھین ۔ وہ سوچتی تھی کہ لاڈ کسی اور غرض سے نہین آتا بلکہ مجھکو یہ خوشخبری سنائے گا کہ اُسنے ایماندار ی اختیار کرلی اور شریفانہ ملازمت سے زندگی بسر کرنے کا ذریعہ نکال لیا ۔
غریب مارگریٹ کی زندگی کا جزو اعظم سچی محبت تھی اور جسوقت اُسنے اپنے پیارے ولیم کا خیر مقدم کیا ۔ اسکی اصلی خوشی ۔ پاکیزگی نفس ۔ وفاداری اور الفت صادق کے جوش نے اپنی مجسم تصویر نگاہون کے سامنے زندہ کھڑی کردی مگر یہ نظارہ مجھے دو لمحے ہی کا مہمان تھا لاڈ کے اطوار و خصائل مین ابتک کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تھی چنانچہ عشق و محبت کے معاملے مین بھی اُسکا خیال تغیر پذیر نہ ہوا مگر مارگریٹ کی بات ہی اور تھی اُسکا سرمایۂ زندگی کوئی تھا تو لاڈ کا تصور
اگر وہ جانتی کہ ویسا ہی پاک شعلہ اسی تیزی سے جیک بیری کے دل مین بھی بھڑک رہا ہے تو غالباً وہ لاڈ کو نظرون سے گرا کر جیک بیری کو دل مین جگہ دیدیتی مگر جہازران کے کردار و افعال کے نقائص کو تسلیم کرتے ہوے بھی اُسکو اس امید پر اُسکی محبت تھی کہ ”اللہ ضرور اُسکے خصائل و اطوار درست کردے گا“
صاحب سلامت اور بغلگیری کے بعد ہی لاڈ بولا کہ
”پیاری مارگریٹ ۔ کشتی تیار ۔ اور جہاز ساحل پر لنگر انداز ہے چلی چلو مین زندگی بھر تمھاری خدمت و رضاجوئی کرنا اپنا فخر سمجھونگا“
مارگریٹ نے پوچھا ”ولیم کہان لے چلنا چاہتے ہو ؟ مجھکو تمھارے مالک کے جہاز پر چڑھنے سے مطلب ؟ وہ کبھی تمکو تمھاری بی بی کے ساتھ جانا

کرنے کی اجازت نہ دے گا۔ مین تو سمجھتی تھی کہ تم میرے والد کے مکان مین میرے ساتھ شادی کرنے اور انکے بڑھاپے مین انکو تسکین و تشفی دینے آئے ہو"

لارڈ بولا کہ تمکو میری محبت کا دعویٰ ہے مجھے مطلق فرصت نہین مین صرف جوش محبت سے تمھارے پاس آگیا کہ تمھین بڑی الفت کے ساتھ کسی ملک مین لے جاکر شادی کرلون۔ مگر یاد رکھو اگر تمنے ذرا بھی حیلہ و حوالہ کیا تو بس آخری سلام ہوگا پھر میری صورت دیکھنے کو ترسا کروگی"

مارگریٹ بولی۔ ولیم۔ اگر تم جھوٹ نہین بولتے۔ اگر تمھاری نیت درست ہے اور تم نے جائز وسائل سے روپیہ پیدا کرکے کوئی مکان لے رکھا ہو اور میری بسر اوقات کی صورت نکالی ہو تو رخصت لیکر کیون انگلستان ہی مین شادی نہین کرلیتے"

لارڈ بولا "مجھے ایک مدت تک رخصت نہین مل سکتی اور جب شادی سے مطلب ہے تو کیسا انگلستان اور کیسا آقا کا ملک"

مارگریٹ نے کہا کہ بہت درست۔ لیکن غیر جگہ کی شادی کو اکثر ملکون کے لوگ نامبارک سمجھتے ہین۔ مجھے اسکی رضامندی سے سروکار ہے جسنے مجھکو اس قالب عنصری مین پیرایہ ظہور سے آراستہ کیا۔ مجھکو منظور نہین کہ مین والدین کو اطلاع دیے بغیر انکو رنج و تردد مین چھوڑ جاؤن۔

لارڈ بولا "اگر انکو اطلاع نہ بھی ہوگی تو کونسی ہرج کی بات ہے مجھے ہر وقت یہی وہم و گمان رہتا ہے کہ تم مجھسے کسی اچھے کی فکر مین رہتی ہوگی"

مارگریٹ نے کہا کہ تم بھی تبدیل ہو جاؤ تب بھی مین تمھین کو چاہتی رہونگی بجال کیا جو فرق ہو۔ تم گھر کیون نہین چلے چلتے کہ ابھی ابھی گرجا مین میرے والدین کے روبرو شادی ہو جائے۔ اب رہا کسی اور شخص کا معاملہ اسکی بھی سنو کہ وہ چاہے مجھسے محبت کرے اسمین میرا اختیار نہین مگر مین بھی تو اس سے رضامند ہون

لارڈ نے پوچھا "تو کیا کوئی اور بھی تمکو چاہتا ہے؟"

مارگریٹ سٹ پٹا تو گئی مگر صاف کہدیا کہ ایک شخص نے اظہار محبت تو کیا تھا
مگر مین کھنچی رہی اگر اُسکو تمھارے قتل کا حال نہ معلوم ہوا ہوتا تو کبھی ایسی جرأت
نہ کر سکتا۔ مین نے تمھاری سلامتی کا یقین دلاکر اُسکا مغالطہ دور کر دیا اور
بدستور مین تمھاری ہی محبت کو کلیجے سے لگائے ہوئے ہون"
لاڈ نے پوچھا "اسکو معلوم ہو گیا کہ مین زندہ ہون؟"

جواب۔ ہان
لاڈ نے کہا "کہ تمنے تو یہ میری گرفتاری ہی کی کارروائی کر دی"
جواب۔ نہین نہین۔ مین نے صرف اُس سے اُس حالت مین مجبوراً
ذکر کیا جب وہ تمھارے قتل کے اعتماد پر شادی کے لیے زور دیتا تھا۔
لاڈ نے پوچھا۔ وہ کون شخص ہے؟ اگر اُسپر تمھارا اعتماد نہ ہوتا تو کبھی یہ
ذکر نہ کرتین۔
مارگریٹ نے جواب دیا۔ وہ بہت ہی ایماندار آدمی اور بڑا ہی شریف زادہ
ہے۔ پرایوری فارم مین روزانہ برتاؤ سے مین اُسکے چال چلن سے بخوبی
واقف ہون۔ وہ ایسا شخص نہین جو تمھارے خلاف مخبری کرتا پھرے"
لاڈ بولا۔ تو پھر کیا ہماری شادی کے دن اُسکو شہ بالا بنانا۔
مارگریٹ نے جواب دیا۔ اگر تمکو کچھ اعتراض نہ ہو تو مین اسکے لیے بھی
رضامند ہون"
سوال "اُسکا نام؟
جواب "جان بیری"
سوال "باشندہ لونگلش؟"
جواب "ہان"
لاڈ نے پوچھا "وہی نا جو سرکار کی طرف سے بحری محافظ ہے اور جسنے
میری پیشانی پر گہرا زخم لگایا تھا۔ جسکے اچھا کرنے مین تمکو سخت تکلیف
اُٹھانا پڑی تھی؟
مارگریٹ بولی کہ "وہ چوٹ تو کب کی اچھی ہو گئی"

لاڈ نے جواب دیا کہ "نہین نہین - ابھی کسر باقی ہے -
مارگریٹ بولی کہ "تو وہ کسر مجھسے نکال لیجیے مین نے جس زخم کو اچھا کیا ہے اُسنے آپ کی طبیعت کی بھی اصلاح کر دی ہو گی"
لاڈ نے کہا "ذرا دیکھنا تو کیسا عوض لیتا ہون"
مارگریٹ بولی کہ "پیارے ونیم مرد آدمی دل مین کینہ نہین رکھا کرتے اُسکے بھائی نے مجھپر بڑی مہربانیان کی ہین - اُسنے یہ راز کبھی ظاہر ہونے دیا کہ مین ایک خفیہ فروش کی بی بی ہون - الحمد للہ - کہ اب تم اس لقب سے یاد بھی نہین کیے جاتے میرے اتنا کہتے کا برا نہ ماننا مجھے تمھارے پچھلے جذاب کا خواب مین بھی خیال نہین آتا -
لاڈ نے عالم سکوت مین ایک ہاتھ اپنی چھاتی پر رکھے اور ایک ہاتھ مارگریٹ کے گلے مین ڈالے ہوئے پانی کی لہرین گننے لگا - اُسکے چہرے سے آثار غضب نمایان ہو گئے بدن کا خون اُونٹنے اور بدن غصے سے کانپنے لگا -
مارگریٹ نے پوچھا "کیون کیون مزاج کیسا ہے ؟"
لاڈ نے جواب دیا - کچھ یون ہی سردی کی پھریری آ گئی کشتی پر دوا موجود ہے - کھاؤن گا تو طبیعت بھلی چنگی ہو جائے گی"
مارگریٹ نے کہا "مین جا کر لے آؤن"
لاڈ بولا "نہین نہین - تم نہ جاؤ - مین خفیہ فروش ہون - دنیا مجھکو تھوکتی ہے مین سنے تمھاری رسوائی کرا دی - خیر اب خفیہ فروش تمھارے گھر چل کر شادی کیے لیتا ہے - شادی کرنے سے سب سمجھ ہی تو جائین گے کہ میری کایا پلٹ ہو گئی اور مجکو بھی کوئی یہ نہ کہے گا کہ تو خفیہ فروش کی جورو ہے"
مارگریٹ نے کہا کہ "اگر تمھاری طبیعت نہین بدلی تو جو کہو ٹھیک ہے لیکن میری خواہش یہ تھی کہ تم انگریزی ملازمت اختیار کر کے جہاز رانی کرتے تو اچھا تھا کیونکہ جسنے ایک مرتبہ قدیم انگلستان کے جھنڈے کے نیچے جہاز چلایا اُسکی معافی مین فرق نہین -
لاڈ نے جواب دیا کہ "اس معاملے مین زیادہ اصرار نہ کرو مجھکو پہلے ذلیل سن

کی ماتحتی منظور نہین ہان اُسوقت تمھارے کہنے کا موقع ہوگا جب تم میرے ساتھ ہالینڈ چل کر شادی کر لو"

مارگیریٹ نے کہا کہ "مین معقول عذر کر چکی ہون تم بہت زیادہ زور نہ دو مین تمھارے لیے کام کاج چھوڑ کر آئی ہون اس سے زیادہ اور کچھ نہین کر سکتی بس اب یہ وعدہ کرو کہ فلان وقت ملاقات ہوگی میرے کام ہرج پڑے ہین۔ ٹھہرنے کی فرصت نہین"

لاڈ بولا کہ "۔اب ملاقات کجا"

مارگیریٹ نے پوچھا "کیون"

لاڈ نے جواب دیا "کیون کیون سے کچھ فائدہ نہین کشتی پر چلی چلو اور میری رنج و راحت کی شریک ہو جاؤ۔ مجھکو تمھاری طرف سے اطمینان ہو جائے اور تم میری مشیر خاص کا کام دو"

مارگیریٹ نے کہا "ولیم مجھکو میرے عزیز و اقارب سے چھڑا کر میری تفحص و تجسس کے لیے سارے ملک کو پریشان نہ کرو۔ مین بغیر والد سے پوچھے تمھارے ساتھ کشتی پر نہین چل سکتی۔ نڈر اور مردانہ بنکر گھر چلو اور کھلے بندون بیچ کھیت مجھکو اپنا کر لو بیادر ہے کہ میری زندگی کا دارومدار تم ہی پر ہے اور کبھی کسی دوسرے شخص کو دل نہ دون گی"

لاڈ بولا "لیکن مین تمھارے بغیر کیونکر زندگی قائم رکھون۔ مین تمھارے عذر لنگ سننے نہین آیا۔ مجھسے لگی لپٹی باتین نہ کرو جو کہنا ہو صاف صاف کہدو"

مارگیریٹ نے جواب دیا کہ "مین تمھاری ہون اور ہمیشہ تمھاری ہی بنی رہونگی بشرطیکہ سب کے سامنے شادی ہو جائے"

لاڈ نے کہا "ہرگز ممکن نہین"

سوال "کیون؟"

جواب "اسلیے کہ مین خفیہ فروش ہون"

مارگیریٹ "پہلے تھے تو ہوا کرو اب تو نہین ہو۔ تمنے پرانا ساتھ چھوڑ

نام بدل ڈالا اب رہگئے اطوار اُنکی تبدیلی کا حال مجھکو معلوم نہین "
لاڈ بولا " بیری - اُسکے بھائی اور اور لوگون کو تو علم ہے - آج ہی رات کو اُنھون نے مجھے پہچان لیا "
مارگیریٹ نے کہا " جب نام ہی بدل ڈالا تو پھر کیا ؟ "
لاڈ نے جواب دیا " نام تو ضرور بدل گیا خلقت تو نہین تبدیل ہوئی مین ہنوز خفیہ فروش ہی ہون "
مارگیریٹ بولی " نہین نہین - ایسا نہ کہو - تم ایک بڑے معزز شخص کے ملازم ہو "
لاڈ نے کہا " یہ محض غلط - تمنے جس مسٹر سن خفیہ فروش کی شہرت سُنی ہے وہ مین ہی ہون "
مارگیریٹ - یہ نام سُن چکی تھی لاڈ کی تقریر سے اُسکے اوسان خطا ہو گئے عالم حیرت مین اُسکی نظر کشتی پر جم گئی بدن مین حس و حرکت باقی نہ رہی اتنے ہی مین اُسکا نازک ہاتھ ایک زبردست پنجے کے شکنجے مین کس گیا جسپر وہ گھبرا اُٹھی اور بولی
" یہ دست درازی چہ معنی دارد ؟
جواب " نہ چلوگی تو زبردستی چلنا پڑے گا "
مارگیریٹ " مین تو ہرگز نہ جاؤن گی "
لاڈ - تم کیا تمھارے فرشتے جائین گے "
مارگیریٹ بولی " ولیم - شرم شرم - کیا محبت اسی کا نام ہے ؟ "
لاڈ نے جواب دیا " ہان ہان اسی کا نام ہے "
مارگیریٹ " ولیم - یہ حرکت بہت ہی ناشایستہ ہے بس ہاتھ چھوڑ دو
لاڈ " مین تمکو کشتی پر سوار کیے بغیر دم نہ لون گا "
مارگیریٹ " جب تک جان مین جان ہے تب تک تو ممکن نہین "
لاڈ " کہتا ہون - سیدھی طرح چلی چلو - پھر شکایت نہ کرنا "
مارگیریٹ تنگ آگئی اُسکو بھاگ جانے کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا

بس اُسنے ہاتھ چھڑانے کے لیے ایسے ایسے روز گار لگائے کہ لاڈ کا خون بھی پسینا ہوگیا اور جب کوئی قابو نہ چلا تو بڑی زور سے سیٹی بجا دی - فوراً ہی ایک شخص کشتی پر پھاند کر یہ کہتا ہوا آیا کہ

"مین اتنی دیر۔ مگر کچھ مضائقہ نہین - دیر آید درست آید"

جان لف نے شیر کی طرح جھپٹ کر مارگیریٹ کے بازو پکڑ لیے اور اُسنے بے لبسی کی حالت مین زور سے چیخ ماری تو آواز دور تک کانون مین گونج گئی

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ نوجوان بیری اُسی جنگل کی طرف سے اپنے مکان کو جا رہا تھا یہ چیخ سنتے ہی وہ آواز پر جا پہونچا اور چاندنی مین دیکھا کہ ایک شخص کسی عورت کو زبردستی پکڑے لیے جا رہا ہے اور دوسرا شخص اُسکو چیخنے چلانے نہین دیتا۔ اُدھر دو تگڑے جوان تھے ادھر یہ اکیلا - ایک اور دو کا مقابلہ ہی کیا مگر یہ تھا شیر دل اس سے ضبط نہ ہوسکا زور سے للکار بتائی کہ

"او بدمعاشو چھوڑو عورت کو"

مارگیریٹ بیری کی آواز پہچان کر چلانے لگی کہ "جان تمھاری دہائی ہے للہ بچا لو"

اس آواز نے دونون فریقون سے مڈبھیڑ کرا دی - بیری سچی محبت پر جان قربان کرنے کو تیار ہوگیا اور اُسکے دو حریف مقابلے کے لیے پل پڑے ۔

لاڈ نے مارگیریٹ کو وہین چھوڑ دیا اور جان لف کے ساتھ بیری پر ٹوٹ پڑا دونون بڑے قوی الجثہ اور چالاک و زبردست جہاز ران تھے اور دونون کے پاس تلوارین اور بندوقین تھیں۔

لف نے سامنے آتے ہی اپنی پستول سے فیر کی مگر نشانہ خالی گیا۔

بیری کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا بس اُسنے شاہ بلوط کی ایک موٹی شاخ توڑ لی جس سے ایسا وار کیا کہ حریف زمین پر ڈھیر ہوگیا اُسکے بعد لاڈ کی باری آئی تو اُسنے بھی بندوق ہی کا نشانہ لگایا جس سے بیری کا بایان بازو بیکار ہوگیا۔

بیری کے سخت چوٹ آئی فوراً اُسکی آنکھون کے نیچے اندھیرا

چھایا رہا مگر آخر کو سنبھلا اور بیری لاڈ سے پھر ی گدکے کی سی چوٹ ہونے لگی زندگی اور موت دونون نے شرط بدلی تھی کہ دیکھین پالا کسکے ہاتھ رہتا ہے پہلے بیری لاڈ کو مارتا ہوا پیچھے ہٹالے گیا اور جب اُسکی تلوار ہاتھ سے چھوٹ کر دس گز کے فاصلے پر پانی مین ڈوب گئی تو یکایک اف بھی چاق چوبند ہوکر جا ٹھہرا اور چار ہاتھ ایک ہاتھ سے مقابلہ کرنے لگے۔ بیری کے پاس صرف شاہ بلوط کی شاخ تھی اور لاڈولف کے ہاتھون مین پستولین کسی کا قول ہے کہ

"مردے از غیب برون آید و کارے بکند"

چنانچہ اسی ہنگامۂ خونریز کے موقع پر وہ جہاز بھی وہین آکر لنگر انداز ہوگیا جو لاڈ کو راستے مین ملا تھا۔

رابنسن کروسو ماردھاڑ کی آواز سنکر عین اُسوقت کنارے اُتر پڑا۔ جسوقت بہادر اور وفادار بیری بیہوش ہوکر زمین پر گرا ہی تھا لف لاڈ سے بولا کہ

"بس لے۔ اب کھسکو"

مارگیریٹ کو موقع ملا تو وہ وہان سے بھاگ کر ریایوری فارم مین آئی اور وہان کے حاضرین جلسہ سے باآواز بلند کہا کہ

"جلدی ساحل پر جاؤ بیری قتل ہو رہا ہے"

محافظ شکارگاہ پستولون کی آواز سُن چکا تھا پس اُدھر سے وہ دوڑ پڑا اور ادھر سے دعوت کے شرکا رسب نے دیکھا کہ بیری بیہوش حواس پڑا ہوا ہے زخمون سے خون کے فوارے چھوٹ رہے ہین۔ سانس آتی جاتی ہے مگر ذرا اشکل سے اور کلیجہ دھڑکتا ہے تو آہستگی کے ساتھ۔

وہ اُسکو آہستہ سے اُٹھاکر ریایوری فارم مین لے گئے جہان نوجوان شانے کے زخم کی تکلیف اور درد کی شدت سے کراہتا رہا۔

رابنسن کروسو نے اپنی عادت کے موافق وہی راگ چھیڑنا شروع کردیا کہ

بس یہ سب بھوتون کا فعل تھا۔ اے نامردو تم بھی ہوشیار رہنا
کہین تم پر بھی چپیٹ نہ آجاے۔ فقط

باب (۸)

علاج معالجہ

مارگیریٹ الٹی سیدھی گری تو بہت دیر تک بدحواس رہی اُسنے وہ غل و شور سنا جو اُس مجروح کو لاتے وقت مکان بھر مین گونج رہا تھا جسنے ساحل پر اُسکی ہمدردی کرکے پستول کی گولیان بڑی مردانگی سے کھائی تھین۔ اُسکو اپنے عاشق سے ملنے کی جو خوشی تھی وہ گویا زہر قاتل ہوگئی۔ اُسکے اسوقت تک رونگٹے کھڑے ہوے تھے کلیجہ دھڑ دھڑ کانپ رہا تھا مجروح کی زندگی سے مایوسی اُسکے دل پر طاری تھی اور ایسے ایسے وسوسات دل مین پیدا ہورہے تھے کہ اطمینان کا کوئی پہلو بھی نظر نہ آتا تھا اسی اثنا مین ڈاکٹر آگیا اور مجروح کی حالت دیکھی تو متغیر پائی۔

بڑھا ماہی گیر بھی ایک ہاتھ مریض کے سر پر رکھے اور ایک ہاتھ سے پہلو پائے ہوے بیٹھا تھا اور قبیلے کے لوگ ایک ایک سے پوچھ رہے تھے کہ آخر ہوا کیا؟

راہبین نے اپنی ہانکنا شروع کی کہ

"اجی وہی بھوت آگئے اور گولی ماردی"

سوال ہوا کہ "کیسا بھوت؟ وہ آدمی تھا یا سچ مچ کوئی شیطان؟"

راہبین نے جواب دیا کہ "آدمی نہین وہی بھوت۔ وہی ریت۔ جو کئی دفعہ مجھپر بھی وار کرچکے ہین مگر میرے طلسمون کے اثر سے اُنکی کبھی پیش نہین گئی۔ میرے پاس وہ وہ تعویذ ہین کہ ان کمبختون کی کچھ دال نہین گل پاتی ورنہ یہ تو مجھکو کب کا چٹنی کرچکے ہوتے"

یہ کہتے ہی اُسنے یہ ہانکنا شروع کیا کہ

اوفلان۔ اوا سکے ڈھکے۔ خبردار آگے قدم نہ بڑھانا بس یہان سے دور رہ
۔ کیون بڑھا چلا آتا ہے ابھی اپنے طلسم سے کام لونگا تو جل بھن کر رہجائیگا
سنجیدہ لوگون کے دل پر اس مجذوب کی سی بڑ کا کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ سمجھ گئے
کہ یہ شخص جھکی ہے اور سوچے کہ مارگریٹ سے تفتیش کرنے پر اصل کیفیت
معلوم ہوگی۔
رابنس بولا "ہان ہان بس یہ بات پکی ہے مارگریٹ کو ضرور بھوتون کا حال
معلوم ہوگا۔ یہ بھوت بہت ہی جلد مستورات پر غلبہ پاتے جاتے ہین"
مارگریٹ بلائی گئی جسنے رابنسن کو دیکھکر پوچھا کہ
"کیا تم لڑائی کے وقت موجود تھے"
رابنسن نے جواب دیا "پہلے تم بتاؤ کہ تم نے کیا جنگ وجدل دیکھی مین تو
لڑائی سے پیشتر ہی انکو دیکھ چکا تھا"
مارگریٹ کو اسکے جواب پر کچھ سوال وجواب کا موقع نہ ملا وجہ یہ کہ سب لوگ
اس سے پوچھنے لگے کہ کہو ہوا کیا؟ کیا واردات گذری۔ کیا وقوع مین آیا؟ اس
سوال جواب کے وقت بڈھا رابنسن بھوتون ہی کا دکھڑا اور پریتون ہی کا راگ
الاپتا رہا۔ اسکے بعد جب اور سوالات ہوے تو بڈھا رابنس بولا کہ
یارو تم سب لوگ جانتے ہو کہ ولیم لاڈ مر چکا ہے اور اسکی لاش سمندر کی ریت
مین دفن بھی ہو چکی پس اسکو بھوت پریت کہوگے یا بدستور ولیم لاڈ"
مارگریٹ بولی کہ وہ مرا ہی کب؟
رابنسن نے جواب دیا "مدت ہوئی۔ اسکی ہڈیان بھی گل سڑ گئی ہونگی۔ یہان
ایک بڑے معتبر شخص سے خبر لگ چکی ہے اور یہ وہ شخص تھا جسنے اسکو خود ریت
مین دفنایا ہے۔
تم لوگون کو عقل نہین تم بھوتون پریتون کو کیا جانو۔ ولیم لاڈ مرا ہی گیا
تب تو بھوت ہوکر مارگریٹ کے پیچھے پڑا ہے"
مارگریٹ ان باتون سے گھبرا کر اٹھ گئی مگر یہان اس بات کی تصدیق
وصحت ہو رہی تھی کہ ولیم لاڈ زندہ ہے کہ نہین"

ولیم ہمپسن ایک سنجیدہ آدمی تھے اُنکو اس معاملے سے بہت ہی حیرت ہوئی
اُنھون نے مارگریٹ سے جاکر پوچھا کہ
"آخر کل رات کو تھین کون آدمی ملا تھا"
مارگریٹ نے جواب دیا - آپ سے بہتر - آپ سے افضل - مگر آپ سے واہیات
ہمپسن نے کہا کہ میرا منشا یہ ہے کہ کوئی تمھارا منظور نظر تھا یا کوئی اور -
مارگریٹ بولی کہ "میرا دماغ نہ کھاؤ - اسیئے مین نے کہدیا کہ
"وہ بھوت نہ تھا بلکہ فرشتون سے اچھا تھا"
ہمپسن نے کہا کہ تو میری بھی بات یاد رکھو کہ سب سے پہلے اُسی کو پھانسی
ہوگی وہ صرف اسی سزا کے لیے پیدا ہوا ہے"
مارگریٹ بولی کہ "تمھارے منھ مین خاک تمکو اسوقت مجھسے زبان لڑانے کی
کیا ضرورت ہے؟
ہمپسن نے کہا کہ "دیکھتی رہو تھین اور اُسے دونون کو مزہ ملجائے گا"
جاتی کہان ہو مجھے ذرا اطلاع دینے بھر کی دیر ہے"
اس شخص کے طرز کلام سے مارگریٹ کے تن بدن مین آگ لگ رہی تھی
مگر وہ ضبط کر گئی اور تقریر کا پہلو بدلنے کے لیے بولی کہ
اس کھچ کھچ کو جانے ہی دیجیے فضولیات سے کیا فائدہ؟ حضرت انجم
کے پاس جائیے وہ آپ کی ضیافت طبع کر دینگے - ہمپسن بولا کہ "وہ تو کہتا ہی
مجھکو اگر ڈاکٹر کا انتظار نہ ہوتا تو میرے جہاز کے لنگر کب کے اٹھ گئے ہوتے
تم اُس شخص کا نام کیون چھپاتی ہو جس سے تم ملی تھین اور جسکو - انجم
بھوت پریت بتا رہا ہے"
مارگریٹ تنگ آگئی اُسنے اُکتا کر کرسی پر سر رکھ لیا لیکن ہمپسن کی زبان
قینچی کی طرح چلی ہی گئی اور بولا کہ
ہم ایسون سے جیتے نہ لگانا تم خفیہ فروش کو پردے مین رکھنا چاہتی ہو
مگر یہان بھانڈا پھوڑ دینے والے ہین خوب یاد رکھنا کہ تم دونون کی ایکدن
مٹی پلید ہو جائے گی"

مارگیریٹ اُٹھکر نشستگاہ مین دوڑی گئی اپنے آقا کے قدمون پر سر رکھدیا اور عرض رسا ہوئی کہ
"اس شخص سے میرا پنڈ چھڑائیے۔
یہ تو میرے گلے کے لیے گرگھبرا پھنسیا ہورہا ہے
آقا کی بی بی نے اُسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور اُسکا شوہر یعنی صاحبخانہ اُس سے دو دو باتین کرکے وہان سے بیٹھک مین آیا جہان ڈاکٹر کو موجود پایا اُسنے روشنی رکھا دی اور ڈاکٹر نے پہونچتے ہی ایک تولیا اور گرم پانی کی فرمائش کی بعدہ مریض کو اچھی طرح چارپائی پر لٹا دیا۔ رگ رگ ٹٹولی۔ نس نس دیکھی اور مجروح اعضا کی دیکھ بھال کرکے حاضرین سے کہا کہ
"آپ لوگ ذرا اُسکو سمبھال کر بٹھائیں"
اور پھر آواز دی کہ جان بیری۔ جان بیری" مزاج کی کیا کیفیت ہے؟"
کئی لوگون نے یوہین نام لے لے کر پکارا مگر اُسنے نہ کچھ جواب دیا نہ حرکت کی
ڈاکٹر نے عضو عضو ٹٹولا اور اچھی طرح دیکھ بھال کے کہا کہ
"جناب اسکا شانہ اُتر گیا اور اسکی اصلاح آسان نہین"
"لیکن گھبرانا محض فضول ہے مین دعوے کے ساتھ اسکو اچھا کیے دیتا ہون
اچھا آپ لوگ ذرا سنبھالے رہین مین اپنی حکمت سے تدبیر کرتا ہون
ڈاکٹر نے ایک گولی توشا نے سے نکالی اور دوسری سینے سے نکال کر مرہم پٹی کرنے کے بعد ہوش و حواس کی درستی کے واسطے دوائین لکھ دین اور صحت کا اطمینان دلاکر چلنے کو اُٹھ کھڑا ہوا
مارگیریٹ ڈاکٹر کی ہدایت کے موافق فلالین سے مجروح کے ہاتھ پانؤن وغیرہ سینکتی جاتی تھی اُسکی زبان پر کوئی حرف نہ آنے پاتا تھا مگر زخمی کی حالت کو دیکھ دیکھکر آنسو نہ تھمتے تھے۔
ڈاکٹر نے اُسکی حالت کو اطمینان بخش ذہن نشین کراکے دوا کا نسخہ حوالے کیا اور بالین مریض کی گفتگو یہین پر ختم ہوگئی۔
رابنسن کی زبان کب چپ رہنے والی تھی اسنے وہی بھولون پر بیتون کا

راگ چھیڑ کر مغز چرنا شروع کر دیا اور منطق وہی تھی کہ لاڈ جب مر چکا ہے تو زندہ
کیونکہ ہو سکتا ہو ضرور وہ پریت ہو گیا ہے جسے مین بچشم خود ساحل پر حملہ کرتے ہو
دیکھ چکا ہون اگر اسوقت مین نہ پہونچ جاتا اور میرے جادو اثر تعویذ کارگر نہو
تو مارگریٹ تو کیا یہان کے سب لوگ اسکے زم تھا جا ہو جاتے یہی نہین بلکہ
مجھکو اب بھی اندیشہ ہے کہ اگر مین یہان نہ ہون تو کسی کی خیریت نہین۔

ڈاکٹر کرے سے باہر آیا لوگون نے حسب معمول اُس سے مریض کی حالت
دریافت کی تو اُسنے بیان کیا کہ ضرب تو ضرور شدید و مہلک ہے لیکن جان کا
کی بات نہین۔ انشاء اللہ مریض مہینے بھر مین اچھا ہو جائے گا صرف غذا کا
پرہیز چاہیے اور حس و حرکت مین احتیاط۔

علاوہ برین اسکے دل کو کوئی صدمہ نہ پہونچنے پائے اور جو بات ہو وہ خاطر داشت
کے خلاف نہو۔

اسکے بعد ڈاکٹر نے مارگریٹ کی نبض دیکھی اور تشخیص کی کہ ضرور حرارت قلبی ہے
مارگریٹ نے شکریہ ادا کر کے قلبی حرارت کی تشخیص پر صاد کیا۔ اور اسکا
سبب وہ واقعہ بتایا جس سے اُسکی طبیعت اسوقت تک پریشان تھی۔

ڈاکٹر نے پوچھا کہ " آخر تمھارے ایسے عاشق زار کو یہ حرکت کرنے کی کیونکر
ہمت ہوئی ؟

مارگریٹ نے جواب دیا کہ "میری زبان سے بیری کا ذکر نکل گیا تھا"

ڈاکٹر بولا کہ " یہ کہو رقابت کی بات پیش آگئی۔

مارگریٹ نے کہا کہ "مین تو ذکر نہ کرتی مگر لاڈ کو ترجیح دینا تھی اسلیے کمبخت زبان
کو سچ بولنے مین عار نہ ہوا"

ڈاکٹر بولا "بڑے غضب کا معاملہ ہے اگر خدانخواستہ بیری مر گیا تو لاڈ بھی
پھانسی سے نہین بچ سکتا"

مارگریٹ نے کہا کہ " تو بس پھر اسکی سلامتی کے واسطے دعا کیجیے اور کیا عرض کرون"

ڈاکٹر نے پوچھا " یہ تم دنیا کے دکھلاوے کی نظر سے کہتی ہو یا الفت کی نظر سے"

مارگریٹ نے جواب دیا۔ "خواہ کسی نظر سے ہو مین اسے ایک

نوجوان سمجھتی ہون - وہ مرجائے گا تو اُسکے والدین کو بڑا ہی صدمہ ہوگا"
ڈاکٹر بولا کہ - واقعی - اُسکے والدین جیتے جی ہی مرجائین گے - مین سچے
دل سے چاہتا ہون کہ وہ اچھا ہوجائے اُسکے تندرست ہونے ہی پرلاڈ کی
زندگی کا دارومدار ہے ورنہ زیان -
ڈاکٹر نے چلتے وقت ہدایت کردی کہ مریض بڑے سویرے ہی اپنے والدین
کے یہان پہونچا دیا جائے تو بہتر ہے چنانچہ وہ خبر پاتے ہی آپہونچے اور
اپنے نورنظر کو بڑے انتظام سے اپنے مکان مین لے گئے جہان الفت پدری
و مہر مادری نے علاج معالجے مین کوئی کسر نہ چھوڑی وہ اسکی مایوسی و تکلیف
کے وقت تسلی و تشفی دیتے اور ہر وقت ہاتھون ہی مین دل لیے رہتے تھے
باپ کو مارگریٹ اور بیری کے عاشقانہ تعلقات کی خبر تھی لہذا وہ سمجھاتا رہتا
تھا کہ طبیعت اچھی ہوئے تو اپنی امکانی کوشش سے کبھی دریغ نہ کرکے
تمکو تمھاری مراد پر پہونچا دون گا"
قصہ کوتاہ بیری کے لیے استراحت کا معقول انتظام ہوگیا اور والدین
بڑی دلجوئی کے ساتھ اُسکی تیمارداری کرنے لگے جس سے اُسکی حالت مین
نمایان تبدیلی کا خوش کن آغاز شروع ہوگیا -

باب (۹)

خلجان

ہوا موافق تھی موسم طوفان خیز تھا لہذا اُن دونون جہازرانون نے
اپنی کشتی کا لنگر اُٹھا دیا جنکو ذرا اوپر پہلے طوفان خرابے سے سابقہ اور سامنا
ہوا تھا کشتی روانہ ہوئی پانی کے جزر و مد اور موجون کے تلاطم سے کچھ بھی
زحمت نہ ہونے پائی اور اُسنے اپنے سوارون کو راتون ہی رات منزل مقصود پر
پہونچا دیا -
کپتان کو رات بھر بیری کے رشک و حسد سے نیند نہ آئی اُسکی آنکھون سے

غصے کی چنگاریاں اُڑتی رہیں اور اُسکے چہرے سے غیظ و غضب کے شعلے
ہی بھڑکتے رہے۔ آلڈی دریا کے پار ہونا سہل نہ تھا اسکو عبور کرتے ہوے
بڑے بڑے جیالون کے چھکے چھوٹتے تھے مگر اُنکے لیے ایک مشکل اور یہ بھی
اگر کہین بھید نہ کھل جائے اور سزائین نہ بھگتنا پڑین ۔
مگر شکر ہے کہ دن نکل آیا آفتاب کی روشنی پھیل گئی اور اُنھون نے وسوسات
کی حالت مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اپنی کشتی کھینا شروع کی
جہاز رانون مین بڑی کھلبلی ہوئی بڑے ہی اندیشہ و خوف مین مبتلا ہے
کپتان برگڈ بھی بوکھلایا ہوا پھرتا تھا کہ کہین سرکاری دوڑ آتی نہ ہو مگر در اصل
کچھ بات نہ تھی۔ ولی لاڈ کشتی پر سوار تھا وہ مارے خوف کے خشکی پر نہ آتا اسکو
یہ بھی دہشت تھی کہ کہین برگڈ یا کوئی اسکا حامی جوش مین نہ آتا ہو۔
ان لوگون کی جان ہر وقت معرض خطر مین رہا کرتی تھی خواہ لوٹ مار کا
موقع ہو خواہ سیر و شکار کا ہر وقت پیچ و تاب مین مصیبت مین پڑے رہتے تھے اور جو دم گزرتا
غنیمت سمجھا جاتا تھا۔ جان سمتھ کپتان برگڈ سے ملتی ہوا اور اسے ولی لاڈ کی ساری
سرگذشت بیان کی۔
برگڈ نے کہا ولی لاڈ نے کیا تھا تو بہت ہی خراب حرکت پر یہ خیر ہوئی کہ بچ گیا
ورنہ ترہ ہوتا اور آپس مین جو تلوار چلتی جان سے ہاتھ دھونے کے بغیر نجات
ممکن نہ ہوتی ۔
جان سمتھ بولا کہ میری رائے مین بہتر یہی ہو سکتا ہے کہ جہانتک ہو سکے ولی لاڈ کی مہم
سے آزادی دیا جائے ورنہ ہم سب ہمیشہ خطرے مین رہین گے اسنے پیدا کرنا
ولی لاڈ کے نام کی شہرت ہو چکی ہے اسلیے اسکا نتیجہ ٹھیک نہین۔
کپتان برگڈ نے کہا کہ ولی لاڈ بڑا خوش نصیب آدمی ہے دیکھ لینا کہ
ایک دن وہ روئے زمین کا گزرنے والا ہوگا مین اسکو جانتا ہون وہ تھا صحیح
اور ہڈسن بے کمپنی کے نام سے سمور وغیرہ کی تجارت کرتے تھے
کپتان کڈ کی شخصی ہوئی اُسکے جہاز کے بیچ ملک مین ... کی بلا سے
قرار پائی اور سزا دیا ... کی بارھوین تاریخ کو واقعات کا ... کر

مقام کی تجویز ہوگئی اور کوئی بات باقی نہ رہی جو طے نہ ہوگئی ہو۔
اسی وقت حاضرین موقع نے ایک ایک کا جام صحت نوش کیا اور بحر اٹلانٹک عبور ہونے کے واسطے سب نے دعائیں کیں جسکے آگے کی مسافت تین مہینے سے کم نہ تھی۔
مالک جہاز نے سب کو تنخواہیں تقسیم کر دیں اور زادراہ کی ضرورتوں کے لیے کافی ووافی سرمایہ دیدیا تاکہ راستے میں کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔
سب نے اپنے مالک کے حکم کی تعمیل کی ایک ایک کرکے جہاز پر سوار ہوئے اور طے کر لیا کہ کس کس مقام سے گذر کر منزل مقصود پر پہونچنا ہوگا۔
اسی اثنا میں بیری پر حملہ آوری کا ملک بھر میں اعلان ہو گیا۔ اشتہار جاری ہوئے مجرموں کی گرفتاری کے واسطے انعام مقرر کیے گئے۔ جاسوسوں نے سراغرسانی کا بیڑا اٹھایا۔ بحر چھوٹے اسم نویسیاں تیار کی گئیں اور محکمہ سراغرسانی نے تیل پانی ایک کرنا شروع کر دیا لیکن جان لف کا جہاز اپنے کپتان کو لیکر کہیں کا کہیں پہونچ چکا تھا اسلیے کوئی خطرے کی بات پیش نہ آئی اور اہل جہاز حسب معمول اپنے شکار مارتے ہوئے ساحل مراد پر پہونچ گئے جہاں خفیہ فروشوں کی جماعت نے بڑے جوش وخروش سے خیر مقدم کرکے آخر میں اطلاع کی کہ
جناب۔ آپ لوگ تو ہیں آنت میں چھوڑ کر مزے میں رہے خرابی ہوئی تو ہم لوگوں کی۔ نوجوان بیری کے قاتلوں کی سراغرسانی کے واسطے ڈیڑھ ہزار روپیہ کا انعام مشتہر ہوا ہے محکمہ تفتیش وجرائم کے اہلکاروں نے ہمارے ناک میں دم کر دیا جب دیکھیے سر پر سوار ہیں بڑی مشکلوں سے ابتک جان بچی ہے۔ ہم تو یہاں سے کھسکتے ہیں اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ نیکی بدی کے آپ ذمہ دار۔ مگر یاد رکھیے کہ یہاں جان جوکھوں لکھی ہوئی ہے اچھا ہم لوگ تو رخصت ہوتے ہیں۔
یہ کہتے ہی ان لوگوں نے اپنا سب مال واسباب جہاز پر لادیا اور وہاں سے چلتے ہوئے

باب (۱۰)

"مفارقت"

بیری کے والدین اور ارباب خاندان کو ایک بہادر بیٹے کو اپنے یہاں بستر علالت پر پاکر تقویت و تسکین ہوئی۔ انھون نے بڑی محبت سے اپنے لخت جگر کو چھاتی سے لگایا اور تیمار داری مین مشغول ہو گئے۔ اس کے زخم رفتہ رفتہ اچھے ہونے لگے اور ہوتے ہوتے ایک روز اُسنے خفیہ فروشون کے جنگ و جدل کی خبر دی تو نتیجہ کا رہ زار کی تحقیقات کا از حد شوق پیدا ہوا اور بھائی اڈورڈ سے ملاقات کرنے کی دھن سوار ہوئی۔ اُسکے باپ کو اڈورڈ کا پتہ ٹھکانا معلوم نہ تھا لیکن اُسنے اُسکی تلاش مین آدمی بھیجے تو وہ رخصت لیکر اپنے والدین اور بیمار بھائی کے دیکھنے کو آگیا باتون باتون مین ... کا ذکر چھڑ گیا تو اڈورڈ نے کہا کہ

"مین اُس سے خوب واقف ہون وہ اپنے بچاؤ کے لیے نام اور مقام تبدیل کرتا رہتا ہے۔ مین اُسکو گرفتار کر سکتا ہون مگر وہ ضرور سامنا ہوتے ہی کچھ وار کر بیٹھے گا۔

بیری نے کہا۔ "جی نہین۔ وہ سمندر مین ڈوب جائے گا خدا را بنا ہی کیا سکتا"
اڈورڈ بولا "کیونکر معلوم ہوگا کہ وہ مر گیا؟ جب تک اُسکی لاش نہ ملے تب تک موت کا یقین کرنا بے فائدہ ہے"

بیری اور اڈورڈ کی باتون سے یہ معلوم ہو گیا کہ دونون ڈاکو کے خون کے پیاسے ہو رہے ہین۔ مریض اپنے بھائی کے قیام کے زمانے مین خوش و خرم رہنے لگا اور اُسکی صحت روز افزون ترقی کرنے لگی جب اڈورڈ کی رخصت ختم ہو گئی تو دونون ایک ساتھ پہاڑی پر سیر کرتے ہوئے دکھائی دیے اور یہ باتین ہونے لگین "جبتک کوئی اندیشے کی بات نہین مین تمھارا بھید دل مین رکھون گا اور مدد دینے مین مطلق دریغ نہ کرونگا۔ مین تمکو اپنی نقل و حرکت کی خبر

خبر بھی دیتا رہوں گا"

جیک نے کہا۔ تم خوب ہوشیاری رکھنا۔ میرے واسطے اپنی جان خطرے میں ڈالنا درست نہیں۔ تمھارا رویان بھی دکھا تو مجکو بڑا ہی صدمہ ہوگا"

بھائی نے جواب دیا کہ آپ پر جان بھی تصدق ہو تو مین اپنے کو بڑا ہی خوش نصیب سمجھون"

جیک نے اپنے پیارے بھائی کو رخصت کیا اڈورڈ ڈن وچہ کی طرف روانہ ہوگیا جہاں وہ ملازم تھا۔

نوجوان بیری خوش وخرم اپنے گھر واپس آیا باپ کے کاروبار میں مدد دینا شروع کی اور کبھی کبھی اپنی بہنوں کے ساتھ بھی کھیل کر دل بہلا لیا کرتا تھا والدین کو اطمینان ہوگیا کہ موسم بہار میں اسکی اصلی صحت پھر عود کر آئیگی اور وہ پہلے سے بھی زیادہ تندرست ہوجائے گا۔

اب غریب مارگریٹ کا حال سنیے کہ اسکے دل کو کوفتوں سے کسی وقت نجات نہ تھی۔ ولیم لاڈ کی گرفتاری کے واسطے اشتہار جاری اور انعامات مشتہر تھے پس اسکو ہر وقت یہی دھڑکا رہتا تھا کہیں وہ گرفتار نہ ہوگیا ہو بلکہ بارہا یہ خبر بھی سنائی دی جاتی تھی کہ اسکا محبوب جان لوا زپا بجولان ہوگیا نومبر کے مہینے میں وہ آقا سے رخصت ہوکر اپنے والدین کی خدمت میں آگئی یہاں افلاس کا ایسا دور دورا ہوا کہ اسکے عشق ومحبت کو سخت آزمائش کا موقع پیش آیا۔ موسم سرما شروع ہی ہوا تھا کہ نوجوان بیری اسکی ملاقات کو آیا اسوقت یہ پہلے سے بہت ہی زیادہ کمزور ونحیف تھا لیکن مارگریٹ کو اس بات سے بڑی ہی خوشی ہوئی کہ وہ لونگٹن سے پاپیادہ آیا ہے اسنے بڑی خاطر تواضع سے بٹھالیا اور بہت کچھ آؤبھگت کی۔

اسوقت دوپہر پر دو بج چکے تھے اسکا باپ کھیت میں کٹائی کر رہا تھا۔ اسکی ماں کوٹھے پر لیٹی ہوئی تھی چھوٹا بھائی بھیڑیاں چرا رہا تھا اور وہ بذاتہ تنہا تھی اسنے بیری کی گذشتہ مہربانیوں اور خصوصاً اس روز کی جانبازی کا

شکریہ ادا کیا جب وہ زخمی ہوا تھا۔
بیری نے جواب دیا کہ "شکر گزاری کی کون بات ہے؟ مین نے جو کچھ خدمت کی وہ داخل فرض تھی اسکا کسی پر احسان ہی کیا۔
مجھے تمھاری ترک لوطنی کا بڑا افسوس ہے اب تمھیں یہیں رہنا منظور ہے یا کہیں اور ملازمت اختیار کروگی۔
مارگریٹ بولی کہ اب تو میں برینڈ سٹن میں اپنے چچا لینڈر کے پاس ہونگی جنھوں نے مہربانی سے مجھکو یاد فرمایا ہے۔ وہ رہنے کے لیے مجھے مکان دینگے
نوجوان نے کہا "تمھیں مکان کا توڑا اب کیا میرا گھر تمھارا گھر نہیں۔
میں خاص سچی بات پوچھنے کے لیے آیا ہوں مہربانی کرکے تشفی بخش جواب دینا"
مارگریٹ نے جواب دیا۔ مین آپ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتی ہون بہتے نصیب کہ میری زندگی آپ کی خدمت گزاری ورضا جوئی میں صرف ہو مگر کیا عرض کرون کہ ایک بات سے مجبور ہون"
بیری نے پوچھا کہ "وہ کیا ہے؟"
مارگریٹ نے جواب دیا "وہی جسے آپ بخوبی جانتے ہیں۔ یعنی جب تک ولیم لاڈ زندہ ہے اور جس وقت تک اُس کے مرنے کا علم نہ ہو جائے گا تب تک مین کسی کے ساتھ شادی نہ کرون گی"
بیری نے کہا۔ تمکو اُسکی خطرناک زندگی اور سمندر کے خطرات کا حال معلوم ہونے پر بھی وہی خیال خام اور وہی پہلا خبط باقی ہے"
مارگریٹ بولی "جی ہاں۔ اس بات کا افسوس ضرور ہے لیکن خدا پر بھروسا کرتی ہون جو مقلب القلوب ہے وہ چاہے تو بد کو نیک کر دینا اُسکے نزدیک کچھ مشکل امر نہین چنانچہ جب تک دم مین دم ہے تب تک اسی عقیدے پر جمی رہونگی"
بیری نے کہا "مگر یہ سب خیال خام ہی ہے دیکھ لینا ایک روز کوئی نہ کوئی سمندر اُسکو ہضم کر جائے گا"

مارگریٹ نے جواب دیا۔ باشد۔ گر چاہے جسقدر مدت تک مجھکو ٹھیک خبر معلوم نہ ہو مین اپنے خیال کو نہ بدلونگی "

بیری نے پوچھا کہ "اگر کوئی اُسکو اپنی آنکھوں سے مردہ دیکھ چکا ہو تو اُسکی بات کے یقین کرنے مین تمکو تامل نہ ہوگا؟"

مارگریٹ نے جواب دیا "نہین" جب تک خود آنکھوں سے نہ دیکھ لونگی یا کچھ آدمیون سے کافی شہادت نہ مل لے گی تب تک مجھکو اُسکی موت کا یقین ہرگز ہرگز نہ آئے گا "

بیری نے پوچھا "اگر اُسکی موت کی تصدیق ہوگئی تب تو مجھکو مایوسی کی وجہ نہین"

مارگریٹ نے جواب دیا "بشرطیکہ مین اُسوقت تک زندہ رہی مگر آپ کی باتون سے میرے کان کھڑے ہوتے ہیں۔ فرمایئے کہین آپ نے کوئی بدخبر تو نہین سُنی ہے۔ للہ جلد بیان کر دیجیے؟"

بیری بولا کہ "پیاری مارگریٹ۔ تمھارے نازک دل کو صدمہ پہونچے گا اسیلیے معاف ہی رکھو"

مارگریٹ نے کہا "خدا کے لیے جو کچھ بات ہو کہہ ڈالیے۔ مجھے ضبط و تحمل کی تاب نہین "

بیری بولا "افسوس وِل لاڈ دنیا سے رخصت ہو گیا "

سوال۔ "کیسے معلوم ہوا؟"

جواب "مین نے اُسکو بچشم خود دیکھا تھا؟"

سوال "کہان؟"

جواب "باڈسی فری مین"

سوال "کیونکر معلوم ہوا کہ وہ لاڈ ہی کی لاش تھی؟"

جواب "میرے بھائی نے اُسکی ٹوٹی پھوٹی کشتی رات کو دیکھی تھی لاڈ کے پاس ہی تین اور شخص بھی مردہ پڑے ہوئے ملے تھے۔ بھائی نے مجھکو اطلاع دی تو مین نے باڈسی مین جاکر لاڈ کو دیکھا۔

معاف کرنا کہ میرے پیٹ مین بات نہ پچی اور تمکو ناحق ناحق مغموم کر دیا "

مارگیریٹ بولی کہ "اسمین آپ کا کیا قصور؟
آپ نے جو سنایا دیکھا وہ کہہ دیا مگر جب تک مین اپنی آنکھون سے
دیکھ نہ لونگی تب تک اعتبار کرہی نہین سکتی گو مجھکو اسکی جان کا ہمیشہ کھٹکا
لگا رہتا ہے لیکن خدا کی قدرت سے مایوس نہین ہوئی کیونکہ جانتی ہون
وہ بڑا مسبب الاسباب ہے"
بیری نے کہا اگر وہ شخص ایسا نہ تھا جیسے اطوار درست ہوسکتے مارگیریٹ بولی "خیر یہ تو
خیال ہے لیکن مجھکو جانا فرض ہوگیا ہے ابھی جاتی ہون۔ بالفعل آپ اور کچھ
ذکر نہ کرین مجھے واقعات ماضی پر نظر غائر ڈال کر آئندہ زندگی کے معاملات پر غور کرنا ہے
ہان ذرا یہ تو بتائیے کہ غریب لاڈ کی لاش کہان دیکھنے کو ملے گی"
بیری نے جواب دیا "باڈسی فری کے کشتی خانے مین۔
مارگیریٹ فوراً چلنے کو اٹھ کھڑی ہوئی بیری نے پوچھا
"کیونکر جاؤگی؟ مین بگھی پر بحفاظت پہونچا آؤن؟
مارگیریٹ نے جواب دیا۔ آپ کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہین ہان
گھوڑا گاڑی دیدیجیے تو بڑی عنایت ہو۔ میرا چھوٹا بھائی مجھے پہونچا دیگا
بیری نے کہا "گاڑی تو آدھ گھنٹے مین حاضر ہوجائیگی۔ اسکے علاوہ
کچھ اور حکم تو نہین"
مارگیریٹ بولی کہ "اور کچھ نہین۔ فقط شکریہ قبول ہو اور اگر کل آپ یہین
تکلیف کرین تو مین قدمبوسی کو اپنا فخر سمجھونگی"
بیری نے "بہت اچھا" کہکر رخصت ہوا اسکو خوشی تھی کہ لاش کشتی پر
مل گئی تو پوبا رہ ہوجائینگے اور اپنی خوش کن امید مین گھر پہونچتے ہی بگھی
بھجوادی۔
بیری کو رات پہاڑ ہوگئی، گھنٹے گنتے گنتے آندھی روگ آگیا آخر
خدا خدا کرکے ملاقات کا وقت آیا تو مارگیریٹ کے مکان پر پہونچا جہان
وہ باڈسی سے واپس آچکی تھی۔ گو یہ کچھ فکرمند معلوم ہوتی تھی مگر بیری کا شکریہ
ادا کیا اور بولی کہ "

مین گئی تو آپ کے بھائی سے ملاقات ہوئی وہ بڑی مہربانی سے پیش آئے لیکن خطا معاف آپ اور آپ کے بھائی کو بڑا مغالطہ ہوا،،
بیری نے کہا:" مغالطہ چہ معنی دارد؟ میرے بھائی اور لارڈ سے تو بخوبی واقفیت تھی۔
مارگیریٹ بولی:" واقفیت ہوا کرے مگر مین نے تو مغالطہ اور ہی کچھ پایا۔ مین نے آپ کے بھائی سے لارڈ کے ماتھے کا وہ زخم دریافت کیا جسکا مین نے علاج کیا تھا مگر وہ نہ بتا سکا۔ اگر مجھے یہ شناخت نہ ہوتی تو میں بھی دھوکا کھا جاتی مگر الحمدللہ کہ وہ شخص ولیم لارڈ نہ تھا۔
آپ کے بھائی نے ایک روز کی رخصت لی ہے غالباً وہ آپ سے اس مغالطے کا ذکر کرنے کے لیے آپ سے ملے گا،،
بیری کی بندھی امیدین ٹوٹ گئین مایوسی نے اُسکا دل شکستہ کر دیا وہ بولا:
"خیر اب مین اس ملک کو خیرباد کہتا ہون مجھکو یہان رہنا گوارا نہین کناڈا مین زندگی کے دن کاٹون گا لیکن تمھاری یاد کبھی فراموش نہ ہوگی ہر وقت تمھاری تصویر تصور کی آنکھون مین جڑی رکھون گا۔ تم بھی اگر کبھی کبھی یاد کر لیا کروگی تو احسان ہوگا،،
مارگیریٹ نے جواب دیا:" مین بھلا آپ کی عنایتون کو فراموش کر سکتی ہون۔ ایک غریب لڑکی کے دل سے کبھی آپ کے احسانات بھولنے والے ہین خدا آپ کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے میری دعا ہر وقت یہی ہے،،
بیری نے کہا کہ" نہ جانے مجھکو خدا کہان لے جائے اسلیے ایک مرتبہ آخری سلام اور کر جاؤن گا اچھا اب مین رخصت۔
دونون نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور ہر ایک نے ایک دوسرے کے لیے دعاے خیر کی۔
بیری مکان پر آیا تو اڈورڈ کو موجود پایا دونون بھائی ہاتھ مین ہاتھ لیے ہوے کھیتون کی طرف نکل گئے جہان اڈورڈ بیری نے مارگیریٹ

کی ملاقات ۔ اپنے مغالطے اور مارگریٹ کی خوشی وغیرہ کا بڑے موثر الفاظ مین ذکر کیا اور یقین دلایا کہ
"مارگیریٹ کی الفت صادق ایسی ہنین جو زندگی بھر اُسکے دل سے نکل سکے"
نوجوان بیری کی حالت اسکے بعد سنبھل گئی وہ بڑے ذوق وشوق سے کاروبار کرنے لگا اور آیندہ زندگی کے زمانے کی خوش کن پیش بندیاں اسکی دلچسپی کا باعث رہنے لگین ۔

باب (۱۱)

"آخری ملاقات"

اُس زمانے مین نیو ساوتھ ویلز اور گورنمنٹ کے مابین یہ عہدنامہ ہو چکا تھا کو بوٹانی بے اور پورٹ جیکسن میں جہازون کی آمدورفت جاری کیجائے مگر انتظام چونکہ نہو پایا طوائف الملوکی کے سبب سے کسانون نے دھان کی بودوباش پسند نہ کی حالانکہ سو سو ایکڑ زمین بہت ہی سستے داموں پر دیجاتی تھی ۔
ایک روز نوجوان بیری نے اپنے باپ سے تذکرہ کیا تو اُسنے کچھ رقم دیکر اُسکی حوصلہ افزائی کردی ۔
اتفاق سے کپتان جانسن کا ایک جہاز اُسی نوآبادی مین عنقریب ہی جانے کو تھا چنانچہ ملاقات ہونے پر کپتان نے بہت سی رعایتون کے وعدے کیے اور تمام ضروری سامان مہیا کردیا ۔
اہل خاندان نے بیری کی جدائی کو مدنظر رکھکر اُسکے لیے تحائف تیار کیے بہنون نے دوشالے بنا دیے اور اہل خاندان و اہل قصبہ نے شوق اور اونی کپڑے سی سی کر نذر کرنا شروع کیے ۔

آخر جہاز کی روانگی کا دن آگیا۔ غریب عازم سفر کو چلتے وقت مارگریٹ کی یاد آئی وہ حسب وعدہ آخری ملاقات کے لیے اُسکے گھر جا پہونچا اور بڑے جوش محبت سے بولا کہ

"پیاری مارگریٹ۔ آخری سلام کے لیے حاضر ہوا ہون ایک ایسی نوآبادی کا سفر درپیش ہے جہان پیک خیال کے بھی پانون شل ہوتے ہین"

مارگریٹ نے جواب دیا "ہان یہ کہیے بہت اچھا لیسفر زلفنت مبارک باد"

بیری بولا "پیاری یاد رکھنا کہ جب تک قالب عنصری مین جان ہے تب تک تمھارے سوا کسی کی الفت کو دل مین جگہ نہ دون گا خواہ کتنا ہی عروج ہو جاے خواہ گھر مین کتنی ہی دولت کیون نہ پڑی ہو شادی کا نام نہ لون گا"

مارگریٹ نے کہا "جناب۔ ایسا نہ کہیے۔ ایسی باتون سے مجھکو دکھ ہوتا ہے آپ ابھی نوجوان ہین آپ کو پھولون پر سونا چاہیے۔ کانٹون مین رہنے کے قابل نہین ذرا دوسرے ملک کی ہوا لگنے دیجیے آپکا یہ خیال خود بخود تبدیل ہو جائیگا"

بیری بولا۔ میری نسبت ایسا گمان کبھی نہ کرنا۔ اگر تم مستقل مزاج ہو تو مین بھی ثابت قدم ہون اگر تمھارا خیال تبدیل ہوسکتا ہوگا تو مین بھی کچھ اور کا اور ہوسکتا ہون۔ میری آرزو تو یہ ہے کہ تم میری زندگی کا سرمایہ بنجاؤ لاڈ بدمعاش ہے اُسکا خیال چھوڑ دو اور میرے ساتھ چلی چلو مین کل سویرے پہلے شادی کر لون گا تب جہاز پر قدم رکھون گا۔ کپتان دس بجے جہاز لے آئیگا ہم تم دونون جہاز ہی پر رہتی مون منائین گے۔

پیاری سچ کہتا ہون کہ لاڈ کے ساتھ تمھاری زندگی حرام ہو جائیگی مجال کیا ایک دن بھی عیش سے رہ سکو۔ سمجھ مین نہین آتا کہ تم مجھپر اُسکو کیون ترجیح دیتی ہو اُسمین کونسا سُرخاب کا پر لگا ہے۔ مین خدا کو حاضر ناظر کرکے کہتا ہون کہ عمر بھر بڑے عیش و آرام سے رکھون گا"

مارگریٹ پہلے تو کچھ دیر خاموش رہی بعدہ بولی کہ

"جناب مجھکو معاف ہی رکھیے۔ مین قول سے بے قول ہونا نہین چاہتی میرے منھ مین زبان ہے وہ اُنگل کا چمڑا نہین۔ گو میری پسند ٹھیک نہ اُترے

تب بھی مین زندگی بھر اپنے قول سے پھرنا نہین چاہتی - اسمین کچھ کلام نہین کہ

آپ بہت ہی معقول شخص ہین مگر لاڈ کو آپ سے بہتر ہی سمجھتی ہون بس [illegible] - میرا دل میرے قابو سے باہر ہے - میری طبیعت کا رجحان اُسی کی طرف زندگی بھر رہے گا -

بیری نے کہا کہ تو اچھا میرے یہ آخری الفاظ سُن رکھو اگر ان کو بھی تمنے اس کان سے اُس کان اُڑا ڈالا تو بس مین ہمیشہ کے لیے تمسے رخصت

یاد رکھو کہ جس طرح تم لاڈ کو پیار کرتی ہو وہ اُس طرح تمسے محبت نہین کرتا اگر اُسکو تمھاری کچھ بھی الفت ہوتی تو مین تمسے اصرار نہ کرتا وہ واقعی تمھارے قابل نہین - ایک بڑا ہی بیہودہ آدمی ہے - میری بات پتھر کی لکیر ہے وہ تمکو تباہ کر دے گا تم اُسکے ساتھ برباد ہو جاؤنگی کسی کام کی نہ رہو گی آجتک نہ معلوم اُسنے تمھاری کتنی آرزوون کا خون کیا اور خدا جانے کیسے کیسے صدمے دیے ہین وہ تمکو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبے گا - جنگلون جنگلون کی ٹھوکرین کھلا دے گا لے بس صاف صاف کہدو کہ میری استدعا منظور ہے یا نہین ؟

مارگریٹ نے جواب دیا کہ جان بیری یون تو مین آپکی لونڈی ہون مگر خواہش پوری نہین کر سکتی - اسکو دل مین محفوظ ہی رکھیے - بیری مایوسی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور رخصتی سلام کر کے بولا کہ

اچھا یہ تحفہ تو قبول کر کے نشانی کے طور پر اپنے پاس رکھے رہو گی گو تم پڑھتی نہین مگر خیر کبھی نہ کبھی پڑھ جاؤ گی تو میری سوغات کام دے رہیگی جو میری والدہ نے مجھکو عنایت کی ہے - اچھا اب مین رخصت میرا تحفہ احتیاط سے رکھنا - خدا تمکو برکت دے گا - اب مجھے زندگی بھر نہ دیکھنا -

یہ کہکر اُسنے ایک چھوٹی انجیل مارگریٹ کے ہاتھ پر رکھدی جسکی جلد مین دو نوٹ سو سو روپیہ کے رکھے ہوئے تھے جنسے کسی غیر ملک مین ایک نووارد مسافر بڑی آسائش کے ساتھ بسر اوقات کر سکتا

ایک روز مین افلاس کے ایام مین مارگریٹ کرایہ مکان اور باپ کے قرضے سے بیباق ہو گئی

مارگریٹ نے شکریہ ادا کر کے تحفہ لے لیا۔ اور بیری رخصت ہو کر مکان پر واپس آیا اور اعزہ و اقارب سے مفارقت اختیار کر کے قدیم انگلستان کے ساحل کو خیرباد کہہ گیا۔ چند اور لوگ بھی قسمت آزمائی کے لیے ہم سفر تھے جہاز اُسی بیرونی نو آبادی کی طرف تیزی سے روانہ ہوا جسکو بعد مین مشرقی دنیا کے ایک زرخیز جزیرے کی عزت نصیب ہو گی۔

باب (۱۲)

"خیر مقدم"

تنہائی بھی انسان کے واسطے بڑی ہی تکلیف دہ ہوا کرتی ہے نہ کوئی یار و غمگسار ہوتا ہے نہ دلجو نہ غمخوار۔ پریشان حال غریب مارگریٹ بھی اسی دام مصیبت مین گرفتار تھی اور صدمۂ مفارقت جھیلتے جھیلتے اسکا نازک دل شیشے کی طرح چور چور ہو رہا تھا گو مدت سے سلسلۂ خط و کتابت بند تھا مگر لوگ اُسپر اُنگلیان اُٹھائے رہتے تھے۔ اور وہ خود بھی سب سے کشیدہ رہتی تھی اسلیے لوگ بھی اُسکی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے۔

اسکی مان کی علالت روزانہ روبہ ترقی تھی پس اُسکو تیمارداری سے سروکار تھا یا خانہ نشینی سے مطلب اتفاق سے ایک روز وہ پرابوری فارم مین بڈھی مان کے لیے کوئی چیز مانگنے گئی جہان اسکی سابقہ آقا کی بی بی اچھی طرح ملی فرمائش بہم پہونچا دی اور خود مریضہ کے بالین پر آکر حالت افلاس مین ضروری اعانت فرمائی۔

مریضہ کی حالت ردی تھی۔ علاج معالجے کے لیے روپیہ درکار تھا

جو کچھ پونجی تھی سب تلپٹ ہوگئی۔ نہ ماں کی کچھ آمدنی رہی نہ مارگریٹ کا کوئی ذریعۂ معاش علاوہ بریں اُس وقت تک جان بیری کے عطیے کا بھی علم نہ ہوا تھا پس اُسکو بڑی ہی مالی دقتیں پیش آتی رہیں آخر سال بھر کی بیماری کے بعد ماں نے داغ مفارقت دیا جسکا رنج مارگریٹ کیلئے ناقابل برداشت تھا مگر مشیت ایزدی سے چارہ ہی کیا۔

اب قبرستان کا ایک معاملہ سنیئے۔

جب تجہیز و تکفین ہو چکی اور اہل ماتم چل دیے تو ایک اجنبی وہاں موجود رہا جسنے وہاں کے بڑھے محرر کو یہ کہتے سنا کہ

"اب قبر درست کر دینا باقی رہگئی"

نووارد نے یہ سنکر پوچھا کہ "کتنے دن صرف ہونگے"۔

جواب۔ اگر بوندا باندی کے دن رہے تب تو زیادہ دن صرف ہونگے اور اگر گرمی کا موسم رہا تو جلد کام ہو جائے گا"

سوال "لاگت کیا آئے گی؟

جواب "ایک شلنگ چھ پنس۔ میں تو اپنے پاس سے یہ رقم صرف کر دیتا مگر ڈرتا ہوں کہ مرحومہ کے خاندان والے نہ دیں تو مفت "آ بیل مجھ کو مار" والی مثل صادق آجائے"

سوال "کیا اسکے خاندان والے نادہند اور بے ایمان ہیں۔

جواب۔ آپ پردیسی نہ ہوتے تو کیچ پول والوں کے حال سے بخوبی واقفیت ہوتی"

نووارد نے کہا کہ "کسی ایک کا نام لو"

جواب "مارگریٹ ہی کو دیکھ لیجئے"

سوال "اُسکے چال چلن پر کیا دھبا ہے"

جواب "وہ اچھے لوگوں کے ساتھ شادی نہیں کرتی اور اس بات پر دھونی رمائے بیٹھی ہوئی ہے جسنے اظہار محبت کرکے پہلے تو خوب سبز باغ دکھایا مگر بعد حیثیت تک بگاڑ دی اور سارے زمانے میں [illegible]

سوال :۔ "کیا یہ عورت بدچلن ہے؟"

جواب :۔ "یہ بات تو نہین مگر شریفون سے تعلق پسند ہی نہین کرتی اسلیے لوگ بھی اُسکو نظرون سے گرائے رہتے ہین"

نو وارد کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور پوچھا کہ

"یہ نوجوان عورت اپنے گھر ہی مین رہتی ہے یا کہین اور؟

جواب :۔ "اُسکو کوئی اپنے یہان گھسنے ہی نہین دیتا اسلیے گھر ہی مین پڑی اکرتی ہے اُسکے خاندان والے دعا مانگتے رہتے ہین کہ کہین اُسکا چھیتا ہتے چڑھ جائے اور اُنکو سو پاؤنڈ انعام کے مل جائین"

سوال ۔ اُسکے خاندان والون کی بسر اوقات کیونکر ہوتی ہے؟

جواب ۔ اُسکے باپ کی آمدنی شاید ہفتہ وار ایک شلنگ ہے اور چھوٹے بھائی کو ڈیڑھ پینس ملتے ہین مگر اس موسم گرما مین بڑی تنگدستی ہے غالباً مکان کا کرایہ بھی ادا نہ ہوسکے گا خانگی خرچ تو درکنار"

سوال :۔ "اُنکا قرضہ کتنا ہوگا؟

جواب ۔ اگر وہ دین تو سولہ شلنگ تو میرے ہی ہوے لیکن اُنھین اتنی مقدرت کہان کہ دس شلنگ کفن کے دین ۔ ساڑھے تین شلنگ گورکنی کے ایک شلنگ گھنٹے کے اور ڈیڑھ شلنگ پادری کے"

نو وارد بولا کہ :۔ "ڈیڑھ شلنگ تعمیر قبر کے ملاکر ساڑھے سترہ شلنگ نہ ہوئے علاوہ بدین کچھ دکان کا بھی تو قرضہ ہوگا"

جواب ملا کہ :۔ "یہ کیا ساڑھے تین شلنگ فلالین کے بھی شاید ادا نہ ہوے ہونگے"

اجنبی نے جیب سے ایک اشرفی پیش کی اور کہا کہ

"اسی سے سب قرضہ چکا دو"

غریب محرر نے سونے کی گنی چمکتی ہوئی دیکھتے ہی ہاتھ بڑھا دیا اور بولا کہ

"بہت اچھا مین سب کا حساب بیباق کردون گا آپ کی غربا پروری کا شکر ادا کرنے کو الفاظ کہان ہوتے ہین ۔ ہان یہ تو فرمایئے کہ آپ کا قیام یہان

کب تک رہے گا۔

جواب ۱۷: کہ بہت ہی کم۔"

سوال ۱۸: کیوں خدانخواستہ کیا کچھ طبیعت ناساز ہے؟

جواب ۱۸: خدا نہ کرے۔ کیا میری دوسری کوئی جگہ نہیں ہے؟ میں یہاں جتنے دنوں
رہوں گا [illegible] تو بتا دینا کہ یہ غریب لوگ رہتے کہاں ہیں؟

محرر نے کہا کہ [illegible] کھیت کے [illegible] رہتے ہیں [illegible] تو آپ کو [illegible]
[illegible] کہ میں [illegible] کروں گا مجھے معلوم ہے کہ [illegible] بہت [illegible]
[illegible] ہیں۔ تم [illegible] سب کا حساب [illegible] چاہیے تو [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہوں گا [illegible] خوب [illegible]
بات کا کسی کو [illegible] ہونے دے۔

[illegible] محرر نے [illegible] بہت [illegible] کی [illegible] پیش کرنے کا
وعدہ کر کے رخصت ہو گیا۔ [illegible]
کے قریب ہو چکا تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مارگیریٹ اور اسکا باپ دونون یہ باتین کرہی رہے تھے کہ قبرستان والے اجنبی کو اندر آتے دیکھکر خاموش ہوگئے

مارگیریٹ نے دوڑکر کرسی بچھادی جسپر نووارد بیٹھ گیا - اور بڑے اخلاق سے مزاج پرسی کی اس شخص کی صورت شکل مین علالت اور صعوبات سفر سے تبدیلی واقع ہوگئی تھی علاوہ برین لباس بھی اور وضع کا تھا اسلیے اُسکی شناخت نہ ہوسکی اور اُسنے خودہی مارگیریٹ سے سوال کیا کہ

" تمھارا کوئی اور بھی بھائی ہے یا یہی جو پاس بیٹھا ہے ؟

مارگیریٹ نے جواب دیا کہ " یہان تو یہی ایک بھائی ہے دوسرے کا حال خدا جانے ؟"

اسکے بعد نووارد نے اپنی مادر مرحومہ اور معاملات خانگی کی پرسش کرکے پوچھا -

" وِل لاڈ آجکل کہان ہے "

یہ سوال سُنتے ہی باپ بیٹی دونون کو چونک پیدا ہوئی ذہین خراب خراب خیال گزرنے لگے مارگیریٹ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے جنکو دیکھکر نوجوان بولا کہ " کوئی غم انگیز بات نہین - مین نے سرسری طور پر یہ سوال کرلیا تھا کہ شاید تمکو اُسکا حال مفصل معلوم ہو "

بڈھے نے پوچھا کہ " آپ کو کیا حال معلوم ہے "

نوجوان نے جواب دیا کہ " مین کچھ بھی نہین جانتا صرف بچپن کی واقفیت سے اُسکے نام سے آپ کی صاحبزادی کیون اُداس ہوگئین کیا وہ اِن پر نامہربان رہتا ہے ؟

مارگیریٹ بولی کہ " نہین یہ بات نہین - آپ جاسوس معلوم ہوتے ہین اسلیے خودہی سمجھ لیجیے کہ مین اُسکا پتہ ٹھکانا کیا جانون "

اجنبی نے کہا " تم نے مجھکو کیسے جاسوس سمجھ لیا - مجھکو جاسوسی سے مطلب ؟

مارگیریٹ بولی کہ " معاف فرمایئے گا - اُسکی گرفتاری کے لیے سو پاونڈ کا انعام مقرر ہے اسلیے بدگمانی بیجا نہ تھی "

نووارد نے پوچھا "کیا اُسنے کوئی خون کیا تھا کہ گورنمنٹ کو اُسکی گرفتاری کے لیے انعام مقرر کرنے کی ضرورت پیش آئی"

مارگریٹ نے جواب دیا کہ نہین ۔ وہ ایک اکھڑ آدمی ہے اُسنے لنگٹن کے نوجوان ہیری کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اُسکی جان بچ گئی صرف زخمی ہوگیا اسی جرم مین انعام مقرر ہوا ہے"

نووارد نے دریافت کیا کہ "ہیری زندہ ہے"؟

مارگریٹ نے جواب دیا "جی ہان ۔ وہ کناڈا مین چلا بھی گیا"

نووارد بولا کہ "پھر کچھ فکر کی بات نہین ۔ لاڈ کو کوئی گرفتار نہین کرسکتا ۔ وہ بیخوف رہے جب مدعی ہی نہین اور جب وجہ ثبوت ہی ندارد ہے تو پھر کس بات کا کھٹکا ؟ اور جاسوسی کا کیا خوف ؟ چند روز مین سب معاملہ آپ سے آپ رفت و گزشت ہوجائے گا"

مارگریٹ نے ان تشفی آمیز و تسلی بخش الفاظ کا شکریہ ادا کیا اور خوش ہوگئی تو نووارد نے کہا کہ

لاڈ کا کچھ حال معلوم ہوتا تو ضرور بیان کرتا ۔ خدا اُسکو خوش و خرم رکھے مگر مین ایک اور شخص کی خیریت سُنانا چاہتا ہون جسکو سُنکر تم کیا سب خوش ہوجائینگے

مارگریٹ بولی "میرے بھائی چارلس کی تو آپ کو کچھ خبر نہین"

نووارد نے جواب دیا ۔ ہان وہ بفضلہ صحیح و سلامت انگلستان مین آبھی گیا ہے

مارگریٹ مارے خوشی کے اُچھل پڑی باپ کے بھی مسوڑھے نکل آئے اور دونون نے کہا کہ "اُسکا حال تو بیان کیجیے"

نووارد نے کہنا شروع کیا کہ "وہ فوج مین بھرتی ہوکر فورٹس ویتھ گیا وہان سے ہندوستان مین روانہ ہوکر بمبئی کی تلنگسیون کی رجمنٹ مین فن سپاہگری کے خوب خوب جوہر دکھائے ۔ اور ساجنٹ کی تربیت سے نوشت و خواند اور حساب و کتاب مین برق ہوگیا ۔ اور باشندگان ہند کے اطوار و مراسم سے کماحقہ واقفیت حاصل کی ۔ مشرقی با جگذار ریاستون کے تجربات سے آخر یہ عروج ہوا کہ لاڈ کارنوالس نے سرحد فارس پر متعین کرا ہوتے ہوتے وہان کی سفارت حاصل ہوئی اُسکی وضع و لباس کا

میرے پاس ہے دیکھین تم اپنے بھائی کو پہچان سکتی ہو یا نہین "
- مارگریٹ نے غور سے فوٹو دیکھا تو بولی کہ
"یہ تو میرے بھائی سے بہت ہی مشابہ ہے "
نو وارد نے کہا "میری صورت بھی اُس سے ملتی ہے لیکن اُس نے
یہ تصویر مجھے دی تھی کہ پہونچا دینا علاوہ برین بے غور کیجے قلعہ کا نقشہ بھی بھیجا
ہے جسمین اُسکا قیام رہتا تھا۔ یہ نقشہ بنانے کے جرم مین اُسکی گرفتاری عمل
مین آئی ہوتی مگر اُسنے یہ بہانہ کیا کہ یہ درد سر کا نقش علوی ہے چنانچہ
کئی بار آزمائش ہونے پر اُسکی طرف سے شک رفع ہو گیا۔
فی الحال لارڈ کارنوالس نے اُسکو اسلیے انگلستان مین بھیجا ہے کہ ریاست
میسور اور اُسکے فرمانروا ٹیپو صاحب کی کیفیت بیان کر آئے تو اپنے بنگلٹن
کے عزیزون سے ملاقات کر کے واپس آ جائے کیونکہ مہم ضروری ہے "
مارگریٹ نے پوچھا۔ وہ یہان کب تک آ جائے گا ؟"
نو وارد نے جواب دیا "آج ہی رات کو۔ کیونکہ میرا اور اُسکا ساتھ
بدا ہوا ہے "
مارگریٹ بولی "تو پھر خوشی کے گھنٹے بجاؤن دیکھون وہ مجھکو پہچان بھی
لے گا یا نہین ؟ "
جواب "ضرور پہچان لے گا "
"سوال "آپ نے کیسے جانا "
جواب "اُسنے جو جو شناختین بتائی تھین وہ سب تم مین موجود ہین "
مارگریٹ بولی کہ "اب تو مین اُسکے دیکھنے کو بیچین ہو رہی ہون دلکو
صبر نہین آتا۔ آدھی رات تک کس سے انتظار ہو سکے گا ؟
نو وارد نے کہا "مگر مشکل یہ ہے کہ تم اُسکو خود نہ پہچان پاؤگی
مارگریٹ نے پوچھا "کیون سبب ؟ وہ مجھکو پہچان لے گا تو مین کیون
پہچان لونگی ؟ "
جواب ملا "وہ تو تمھین پہچان لے گا لیکن دور دراز سفر اور غیر ممالک کی

آب و ہوا سے اُسکی صورت اب وہ نہین جو تمنے دیکھی تھی''
مارگریٹ بولی کہ مین دو پہچانون سے شناخت کرلونگی ایک مرتبہ اُسکے بائین ہاتھ کی چھنگلی تیز اوزار سے کٹ گئی تھی جہان دوسرا ناخن نکلا تھا اور دوسری دفعہ اُسی ہاتھ کے پنجے کی پشت پر چوٹ لگی تھی جسکا نشان مٹنے والا نہین
یہ سنتے ہی نووارد نے اپنے دستانے اُتار ڈالے اور ہاتھ سامنے کرکے پوچھا کہ
''دیکھو ایسے ہی نشان تو نہ تھے''
بڈھا بول اُٹھا کہ تو پھر تھین میرے لخت جگر ماسٹر چارلس ہو مین پہچانتا ہون کہ ہان یہ ہاتھ اُسی کا ہے
جواب ملا کہ جناب جب یہ ہاتھ اُسکا ہے تو مجھکو بھی چارلس سمجھیے۔
بڈھا باپ مارے خوشی کے اُچھل کر اُٹھ کھڑا ہوا دوڑکر گلے سے لگا لیا جھوپڑے مین نوحہ ماتم کے بدلے نعرہ خوشی بلند ہوگئے تمام عزیز واقارب کو خبر پہونچ گئی کہ چارلس کیچ پول ہندوستان سے نوابون کی طرح امیر کبیر ہوکر آیا ہے۔
اب کیا تھا جھوپڑے مین اشرفیان کھنکنے اور چمکنے لگین۔جہان کوڑی نہ تھی وہان روپے دکھائی دینے لگے۔مارگریٹ کو ایک جوڑا بھاری پہننے کو ملا اور دادا بھاری پوشاک زیب تن کی مالک مکان نے سال بھر کا پیشگی کرایہ وصول پایا مان کی شاندار قبر بنی اور پانچ برس کی مفارقت کے بعد صرف ایک ہفتہ تک یہ چہل پہل رہی تھی کہ پھر جدائی کا موقع آگیا۔
چارلس کی رخصت کے وقت مارگریٹ لپٹ گئی اور بولی کہ بھائی۔ تم لاکھ برس زندہ رہو مگر میرا یہ آخری دیدار ہے۔تم دنیا کے اُس سرے پر جاتے ہو پھر ملنے کی کون صورت ہے؟''
چارلس نے کہا کہ نہین'' خدا مین سب کچھ قدرت ہے تم میری جدائی کا رنج نہ کرنا۔اگر مین نہ ملسکون تو کارساز عالم تمہارے لیے کوئی اور دستگیر اور ہمدرد بھیج دے گا۔
اڈورڈ بولا کہ مین بھی چلونگا مجھکو بھی ساتھ لیتے چلیئے''

چارلس نے کہا۔ یہ ممکن نہیں۔ تم یہیں رہکر اپنے والد ماجد اور اپنی بہن کی خبرگیری کرتے رہو ہزاروں کوس کا سفر تم سے نہو سکے گا تم مسافرت کے قابل نہیں لارڈ کارنوالس مجھپر بہت مہربان ہیں انشاءاللہ تعالے کہیں قریب ہی کوئی معقول صورت نکل آئیگی۔

سال بھر تک صبر کرو پھر تمکو نتیجہ معلوم ہو جائے گا یہ زمانہ بیکار ضائع نہ جانے دینا۔ پڑھنے لکھنے میں خوب مہارت پیدا کرلینا مجھکو کل لندن پہونچنا ہے وہاں سے ہندوستان کا سفر درپیش ہوگا تم اطمینان رکھو میں کبھی تمکو فراموش نہ کرون گا،،

ایسی ہی محبتانہ باتون کے بعد ہر طرف سے خدا حافظ خدا حافظ کی صدائیں بلند ہوئیں چارلس اپنے باپ بہن بھائی وغیرہ سے رخصت ہوا سب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور دعائیں ورد زبان تھیں،،

اس دائمی مفارقت کے بعد مارگیریٹ کو پھر سکونت بدلنا پڑی اُسکے چچا لیڈر کی بی بی برینڈسٹن میں فوت ہوگئی چنانچہ اُسنے گھر گرستی کے لیے اپنی بھتیجی کو طلب کیا۔ اسکے کئی لڑکے لڑکی تھے جنکی پرورش و تربیت کا اہم کام مارگیریٹ کے سپرد ہوا۔

باب (۱۳)

بے نوائی و بے پروائی

جس رات کو مارگیریٹ اپنے باپ سے جدا ہو کر چچا کے گھر جانے کو روانہ ہوئی اُسی رات کو ول لاڈ اپنے دوست جان لف کے ساتھ وارد ہوا اور آداب عرض کرکے بولا کہ

"خادم سفر بحری سے ابھی ابھی واپس آملا ہے۔ آپکے تبدیلی مقام سے مجھکو بہت دقت پیش آئی،،

مارگیریٹ کے باپ نے کہا "کہو اچھی طرح تو رہے ۔ کچھ کمایا یا گنوایا؟"

جواب ملا کہ "کل یوم بتر"

بڈھے نے کہا ۔ "تمکو یہان آتے ہوئے خوف بھی معلوم ہوا یہان بہت سے لوگ سنو پاؤنڈون کے لالچ سے تمھاری جان کے گاہک ہو رہے ہین"

جان لف بول اٹھا کہ "شاید آپکا نمبر تو اول ہی ہو گا"

بڈھے کا چہرہ تمتما اُٹھا اور بولا کہ

ابے یہ گز بھر کی زبان ۔ کیا مین روپے کا لالچی ہون کہ اپنی بیٹی کے عاشق کی جان کو سو پاؤنڈون پر بیچ ڈالون ۔ لے بس یہان سے چپت ہو اپنا رستہ پکڑ ۔ یہان ٹھیرنے کی ضرورت نہین دروازہ کھلا ہوا ہے"

لف نے کہا کہ "خاموش ہی رہیے ۔ ہم یہان نئے نہین آئے ہین سب کی حقیقت معلوم ہے"

بڈھا بولا کہ "یہان بھی آن لوگون سے ملاقات کرنے کی ضرورت نہین جو دوسرون کی بربادی کا باعث ہوتے ہین"

لاڈ نے عرض کی کہ قبلہ آپکا یہ کیا خیال ہے ہم آپ کی تکلیف دہی کا باعث نہین بلکہ مزاج پرسی کر کے چلے جائین گے

بڈھے نے کہا ۔ "تو پھر اپنے ساتھی کے منھ مین لگام دیے رہو ورنہ بہت بری ہو گی"

ول عرض پرداز ہوا کہ ماسٹر کیچ پول صاحب آپ کا زیور خاندان کیا ہوا مستورات کہان ہین"

جواب ملا کہ "اور تو نہین کہین گئی ہوئی ہین مگر آپ کو جسکی تلاش ہے وہ نوکری پر ہے"

ول بولا کہ "مین نے تھوڑی دیر ہوئے سنا تھا کہ مارگیریٹ آپ ہی کے پاس ہے" اتنے ہی مین اڈورڈ کیچ پول بھیڑ یان چرا کر سیٹی بجاتا ہوا واپس آیا جسکو دیکھکر لاڈ نے پوچھا کہ "

"تم نے مجھکو پہچانا"

اڈورڈ نے جواب دیا "ہاں آپ پل لاڈ ہین اور مین جانتا ہون کہ کھلیان سے واپسی
کے وقت مجھے دو جہازی شخص گھوڑون پر ملے تھے جنھون نے مجھسے پوچھا کہ
کوئی گاڑی ادھر سے گذری ہے وہ سامنے گئی یا کسی موڑ پر۔

مین نے اُنسے انکار کر دیا مگر غالباً وہ آپ ہی کی تلاش مین ہونگے،،

لاڈ بولا۔ ہم تو اُس طرف سے نہین آئے،،

نوجوان نے کہا۔ تمنے کسی کو نیکٹن اسٹریٹ کی طرف جاتے دیکھا ہوگا انھین نے
شاید دریافت کیا ہو؟

اُسکا جواب لاڈ کہ "ہان یہ بات قرین قیاس ہے ہم تمھارے والدین کی سکونت
دریافت کرتے تھے کیونکہ موجودہ مکان معلوم نہ تھا،،

نوجوان بولا کہ غالباً اُنھین سے ایک شخص تو اڈورڈ بیری تھا جسکے دیکھنے
کو مین اپنی بہن کے ساتھ باڈسی مین گیا تھا،،

لاڈ نے پوچھا۔ تمھاری بہن کو اڈورڈ بیری سے ملاقات کرنے کی کیا
ضرورت تھی؟

نوجوان بولا۔ رقابت کی کوئی بات نہین۔ خبر ملی تھی کہ آپ ڈوب گئے
اور آپ کی لاش ساحل پر پڑی ہوئی ہے،،

جان بیری آپ کے رقیب سے یہ معاملہ سنا تو مارگریٹ کو یقین نہ آیا وہ
لاش دیکھنے گئین لیکن تو خبر بالکل غلط نکلی۔

اتنا ہی مکالمہ ہو پایا تھا کہ لاڈ۔ اور لف نے ایک دوسرے کی طرف دیکھکر
آپسمین یہ اشارہ کیا کہ

"بس اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین،،

بعدہٗ لاڈ نوجوان سے بولا کہ

"بس اب کوئی بات دریافت طلب نہین۔ صرف یہ بتا دو کہ مارگریٹ
ہے کہان؟

نوجوان نے جواب دیا کہ "وہ برینڈسٹن مین اپنے چچا لیڈر کے یہان گئی ہین
آرام سے ہین مگر آپکے سبب سے یہان اُنکو جو بدنامی اُٹھانا پڑی تھی اس سے

وہان نجات مل گئی ہے

علاوہ برین جسکے ساتھ ہملوگ اُسکی شادی کے خواہشمند تھے اُس سے اُنھون نے کنارہ کشی اختیار کی اور جو ہمیشہ کے لیے تارک الوطن ہو گیا نہ اب ہم اُسے دیکھ سکین گے نہ آپ

جان بیری جہاز پر نہ معلوم کناڈا کو چلا گیا یا نہ جانے اور کہین"

مخاطب کو اس خبر سے بہت ہی خوشی ہوئی اُسنے جواب تو کچھ نہ دیا بلکہ ایک پوٹلی بڈھے کے سامنے پیش کر دی۔

بڈھے نے جواب دیا کہ "اپنی رقم اپنے ہی پاس رکھیے" یہان کوئی روپے پیسے کا بھوکا نہین۔ مجھے فاقہ کشی منظور مگر تمھاری پیشکش ہاتھ سے نہ چھوون گا۔ یہ سوغات اپنے پاس ہی رکھو۔ اگر تمکو خاموشی کے ساتھ یہان رہنا ہو تو کوئی کھٹکا نہ موجود ہے مین اپنی بیٹی کی خاطر سے تمکو نکالون گا"

لاڈ بولا کہ آپ کی بزرگانہ عنایت کا شکریہ۔ مگر مین ٹھہر نہین سکتا۔ تعیش دنیا کی زبان ہو رہا ہون۔ دشمن اِدھر اُدھر لگے ہوئے ہین اسلیے بس اجازت ہی دیجیے مین رخصت ہوتا ہون کشتی بالکل تیار ہے"

بڈھے نے کہا کہ "مین تمکو روکنا نہین چاہتا مگر اتنی نصیحت ضرور کرون گا کہ اگر تمکو میری بیٹی کے ساتھ شادی کرنا منظور ہے تو اپنے موجودہ چال چلن اور اس شخص کا ساتھ چھوڑ دو"

لٹ فوراً ہی بول اٹھا کہ "اجی۔ اب چلو۔ فضول تضیع اوقات سے فائدہ مغز خراشی سے حاصل۔ ہماری کشتی کنارے پر لگی ہوئی ہوئی ہے" اچھا بڑے میان سلام۔ قصور معاف۔ اگر ملاقات ہو تو ایسے بڑھے ترچھے نہ ہونا"

دونون شخص چند ہی قدم گئے ہونگے کہ گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سنائی دی کچے پل کے جھونپڑے کا دروازہ کھلا اور نوجوان اڈورڈ باہر نکلا تو صدا آئی کہ "ذرا گھوڑون کی راس تھامے رہنا ہم جھٹ جا لین گے"

اڈورڈ نے گھوڑون کی باگین تھام لین تو دو مسلح سوار پشت زین سے اتر پڑے۔ دروازے کے اندر داخل ہوئے اور ایک بڈھے شخص کے

نیچے بیٹھے دیکھکر بولے کہ
"ماسٹر پیچ پول ہمارے چرٹ خراب ہو گئے ہین ایک تماکو کا چرٹ دلوائیے تو پی لین"
بڈھے نے نوجوان بیری کو اُسکے بھائی کی شباہت سے پہچان کر ایک چرٹ دیدیا اور بولا کہ
"شوق سے پی لو"
بیری نے کہا کہ "آج تو آپ کے صاحبزادے نے ہمکو خوب ہی گمراہ کیا"
بڈھا بولا کہ اُسنے دانستہ آپ کو بہکایا نہ ہوگا وہ تو کہتا تھا کہ مین نے ٹھیک راستہ بتلا دیا"
بیری نے کہا۔ ہمکو تو اُسکی بتائی ہوئی گاڑی کہین نہین ملی۔ اُسکو ملی ہوتی تو کون کھا جاتا۔ خیر اب یہ بتائیے کہ جہازرانون مین سے کوئی آپ کا پرانا ملاقاتی تو آپ کے یہان نہین آیا تھا اور کیا کوئی آپ کے یہان مقیم ہے؟"
بڈھا بولا کہ "سارا گھر پڑا ہے شوق سے ڈھونڈھ لو۔ خانہ بے تکلف ہے، تم اور تمھارے بھائی میرے قدیم دوست ہین وہ تو کل پیدا ہوا ہے جس نے میرے دروازے پر مصیبتین کھڑی کر دی ہین"
بیری نے شکریہ ادا کر کے کہا۔ کیا عرض کرون کہ اُسی کی بدولت تو آپکو اچھا داماد ملسکا نہ مجھکو نیک بھاوج بلکہ آپ نے لائق داماد اور مین نے نیکدل بھائی کھویا معلوم نہین کہ عورتون کی پسند کیسی ہوتی ہے اور خدا جانے کسکو قابل محبت سمجھتی ہین،" خیر اب یہان ٹھہرنا فضول ہے اگر آپ کو کبھی کوئی ضرورت پیش آجائے تو باڈسی فری مین مجھسے کہلا بھیجیے گا مین اپنے دور افتادہ بھائی کی طرح آپ کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہون کبھی خدمتگذاری مین دریغ نہوگا۔ اچھا جناب ماسٹر پیچ پول صاحب اب مین رخصت۔ آداب قبول ہو"
بیری اپنے ہمراہی کے ساتھ گھوڑون پر سوار ہو کر چل دیا تو اڈورڈ باپ سے بولا کہ [illegible] مجھے لاڈ کے نام سے نفرت ہے جہازی تو آپ کی مرضی کے خلاف

مارگیریٹ کرہی کیا سکے گی ؟
باپ نے کہا کہ وہ آج سے نہین بلکہ اُسوقت سے واقف ہے جب سے لاڈ نے موجودہ روش اختیار کی "
اڈورڈ بولا کہ مجھے بہن کے ہاتھ سے بے ہاتھ ہونے کا بڑا ہی رنج ہے مگر اب وہ چلی گئی اسلیے مین خوش ہون کہ ایسے تعلقات تو منقطع رہین گے اس قسم کی باتین کرکے دونون باپ بیٹے ٹہیال پر لیٹ رہے۔
اب مارگیریٹ کا حال سُنیئے کہ وہ مان کی طرح چچا کے بیٹیون کی تربیت اور گھرگھرہستی کے کام کاج کرتی رہی اُسکو چچا کا گھر اپنا ہی گھر معلوم ہوتا تھا اور اسی طرح امور خانہ داری انجام دیتی رہی ۔گویا اُسکو اسکا اپنی چچی سے زیادہ تجربہ تھا۔
چچا کو فی ہفتہ ایک شلنگ مزدوری ملا کرتی تھی۔جس سے اس ہوشیار لڑکی نے ایسا عمدہ انتظام کیا کہ ہفتے بھر کے کھانے پینے کا سب سبیتا ہوجاتا تھا اور مکان کے کرایے کی بھی ادائی ہوجایا کرتی تھی ۔اُسنے چچا کی بڑی بیٹی کو بھی بڑی توجہ سے سب کام سکھا کر تمیز دار بنا دیا۔وہ ہر کام باقاعدہ رکھتی تھی جو کام کرتی تھی صفائی سے اور جو کام بگڑتا تھا اُسکو درست کرلیا کرتی تھی مجال کیا کہ کوئی چیز خراب ہوجائے یا پھینکنے پائے۔اُسکو قرضے کے نام سے چڑھ تھی ممکن نہ تھا کہ دُکاندار تقاضا کرسکے۔
چچا کی اولاد کو صاف سُتھری رکھنا اُسکا اصل اُصول تھا خود سب کو اپنے ساتھ گرجا مین لیجاتی اور اُنکی تعلیم و تربیت کرتی تھی۔
اسکے انتظام سے ماسٹر لیڈر کی حیثیت درست ہوگئی اور سب لوگ مارگیریٹ کے انتظام کی تعریف کرنے لگے۔وہ جس کام مین ہاتھ لگاتی تھی مجال کیا کہ بن نہ پڑے۔چچیرے بھائی بھی اُس سے خوش تھے اور چچیری بہنین بھی راضی۔
بہت دنون تک یہی انتظام جاری رہا مگر بدقسمتی سے وہ ہوشیار چچا کی عقل پر پتھر پڑگئے اُسنے ایک موٹی تازی چالیس سال کی بیوہ

شادی کی جسکے قبضے مین دو قطعات اراضی اور دو مکانون کے علاوہ کچھ روپیہ نقد بھی تھا اور ایک لڑکی بھی تھی۔ ماسٹر لیڈر بغلین بجاتے تھے کہ اس شادی سے خوب الّلے تلّلے رہین گے مگر نتیجہ بالعکس ہوا۔

اسکی نئی بی بی گھر کی مالک ہوئی مارگیریٹ کا اختیار جاتا رہا اب تو قرضے کی بھرمار شروع ہوئی اور ہوتے ہوتے ساری جائداد تلپٹ ہو گئی گویا کسی نے جھاڑو ہی پھیر دی لڑکون کو کھیل کود کی آزادی ملی پڑھنا لکھنا سب خاک مین مل گیا۔ الف بے تکا ثا کے سوا کچھ یاد نہ رہا۔

مارگیریٹ لونڈی سے بدتر سمجھی جانے لگی اور لیڈر کی بی بی کا طوطی ایسا بولنے لگا کہ سب اُسی کی ہان مین ہان ملاتے تھے۔ وہ مارگیریٹ سے جلنے لگی جہان اُسکی تعریف سُنی بدن مین آگ لگ اٹھی اُٹھتے بیٹھتے مارگیریٹ کو نام ملنے لگے۔ کبھی نظر سیدھی ہی نہ تھی ادھر چھینک آئی اُدھر ناک کاٹی گئی خلاصہ یہ کہ اُسکا چچا کے گھر مین رہنا دشوار ہو گیا۔

اسی اثنا مین ایک روز مارگیریٹ کو ایک دوسرے گانون مین کچھ سودا خریدنے کے لیے جانا پڑا۔

وہ برینڈستن سے وڈبرج روڈ کی طرف مڑی تھی کہ کسی کو ولیم لیڈر کا مکان پوچھتے سُنا مارگیریٹ بول اٹھی کہ

"مین انھین کے یہان سے چلی آتی ہون وہ میرے چچا ہین۔ کیا آپ کو اُنسے ملاقات کرنا ہے؟"

جواب ملا کہ "نہین مارگیریٹ۔ مین تمھاری ہی تلاش مین آیا تھا"

مارگیریٹ ولیم لاڈ کی آواز پہچان کر مارے خوشی کے اُچھل پڑی اور پاس جاکر اُسکو شاہراہ کے کنارے تنہائی مین لے گئی جہان یون باتین شروع ہوئین۔

لاڈ۔ "جس روز تم اپنے گھر سے آئین مین تمھارے والد اور بھائی کے ملنے کے بعد سے بہت ہی علیل ہون اگر تم ایک روز بھی ٹھہرتین تو مین اقات ہو جاتی اور مجھے بخار نہ گھیر لیتا"

مارگیریٹ "ولیم۔ مین تو سمجھی تھی کہ تم مجھکو بھول گئے اتنے دنون تک کچھ

خبر ہی نہ کی"

لاڈ:- بھلا مین اور تمکو بھول جاؤن - طغیانی ہو طوفان آئے - آفتاب پورب سے پچھم مین طلوع ہو - آسمان زمین اور زمین آسمان ہو جائے تب بھی تمکو نہ بھولون - رنج و راحت - صحت و علالت - کون حالت ہے جسمین تمھاری یاد نہ آتی رہے - سوتے جاگتے ایک ہی حال تھا لیکن مین سمجھتا ہون کہ میری گذشتہ گستاخیون کی وجہ سے تم مجھکو بھول گئی ہو تو عجب نہین "

مارگیریٹ - مین نے تو تمکو کبھی فراموش نہین کیا بلکہ تمھاری غلطیون کو ہمیشہ درگذر کرتی رہی - تمھاری وجہ سے ذلت اٹھائی - بدنامی سہی مفلسی کی مصیبتین جھیلین - گھر بار سے جدائی نصیب ہوئی مگر مین نے خدا کا ہر وقت بھروسا رکھا اور یہی سمجھتی رہی کہ کبھی نہ کبھی تمھارا دیدار خود ہی نصیب ہوگا اور تمھاری اگلی روش اسکی کریمی سے ضرور ہی بدل جائیگی -

لاڈ - واقعی اب مین وہ نہین رہا جیسا پہلے تھا مجھے خواہش ہے کہ موجود طریق زندگی کو بدل کر ایسی جگہ رہون جہان کوئی مجھکو پہچان نہ سکے - کپتان برگ ڈالکی سفر کے بعد مجھکو انعام دے کر رخصت کرینگے پھر میرا جہان جی چاہے گا رہون گا -

مارگیریٹ:- انشاءاللہ - یہ ایک سفر بھی خیریت سے ختم ہو جائے گا مگر یاد رکھ کہ مجھکو تمھارے ساتھی اور تمھاری ملازمت پسند نہین - اسنے کنارہ کشی ہی اچھا ہے - ایسا نہ ہو کہ پھر تم ہاتھ سے بے ہاتھ ہو جاؤ - کوئی عمدہ ملازمت کیون نہین قبول کر لیتے کہ مین بھی تمھارے ساتھ رہا کرون"

لاڈ:- اس سفر کے بعد مین ضرور ایسا ہی کرون گا"

مارگیریٹ:- میری جان آجکل بڑی ہی آفت مین ہے میری نئی بچی ایسی سخت ہے کہ بس کچھ نہ پوچھو مگر مجھپر اطاعت فرض ہے اسلیے اب جاتی ہون دیر ہوتی ہے لیکن یہ بتاتے جاؤ کہ اب کب ملاقات ہوگی"

لاڈ - اب تو سفر سے واپسی ہی پر ملاقات منحصر ہے کل سویرے تو کوچ ہو جائے گا -

مارگریٹ۔ تو پھر خدا حافظ۔ مین تمھارے لیے ہر وقت دعاے خیر کرتی رہونگی اسکے سوا اور کوئی خدمت نہین کرسکتی۔ ٹھہرنے تک کی فرصت نہین کیونکہ چچا کی خدمت گذاری مقدم ہے لیکن یہ تو کہیے کہ آپ کو بخار کیونکر آگیا"

لاڈ۔ تمھارے والد سے رخصت ہوکر مین کشتی پر سوار ہوا تو خدشہ لگا ہوا تھا کہ لوگ گرفتار نہ کرلین اسلیے مین ایک تختے کے پیچھے چھپ رہا تب سے بخار نے پیچھا کرلیا ہے مگر تم بیفکر رہو مین علاج سے غافل نہین"

اسکے بعد دونون رخصت ہوے لیکن دونون مین سے کسی کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ مارگریٹ کی چچی آڑ مین کھڑی کھڑی سب باتین سن رہی ہے ادھر رخصتی سلام ہوے اُدھر چچی لمبے ڈگ رکھتی ہوئی گھر پہونچ گئی اور سارا کچا چٹھا اپنے شوہر سے بیان کرکے اُسکو بھی غضبناک کردیا۔

اسکے بعد مارگریٹ واپس گئی تو چچا نے خوب لے دے کی آڑے ہاتھون لیا اور چچی نے تو چھی کھول کرہی لیے حتی کہ صورت دیکھنے سے نفرت ظاہر کی مارگریٹ کو اُسوقت زمین و آسمان مین کہین ٹھکانا نہ تھا اُسنے رات ہی کو کپڑون کی پوٹلی باندھ رکھی بعدہٗ وہ چچا کی اولاد کو پیار کرتی رہی اور صبح ہوتے ہی بڑے ادب سے سلام کرکے رخصت ہوئی۔

اب حسن اتفاق سنیے کہ جسوقت وہ اسباب باندھ رہی تھی اُسوقت جان بیری کی عطیہ انجیل سے سو روپیہ کا ایک نوٹ گر پڑا جسکو دیکھتے ہی وہ خوش ہوگئی۔ گویا ایک اچنبھا سا ہوگیا۔ اُسنے جان بیری کا شکریہ ادا کیا چچا کے یہان سے چل کر اس خوف سے اپنے باپ کے گھر نہ گئی کہ اسکی بدمزاج چچی نہ معلوم اُسکے باپ سے کیا لگائی بجھائی کرے۔

پس وہ اپسوچ پہونچی اور مسٹر جارج اسٹینگ کے دروازہ پر جاکر اُتر پڑی

باب (۱۴)

نعم البدل

مسٹر جارج اسٹینگ مقام ارول مین بڑا نامی گرامی ہر دلعزیز ہمدرد
غریب نواز۔ مستعد۔ تجربہ کار اور پابند اوقات ڈاکٹر تھا۔ اسکو شکار کی بھی خوب
مہارت تھی اسکی بندوق کا نشانہ کبھی خالی ہی نہ جاتا تھا۔

مارگریٹ اسکے یہان مطب مین جا کر بیٹھی ہی تھی کہ ذراسی دیر مین ڈاکٹر صاحب
مکان سے برآمد ہوئے اور مسکرا کر پوچھا کہ

مس صاحبہ کہان تکلیف ہے آپ ظاہراً تو تندرست معلوم ہوتی ہین کیا
دانتون مین کچھ شکایت ہے؟

مارگریٹ اٹھ کھڑی ہوئی اور سلام کر کے جواب دیا کہ
نہین کوئی شکایت نہین

ڈاکٹر۔ پھر ڈاکٹر کے یہان آپ کو آنے کی ضرورت؟

مارگریٹ۔ صرف ملازمت کی غرض سے آئی ہون

ڈاکٹر۔ یہان مریضون کی خدمت ہوتی ہے نوکری نہین ملتی۔ آپ کو
یہان کسنے نوکری کا پتہ دیا؟

مارگریٹ۔ پتہ تو کسی نے بھی نہین۔ مین خود ہی حاضر ہوگئی ہون کیونکہ
اسوقت مین آپ کے سوا کسی سے شناسائی نہ تھی۔

ڈاکٹر۔ مین نے تو تمھین کبھی نہین دیکھا

مارگریٹ۔ گو آپ نے مجھے نہ دیکھا ہو مگر مین بچپن مین آپکے یہان
حاضر ہوئی تھی اور آپ میری شمسو کی سے بہت محبت تھے۔ میرے والد کے
مکان سے رخصت ہوتے وقت آپ ہی نے خود فرمایا تھا کہ
جب کبھی کوئی ضرورت ہو تو بے تکلف چلی آنا

ڈاکٹر "تمھارا نام مارگیریٹ کیچ پول تو نہیں۔ جسکا مکان نیکٹن مین تھا"
مارگیریٹ۔ جی ہان۔ مین ابھی ابھی اپنے چچا باشندہ برنیڈسٹن کے یہان سے چلی آئی ہون اور کسی نوکری کی تلاش ہے۔
میری بہن مرگئی مان نے رحلت کی اور دو بھائی دائمی مفارقت دے گئے اب اسوچ مین صرف آپ ہی سے شناسائی تھی لہذا دستگیری کے بھروسے پر حاضر ہوئی ہون۔
مین کسی پر بار ڈالنا نہین چاہتی۔ جو کماؤن گی وہی کھاؤن گی۔
ڈاکٹر "کیسی نوکری درکار ہے؟"
مارگیریٹ "کوئی ہو۔ گائون کی خدمت سے لیکر گھر گرہستی کے کام کاج سب کر سکتی ہون"
ڈاکٹر "گھر گرہستی کے کام کاج! اخاہ! شاباش شاباش مگر بھلا لڑکیون کی نگرانی بھی کر سکتی ہو"؟
مارگیریٹ "بہت اچھی طرح لڑکے مجھ سے خوب ہی ہلے رہتے ہین چچا نے جب تک دوسری شادی نہ کی تب تک سات چھوٹے چھوٹے بچون کی مین ہی دیکھ بھال کرتی رہی۔
ڈاکٹر۔ تو بہتر۔ میرے باورچیخانہ مین چلو "یہ کہکر وہ اُسکو ساتھ لے گیا اور باورچی سے فہمایش کی کہ
"اسکو خاطر سے اپنی پیش دستی مین رکھنا" اسکے بعد ہی اُسکو کچھ خیال آگیا اور مارگیریٹ سے بولا کہ
"ابھی ذرا ٹھہرو مجھکو یہ پوچھنا ہے کہ پرایوری فارم مین جو تمکو بیماری تھی اُسکا کیا حال ہے؟"
مارگیریٹ نے جواب دیا "مین کبھی بیمار نہ تھی"
ڈاکٹر "واہ مجھے یاد ہے کہ مین نے تمھاری نبض دیکھی تھی۔
مارگیریٹ۔ "نہین آپ بھولتے ہین"
ڈاکٹر "تمسے اور ولیم لاد خفیہ فروش سے تعلق ہے کہ نہین؟"

چونکہ مجھکو تمھین ایک معزز خاندان مین ملازمت کے لیے سفارش کرنا ہے
اسیلیے مین صاف صاف حال جاننا چاہتا ہون،،
تم بتانے مین نہ جھجکو میری غرض یہ ہے کہ زمانہ ملازمت مین اُس سے ملاقات
ملتوی رکھنا - اچھا اب جاؤ مین پھر تمسے بات چیت کرون گا،،
مارگریٹ قدیم مہربان کے یہان بڑے شوق سے کام کاج کرنے لگی -
ڈاکٹر نے دو روز تک اُسکی خدمات دیکھی بعدہٗ کلف واقع ساحل آرول
کے پتے سے ایک لیڈی کے نام سفارشی خط روانہ کردیا -
ماہ مئی ختم ہونے پر تھا آرول مین کشتیون کے تانتے لگ رہے تھے بڈھا کاہن
عرف رابنسن کروسو اُنھین دنون جان کا بولڈ کی کلف پر پوری مین وارد ہو
جہان کچھ لڑکون کو کھیلتے دیکھکر کچھ مچھلیان دے دین جو سب کو ستلی مین
باندھ باندھکر ایک لیڈی کے پاس لے گئے جسکا نام مسز کابولڈ تھا اور
جنکے پاس دو معزز دوست بیٹھے ہوے تھے جنمین ایک گارڈنر مشہور مصور تھا
اور دوسرا جان کانسٹبل - نوجوان اور مشاق نقشہ نویس
مسٹر کابولڈ نے ماہیگیر سے پوچھا کہ
"دراین - یہ کیسی قسم کی مچھلیان ہین اور کہو کہ تمھارے بھوت پریتون کا کیہ
حال ہے ؟،،
ماہیگیر نے مچھلی کی قسم بتا کر جواب دیا کہ
میڈم - بھوت پریت بدستور پیچھے لگے رہتے ہین،،
گارڈنر نے پوچھا - یہ بھوت پریتون کا ذکر کیا ؟
ماہیگیر کو اس سوال پر بڑی حیرت ہوئی اور بولا کہ
"تمکو آپسے سابقہ نہین پڑا اگر انکی صورت دیکھ لو تو نانی جان یاد آجائے"
یہ جواب سنکر مصور صاحب کے ہوش جاتے رہے اور ماہیگیر کی باتوا
پر اعتقاد سا ہو گیا -
اتفاق سے وہ میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوے تھا - وضع قطع بھی کئی دن سے
درست نہین لھذا راین بولا کہ

اجی حضرت کچھ خیر تو ہے۔آپ پر بھی بھوت سوار ہو چکے ہین اُنھون نے
پ کی حیثیت بگاڑنا شروع ہی کر دی پس مینڈھے کا سینگ مین پڑھے دیتا
ہون اُسکو اپنے پاس رکھوگے تو بھوتون سے بچا رہے گا ورنہ یہ کھال
نوچ کھائین گے ؟

یہ کہکر رابن نے ایک سینگ دیا تو گارڈنر نے تعجب کے ساتھ مسٹر کا بولڈ
سے پوچھا کہ

"یہ شخص کہتا ہی کیا ہے "

اسکا جواب ملا کہ "رابن کو تمھارے میلے کچیلے کپڑون کو دیکھکر خوف ہے کہ
تم پر بھوت پریت سوار ہو جائینگے "

اتنے ہی مین ایک خط مسز کا بولڈ کے نام آیا جسکا مضمون یہ تھا۔

"میری پیاری میڈیم۔تمکو ایک منطقہ خانگی کی ضرورت تھی لہذا حامل رقعہ
یعنی مارگریٹ کیچ پول حاضر ہوتی ہے جسکو مین بچپن سے جانتا ہون۔یہ بہت
ہوشیار اور تجربہ کار ہے اور لڑکون کی نگہداشت بھی بخوبی کرسکتی ہے۔
پرایوری فارم مین اُسنے سب مین اچھی طرح کام کیا۔اور سات بچون کی نگرانی کرتی رہی ہے
مجھے امید ہے کہ آپ اسکی خدمات سے بہت ہی محظوظ ہونگی۔

آپ کا فرمانبردار
جارج اسٹیننگ
ازمقام آرول ۲۵ مئی ۱۷۹۳ء

اس تحریر کے پڑھتے وقت مصور و نقشہ نویس نے رخصت حاصل کی اور
خط تمام کر کے مسز کا بولڈ نے خدمتگار سے کہا کہ

"مارگریٹ کو مکان کے اندر لے جائے"

رابن نے مارگریٹ کو دیکھا تو بول اُٹھا کہ

"آہا۔مین تو اس لڑکی کو پہچانتا ہون مین نے عرصہ ہوا اسکو دیکھا تھا۔
ہان کہو بیٹی پھر تو تمھین بھوتون نے نہین ستایا؟"

مارگریٹ نے ماہی گیر کو کچھ جواب نہ دیا اور اسکی طرف متوجہ بھی نہ ہوئی

پس وہ بولا کہ

"واہ وا۔ ایسا غرور۔ یہ تکبر۔ اتنی جلدی بھول گئیں۔ جو کسی وقت سلوک کرے۔ اُسکے ساتھ یہ برتاؤ۔ یاد رکھو کہ دل لاؤ تمکو ایک دن شکار ہی کرلیگا وہ پرلے سرے کا بدمعاش آدمی ہے"

مارگریٹ کی آنکھوں سے آنسو گر پڑے اور کچھ بول نہ سکی مسز کا بولڈ نے اُسکے چہرے کا رنگ دیکھا تو بولی کہ

"صاحب بڑے سیاح آدمی ہیں ۔ رہتے رہتے تم بھی انھیں پہچان جاؤگی"

صاحب نے کہا کہ آپ ہی کچھ دنوں میں اس لڑکی کو جان جائیے گا اسکے پیچھے بڑے بڑے بھوت لگے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کے یہان رہی تو سارا گھر بھوتوں سے بھر جائے گا"

مارگریٹ انکی باتوں سے بہت ہی پریشان ہوئی

مسز کا بولڈ نے پوچھا کہ

مارگریٹ ۔ میں تو تمسے کیونکر ناراض ہوئی یہ تو تمھیں بہت سخت سست کہتے ہیں ۔ کیا تمنے انکا کچھ بگاڑا ہے؟

مارگریٹ نے جواب دیا ۔ میں نے کچھ بھی نہیں بگاڑا ۔ یہ تو میرے قدیم مہربان ہیں اور ایک مرتبہ ۔

فقرہ ختم نہ ہونے پایا تھا کہ ۔ تب تک یہ غلطی تو سمجھ گئی تھی ۔ بیٹی معاف کرنا ۔ معاف کرنا ۔ میں سمجھتی ہوں تمھارا دماغ ٹھیک ہے مگر یہ بات بھلا سیدھی صاحبہ یہ بڑی ہوشیار ۔ اور نیک لڑکی ہے اسکو بھوت پریت نہیں لگتے نہ کوئی آسیب ہے ۔ پھر اب میں رخصت ۔

صاحب تو یہ کہکر چلے گئے ۔ مسز کا بولڈ سمجھ گئی کہ ضرور کوئی سبب ہے ورنہ اسقدر طعن بات نہ لیتے ۔ مگر وہ اسوقت خاموش رہی ۔ مارگریٹ سے کچھ پوچھ گچھ نہ کی اور وعدہ کیا کہ اگر اچھا کام کروگی تو تنخواہ بڑھا دیجائیگی یہ کہکر اُسنے مارگریٹ کو رخصت کیا اور تاکید کردی کہ کل ضرور آجانا ۔

مارگریٹ نے دوسرے روز سے کام شروع کردیا ۔ ڈاکٹر کی ساری سے کے

جان بیری کے عطیہ سے پوشاک بنوائی اور بڑی صفائی اور تمیز داری سے خدمات مفوضہ ایک عرصہ تک انجام دین۔ یہان تک کہ آغاز ملازمت کے وقت اسکی تحویل مین چھ پاؤنڈ باقی تھے۔

باب (۱۵)

جدید ملازمت

مسز کا بولڈ بڑی ہی شریف نیکدل سنجیدہ با رسوخ لیڈی تھی تمام لازم اسکے مزاج اور برتاؤ سے خوش رہا کرتے تھے۔
اسکو مشاغل علمی سے نہایت ہی دلچسپی تھی اور قرب وجوار کی لڑکی لڑکیون کو زیور تعلیم سے آراستہ دیکھنے کا دل سے شوق تھا۔
اسکنے مارگیریٹ ایسی تمیز دار سلیقہ شعار۔ فرمانبردار اور خدمتگذار خادمہ پائی تو اس سے ایک خاص انس ہو گیا اُسنے اُسکو پڑھانا لکھانا شروع کیا تو بہت ہی ذہین پایا۔
مارگیریٹ جو سبق ایک مرتبہ پڑھ لیتی وہ ہمیشہ کے لیے لوح دل پر نقش ہو جاتا تھا بلکہ اپنی ذہانت و ذکاوت طبع سے خود ہی لیاقت مین ترقی کرتی رہتی تھی۔ اُسکے تعلق بہت کام تھا وہ صبح کو دایہ گیری کے کام کرتی تھی اور دونون وقت کھانا پکاتی تھی۔
مسز کا بولڈ نے ایک ایسے شخص کے ساتھ دوسری شادی کی تھی جسکے چودہ لڑکے پہلی بی بی سے تھے اور اب اولاد ہونے کی امید تھی مگر مارگیریٹ ان سب کی آرام و آسائش کا اس خوبی سے انتظام کرتی تھی کہ ہوشیار سے ہوشیار اور تجربہ کار سے تجربہ کار اناؤن دایون سے بھی ممکن نہ تھا۔
انھین کاروبار سے اُسے دم لینے کی فرصت نہین تھی ہر وقت کوئی نہ کوئی

کام سر پر آ ہی پڑتا تھا۔

وہ کرچی لڑکیوں کو اپنے ساتھ سیر کراتی تھی طرح طرح کے کھلونے باجے کھیل تماشے۔ گوڑیاں۔ گڈے بناتی اور پیار سے کھلاتی تھی۔

سب بچے اسکو جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اور وہ ہر وقت اپنی جان دیے رہتی تھی

ایک روز دو بچے یعنی ماسٹر جارج و ماسٹر فریڈرک کھیل رہے تھے کہ ایک کچی دیوار کے بل سے چوہے کی سی آواز سنائی دی انھوں نے مارگریٹ کو آواز دی تو اسنے جاکر غور سے سوراخ والی آواز سنکر لڑکوں کو وہان سے زبردستی ہٹا دیا اور کہا کہ

"چوہا نہین بولتا بلکہ دیوار بیٹھ رہی ہے"

وہ انکو لیے ہوے وہان سے ہٹی ہی تھی کہ دیکھتے دیکھتے دیوار بیٹھ گئی اور آناً فاناً مین زمین پر آ رہی۔ دھماکے کی آواز سنکر بہت سے لوگ دوڑے آئے اور واقعہ سنا تو بچون کی جانبری کے لیے خدا کا شکر ہی ادا نہ کیا بلکہ ہر ایک نے مارگریٹ کی عالی دماغی کی انتہا سے زیادہ تعریف کی۔

اس زمانے مین مارگریٹ لکھنے پڑھنے مین بہت ہوشیار ہو چکی تھی اسکا ذہن رسا تھا اور حافظہ بہت ہی درست اسنے انجیل حفظ کرلی ایک ایک آیت کے معنی ذہن نشین کر لیے اور خود اپنی لیاقت سے بچون کو بھی سبق دینے لگی۔

گو اسکو ان کامون سے لمحہ بھر بھی فرصت نہ ملتی تھی مگر عاشق کا خیال کسی وقت دل سے فراموش نہ ہوتا تھا۔

موسم بہار مین اس مقام پر طرح طرح کے پرندون سے عجیب ہی دلفریب کیفیت رہا کرتی تھی۔ جھنڈ کے جھنڈ جابجا اُڑتے اور چہکتے پھرتے تھے شکاریون کو شکار کا لطف رہتا تھا۔ جال جب کھینچتے تھے تو بھرے ہی ملتے تھے۔

مسٹر کا بولڈ کا سب سے چھوٹا بیٹا بڑا ہی شکاری و تیرانداز تھا ایک روز

چار بجے شام کو کلفٹ کی سیر کر رہا تھا کہ دریا پر شکار کی بڑی ہی کیفیت پیش نظر ہوئی اُسکی تین بہنیں بھی ساتھ تھیں مگر وہ اُنسے کہے بغیر نیچے اُتر گیا کشتی کے لنگر اٹھائے اور صبح تک واپسی کی امید میں سوار ہو کر تنہا روانہ ہو گیا۔

چار نوشی کے وقت اُسکا باپ بی بی بچون کو ساتھ کھانے بیٹھا تو ولیم کو نہ دیکھکر پوچھا کہ

"ولیم کہاں ہے"؟

ولیم کی جو تین بہنیں اُسکے ساتھ تھیں وہ بھی یہی سب سے سوال کرنے لگیں مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔

مسٹر پارکسن مسٹر کابولڈ کا عزیز اور محرر خانگی بھی تھا اُسنے آخر کار یہ پتہ دیا کہ

"غالباً ولیم شکار کھیلنے گیا ہے"

مسٹر کابولڈ نے پوچھا کہ "رات کو شکار چہ معنی دارد۔ آخر وہ گیا کب؟ ایسے موسم میں جانا کون عقلمندی تھی؟"

محرر نے جواب دیا "کم و بیش دو گھنٹے ہوئے ہونگے"

مسٹر کابولڈ فوراً ہی اُٹھ کھڑا ہوا محرر کو ساتھ لیکر چلا اور دل میں یقین کر لیا کہ "بس لڑکا ڈوب گیا۔ خدا ہی ہے جو بچا ہو"

اسوقت دریا تلاطم خیز تھا۔ برف کٹ رہی تھی ہوا کے جھونکے تیزی سے چل رہے تھے اچھے سے اچھے ناخدا کا ناؤ کھینے کو ہوا اُونہ پڑتا تھا۔ عین اسی وقت ماسٹر ولیم کی کشتی طوفان کے تھپیڑون میں خدا کے بھروسے پر جا رہی تھی۔ اگر اُسکا باپ ذرا بھی غفلت کرتا تو صبح کو ماتم کے سوا اور کچھ حاصل نہ ہوتا لیکن خدا نے خیر کی۔ ساحل پر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ماسٹر ولیم چھوٹی کشتی کے پتوار لیکر ایک بڑی کشتی پر گیا ہے جسمین بارہ آدمی تک سوار ہو سکتے ہیں۔ اب سب نے زور زور سے آوازیں دین مگر پانی کی گھڑگھڑاہٹ اور ہوا کی سنسناہٹ سے کسی قسم کی آواز نہ سنائی دی۔

مارگیریٹ بھی اسوقت ہتھیلی پر جان لیے ہوئے اپنے آقا کے ساتھ تھی

اُسنے اپنا لبادہ سر پر لپیٹ لیا اور ہاتھ بٹانے کو ہمراہ ہوگئی۔ سب لوگون نے اِدھر سے اُدھر دوڑ دوڑ کر ولیم کو پکارا۔ ہر ایک کا چیخنے چیخنے گلا بیٹھ گیا مگر صدا ایک برنخاست۔ دور دور تک آنکھین پھاڑ پھاڑ کر نظرین دوڑانے پر بھی کوئی کشتی دریا مین نظر نہ آئی تو مجبور بولا کہ

"بس اب ہاتھ دھوئیے۔ فضول دوڑ دھوپ سے فائدہ"

مارگیریٹ نے کہا کہ "جی نہین۔ ابھی آگے بڑھکر اور دیکھ لیجئے۔ مگر جانے کی کیا جلدی پڑی ہے؟

اس تحریک پر آقا نے توجہ کی اور سو گز ہی کا فاصلہ طے ہوا ہوگا کہ جنگل مین ایک شخص جاتے ہوے نظر آیا۔

فکرمند باپ نے پوچھا کہ "کون جاتا ہے؟"

مارگریٹ نے فوراً ہی ولیم لاڈ کی آواز پہچان لی وہ جلدی سے یہ کہتی ہوئی لپکی کہ

"ابھی میرے پیارے ولیم مسٹر کاپولڈ کا بیٹا کھو گیا ہے۔ ذرا مدد کرو"

اُدھر آقا کو حیرت ہوئی اور ادھر لاڈ کو ایسے وقت مارگیریٹ کے ملجانے سے تعجب ہوا۔ انکے ساتھ ہی مارگیریٹ کو خوشی ہوئی کہ اُسے والہ و شیدا سے ضرور مدد ملے گی۔

لاڈ بولا کہ "معاف کرنا۔ مین نے پہچانا نہین"

مسٹر کاپولڈ نے کہا کہ "میرا بیٹا تین چار گھنٹے سے دریا مین غائب ہے نہ معلوم ڈوب گیا یا زندہ ہے"

لاڈ بولا۔ مین دریا ہی سے چلا آتا ہون مگر مجھکو کوئی بھی کشتی نظر نہین آئی پانی ایسا تلاطم خیز تھا کہ مین یہان اُتر پڑا اور اب ایسوچ جاتا ہون۔ ہاروچ سے نیکٹن تک مجھکو کوئی کشتی نہ ملی کا ڈھال مین بھی مین نے کسی ناؤ کو نہین دیکھا

اسی اثنا مین ایک کشتی سے آواز آئی کہ

"ابھی یہان کوئی نہین ہے"

ولیم لاڈ نے پوچھا کہ "کہان"

جواب ملا "مین ہون رچرڈلی۔ مجھکو کشتی تو مل گئی مگر اُسپر کوئی سوار نہین ہے"

دل لاڈ بول اُٹھا کہ "بس سمجھ مین آگیا - لڑکا ساحل پر اُتر پڑا -
باپ نے کہا کہ "اجی اُتر کیا پڑا ہوگا مین تو جانتا ہون کہ ڈوب گیا"
لاڈ کو بھی اسی بات کا اندیشہ تھا مگر کچھ سوچ سمجھکر بولا کہ
"اگر وہ دریا کے راستے سے واقف ہے تو ضرور کشتی پر اُتر پڑا ہوگا اور ادھر ہی کسی راستے سے گذرا ہو تو تعجب نہین"
مارگریٹ اِدھر اُدھر نظر دوڑا رہی تھی یکا یک اُسکی نظر کسی چیز پر پڑی تو بول اُٹھی کہ
"ذرا دیکھنا - وہ دلدل مین کیا چیز نظر آرہی ہے"
لاڈ نے کہا "کوئی دریائی لنگر ہوگا اور کیا ہے مگر خیر مین دیکھے آتا ہون"
یہ کہتے ہی وہ دوڑ پڑا دلدل مین جگہ جگہ پاؤن دھنستا جاتا تھا لیکن اُسنے بہت سنبھل سنبھلکر قدم رکھنا شروع کیے تو بڑی مشکلون سے اُسی مقام پر پہونچ گیا جہان ایک لاش کیچڑ مین دھنسی ہوئی پائی - اُسنے فوراً ہی آواز دی -
"مارگریٹ - تم بہت سچ کہتی تھین"
یہ آواز سنتے ہی تمام لوگ مارے خوشی کے اُچھل پڑے - لاڈ نے فوراً ہی وہ جسم بیجان پیٹھ پر لاد کر اپنے انگو چھے سے اُسکے دونون ہاتھ اپنی گردن مین باندھے اور وہان سے پلٹ پڑا - لڑکا بالکل مُردہ معلوم ہوتا تھا - بال برف اور مٹی سے لت پت تھے - ایک ایک عضو اینٹھا ہوا تھا - دونون ٹانگین اکڑ گئی تھین گردن تک کیچڑ ہی کیچڑ تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ بڑی مشکلون سے اُبھر پایا ہے - پشت کی طرف کے کپڑے چیتھڑے چیتھڑے ہوکر پاؤن کے تلے آگئے تھے اور زندگی کی کوئی علامت باقی نہ تھی -
اُسکا گھر لیجانا فوراً ہی ضروری تھا لیس بالنس اور گھاس پھوس سے ایک ٹکٹی تیار کی گئی جسپر لاڈ نے اپنا کوٹ - مسٹر کا بولڈ نے اپنا جاکٹ اور مارگریٹ نے اپنا لبادہ بچھا کر ولیم کو لٹا دیا اور چارون آدمی اُٹھا کر اُسکو گھر لے چلے راستے مین اور آدمی بھی مل گئے جنھون نے ٹکٹی اپنے کاندھون پر لے لی اور مسٹر کا بولڈ نے لاڈ کا شکریہ ادا کرکے اصرار کیا کہ

"کفش خانے پر تشریف لے چلیے تاکہ مین صبح تک کچھ عوض کر سکون"
لارڈ شکرگذاری کے بعد بولا کہ
مین مارگریٹ سے ملنے آیا تھا اگر آپ دو چار باتین کر لینے دین تو اسی قدر
مہربانی میرے لیے بہت ہے۔ مین نہایت ہی ممنون ہونگا۔
مارگریٹ کا آقا بولا۔ آپ جتنی دیر تک چاہین باتین کر لین لیکن بہتر ہوگا
کہ باورچیخانے مین قیام کیجیے
لارڈ نے کہا کہ "بہت خوب۔ جو مرضی"
اسکے بعد مارگریٹ مسٹر کا بولڈ سے بولی کہ کہیے تو مین جا کر حمام گرم کر دون تا
بچھونے تیار رکھون اور کمل بہم پہونچا کر ڈاکٹر اسٹینگ کو بلوا لون۔
آقا نے جواب دیا "بہت اچھا جاؤ۔ دیر نہ کرو"
مارگریٹ نے جا کر مکان پر ولیم کی دستیابی کا مژدہ سنایا۔ سب کیفیت
بیان کی۔ کھربائی کمرے مین بچھونے بچھا دیے۔ پانی گرم کیا۔ مالش کے لیے
نمک پیس لیا اور ایک آدمی ڈاکٹر کے بلانے کو بھیج دیا۔
اتنے ہی مین لوگ ولیم کو مکان مین لے آئے مُردے کی طرح فرش پر
لٹا دیا۔ مگر اسکو ہوش نہ آنا تھا نہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر نے [illegible] دین فصد
دیدی جس سے پہلے کسی قدر خون نکلا قلب مین خفیف سی حرکت پیدا ہوئی
اور نبض بھی آہستہ آہستہ چلنے لگی۔
اسکے بعد حلق مین برانڈی ٹپکائے جانے سے زرد چھائے ہوئے ہونٹون
کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہوا۔ پھر سینہ [illegible] کی حرکت محسوس ہوئی
اور گلا خرخر ہونے لگا۔ [illegible] گذری تھی [illegible] کچھ کچھ آنکھیں
کھولین بعدہ گنگنے پانی کے انگوچھے سے بدن پونچھنے پر جسم مین کچھ کچھ گرمی
پیدا ہوئی۔ [illegible] بعد گرم پانی سے جسم پونچھا گیا جسنے جلد کے اندر کچھ کچھ گرمی
پہونچائی اور اسنے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ اسکی طبیعت
درست ہوگئی اور آخر مین مارگریٹ کی طرف دیکھکر یا [illegible] آہستہ سے پکارا
ڈاکٹر اور اپنی بہنوں کی طرف نظر کر کے مسکرا دیا اور باپ کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر سو

باب (۱۶)

زندہ امیدین

خدا کی قدرت کہ کیچڑ مین لت پت ۔ سر سے پاؤن تک چھپنا ہوا لاڈ مطبخ کی آگ کے سامنے کھڑا ہوا کپڑے سینک رہا ہے اور کسان لوگ اسکی خاطر تواضع کر رہے ہیں ہر شخص کو اُسکے دیکھنے کا اشتیاق ہے کیا مالک خانہ کیا محرر خانگی اور کیا عزیز و اقارب سب کی زبان سے تعریف کے کلمے نکل رہے ہین ۔ اُنکی تاکید ہے کہ لاڈ کو جسکی خواہش ہو فوراً وہ چیز مہیا کر دیجائے ؞

مارگریٹ کی محبت اترائی جاتی ہے امیدین بغلین بجا رہی ہین اچھے دنون کی آمد کا انتظار ہے ۔ اور اُسکے خیال مین اس رات سے بڑھکر کوئی خوشی کی رات نہین ۔ ولیم کی طبیعت سنبھلتی جاتی ہے ۔ اُسکے باپ نے بیٹے کی سلامتی کی خوشی مین بڑے تکلف کی دعوت کی جسمین سب بڑے چھوٹے نوکر چاکر بڑی خوشی کے ساتھ شریک ہوئے اور اخلاقی شراب کا دور چلنے لگا دعوت برخاست ہونے کے بعد واقعہ جگر خراش کی باتین ہو رہی تھین کہ ڈاکٹر صاحب پھر ولیم کو دیکھنے کے لیے تشریف لے آئے یہان لاڈ کے کیچڑ مین کپڑے سنے دیکھے تو سمجھ گئے کہ یہی ذات شریف وہ ہین جنھون نے ولیم کی جان بچائی تھی ۔

ڈاکٹر نے ولیم کی حالت دیکھکر اطمینان ظاہر کیا اور لاڈ کی جرأت و ہمت کے معترف و مداح ہوے اتنے ہی مین مسز کا بولڈ تشریف لے آئین اور لاڈ سے بولین کہ

"آپ نے جو احسان کیا ہے اُسکا شکریہ بھی ادا نہین ہو سکتا معاوضہ کیا معنی مگر فی الحال مسز کا بولڈ کی جانب سے یہ گنی نذرانے کے طور پر قبول ہو ۔ یعنی یار زندہ صحبت باقی"

لاڈ نے شکریہ ادا کر کے کہا کہ یہ گنی مارگریٹ ہی کو دیدیجیے اور انھین کا شکریہ بھی ادا کیجیے کیونکہ آپ کے صاحبزادے کو سب سے پہلے انھین نے

ڈھونڈھا تھا "

اسکے بعد مسز کا بولڈ اندر چلی گئی اور ولیم لاڈ مارگیرٹ کو لیے ہوے پھر باہر باورچیخانے مین آیا جہان بالکل تنہائی تھی۔

مسز اور مسٹر لاڈ کو خبر نہ تھی کہ لاڈ برطانیہ کے جہازی فوج مین ملازم ہوگیا ہے اور سلطنت برطانیہ کی طرف سے اُسکو ہالینڈ مین تین برس ملازمت کرنا ہوگی۔

بڑی بڑی لڑائیون کے بعد انگریزون نے ان سرکشون کو زیر کر پایا تھا بہتون کو معافی مل گئی اور بہت جہازی فوج مین مشغول بشاہرون پر مقرر کر دیے گئے انھین مین لاڈ بھی شامل تھا جسکے کپتان نے فن جہازرانی سے خوش ہوکر اُسکو اپسوچ مین ہو آنے کی اجازت دیدی تھی وہ تو وساتھ بھی ساتھ کرتا تھا مگر لاڈ نے تنہائی پسند کی فقط ایک چھوٹی کشتی اور دو پتوار لیکر چل کھڑا ہوا اور وعدہ کردیا کہ کل حاضر ہوجاؤنگا"

لاڈ نے یہ سب تذکرہ بیان کیا تو مارگیرٹ اسکی موجودہ ملازمت اور خطرون سے جانبری کی خوشی مین مست ہوگئی۔ اُسکو پہلی ملاقات روزنا جائز دست بردی فراموش ہوگئی اور اُسکی سچی محبت کا جوش ہر ایک بات پر غالب رہا۔

دونون مین آزادی سے گفتگو ہوتی رہی اتنے ہی مین ڈاکٹر اپنے مریض کو میٹھی نیند مین پاکر پاس والے کمرے مین اس خیال سے جا لیٹا کہ شاید رات کو دیکھنے بھالنے کی ضرورت نہ پڑے نوکرون چاکرون نے بھی اپنے اپنے بسترون پر کمر سیدھی کی اور لاڈ نے بھی مارگیرٹ سے سونے کی اجازت مانگی۔

لوگون نے لاکھ اصرار کیا کہ چھ پہر کی تھکی ہو اپنے کمرے مین جاکر سو رہو مگر مارگیرٹ بولی کہ

وہان نیند کسکو آئیگی۔ دل تو پیارے ماسٹر ولیم ہی کے پاس رکھا ہے گا اسلیے مین یہین بیٹھی رہونگی "

چنانچہ اُسنے ساری رات بیٹھے بیٹھے مریض ہی کے پاس اُن خوش آیند خیالات مین کاٹ ڈالی جو لاڈ کے معاملے مین امیدون سے بھرے ہوے تھے وہ سوچتی تھی کہ لاڈ کا اب عہدہ دارون مین شمار ہو گیا اُسکی بہادری اور دلاوری کے ڈنکے بجنے لگے خوش قسمتی نے اُسکو آیندہ خطرون سے بچا لیا اور اب انشاءاللہ اسکی زندگی بہت سے مفید کامون کی انجام دہی کے لیے ایک مدت مدید تک قائم رہے گی"

ساری رات مارگریٹ اور لوگون کے ساتھ ولیم کی صحت و سلامتی کے واسطے دعا مانگتی رہی ۔

آخر صبح امید نے جلوہ دکھایا آفتاب کی شعاعون سے برف کا چٹانین چمکنے اور صنوبر کی شاخین برف کے بوجھ سے دبی ہوئی نظر آنے لگین جنسے ٹپ ٹپ پانی زمین پر ٹپک رہا تھا ۔

جہاز ران گہری نیند سے جاگ کر اپنے کمرے سے نکل کھڑا ہوا پر تکلف حاضری کھا کر تمام نوکرون چاکرون اور مارگریٹ سے بڑی محبت کے ساتھ ولیم کے لیے دعاے خیر کرتا ہوا رخصت ہوا بعدہٗ صاحب خانہ اور اُسکے عیال و اطفال سے رخصت حاصل کی جنھون نے ایک زبان ہو کر اُسکی اور مارگریٹ کی سلامتی و سرسبزی کے لیے دعائین کین ۔

ولیم نے رفتہ رفتہ صحت پائی اُسکو اس واقعہ سے ایسی عبرت ہوئی کہ کشتی کی سواری سے کان پکڑے صید و شکار سے آیندہ توبہ کی اور یہ مشغلہ اُنھین کے نامزد کر دیا جنکو ایسی آفت ناگہانی سے ابتک سامنا نہ ہوا تھا"

باب (۱۷)

نقل مقام

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسٹر کابولڈ نے مع قبائل کلف

سے ایک اور عمدہ مکان میں نقل مقام کیا اور ساری جائداد وہیں منتقل کردی - یہ مکان بہت قدیم تھا بڑے بڑے پھاٹک لگے ہوئے تھے پہاڑون اور سبزہ زارون کا دلفریب نظارہ بھی قابل دید تھا۔
مسز کابولڈ نے اول اول مارگریٹ سے دل لاڈ کے تعلقات کی کیفیت دریافت کی جو اُسنے صاف صاف بیان کردی اور اُن اتہامات کی بھی تردید ذہن نشین کردی جو اصلاح پذیر ہوچکے تھے - اسی اثنا میں ایک خادمہ نے آکر نہ معلوم کیا لگائی بجھائی کردی کہ آقا کی بی بی کی نگاہ مارگریٹ کی طرف سے پھرگئی نہ وہ پہلی سی مہربانیان رہیں نہ پیشتر کا سا اعتبار - وہ نہ اب اگلی طرح خدمات کی قدر کرتی تھی - نہ کام کاج سے حسب معمول خوش رہتی تھی پہلے جو باتیں سننے میں نہ آتی تھیں مارگریٹ کو اب سنائی دینے لگیں جسکا سبب وہ یہی سمجھی کہ سارا معاملہ لاڈ ہی کی ذات کا ہے - اُسنے اپنے آقا کی بی بی سے سچا سچا حال کہکر گویا اپنے پیرون میں اپنے ہاتھ سے کلھاڑی ماری مسز کابولڈ اُس سے بدظن رہنے لگی - جب سے مارگریٹ کی طبیعت برداشتہ ہوگئی اور اسی کے بعد ایک اتفاق بھی ایسا ہوگیا جس سے اُسکے زخم رسیدہ دل پر ورنمک پھر چھڑک گیا۔
بہت سا اسباب تو سینٹ مارگریٹ گرین میں پہونچ چکا تھا اور قدرے قلیل سامان ابھی تک کلف ہی میں پڑا ہوا تھا - مارگریٹ آقا کے بچون کے ساتھ نئے مکان میں تھی - مسز کابولڈ صرف دو بڑے لڑکون کے ساتھ پُرانے مکان کا باقیماندہ اسباب بھجوانے کے واسطے کلف ہی مین رہ گئی تھی - رات کا وقت تھا - چاندنی چھٹکی ہوئی تھی - زمین پر برف کی سلیں جم گئی تھیں - یکایک پامپی کتا بڑے زور سے بھونکنے لگا - مسز کابولڈ نے کتاب کی طرف سے توجہ ہٹاکر لڑکون سے کہا کہ - دیکھو - پامپی کیون بھونک رہا ہے - لڑکے کھیل میں مشغول تھے اُنھون نے مطلق توجہ نہ کی اور کتا برابر بھونکتا ہی رہا - چنانچہ وہ ہمت کرکے خود ہی اُٹھی لیادہ اوڑھا

دوشالہ سر پر ڈال لیا اور جیون ہی دروازہ کھولا کتے نے بھونکنا بند کر دیا اور غرانے لگا۔ مسز کابولڈ نے چوکھٹ کے آگے قدم بڑھایا تو ایک شخص کو درختون کے جھنڈ مین گھستے ہوئے دیکھا وہ انھین بیرون پلٹ پڑی اور لڑکون سے ماجرا بیان کیا۔ لیکن انکو کھیل کی پڑی تھی مطلق متوجہ نہ ہوئے اور اسی وقت پھر کتا زور زور سے بھونکنے لگا۔ وہ پھر باہر گئی اور ڈانٹ کر بولی کہ درختون مین کون چھپا ہے؟ مین نے اچھی طرح دیکھ لیا اگر جلدی سامنے نہ آیا تو کتے کو للکار دونگی۔ اتنے ہی مین درختون کی شاخین ہلنے سے پتون کے اوپر کی برف گرنے لگی اور ایک دراز قامت شخص جہازرانون کی وضع مین مستانہ وار نمونہ دار ہوا۔ اسنے تیور بدل کر لیڈی کی طرف دیکھا اور آگے قدم بڑھا دیے۔

مسز کابولڈ نے پوچھا۔ تم کون ہو اور یہان اسوقت آنے سے غرض؟

جواب ملا۔ میرا نام جان لف ہے۔ آپ کچھ فکر نہ کرین۔ اسکی آواز سنکر پامپی اور بھی غضبناک ہوا۔ اسنے زنجیر توڑ ڈالی اور جان لف کی طرف جھپٹ پڑا مگر وہ سر پر پاٶن رکھکر بھاگا اور ساحل کی طرف چل دیا۔

مسز کابولڈ کی ہمت نہ پڑی کہ پیچھا کرے مگر عین اسی وقت اسکا شوہر آگیا جسنے دیکھا کہ اسکا کتا پامپی زنجیر توڑ ائے ہوئے غرفش کر رہا ہے اور مسز کابولڈ زنجیر کھول رہی ہین۔ مسٹر کابولڈ نے آتے ہی جلدی سے پٹہ کھول دیا تو پامپی ساحل کی طرف دوڑ پڑا اسکا مالک بھی اسکے پیچھے پیچھے چل دیا اور دیکھا کہ کوئی جہازران بھاگا جا رہا ہے۔

اسکے بعد سینٹ مارگریٹ گرین مین شور مچ گیا کہ کسی جہازران نے کلف کے مکان مین مالکہ خانہ پر حملہ کیا ہے اور باورچی خانہ مین سب کو یقین ہوگیا کہ "ساری کارستانی ول لاڈھی کی تھی"، مارگریٹ نے سنا تو بہت ہی رنجیدہ ہوئی۔ مسز کابولڈ دوسرے روز نئے گھر مین آئی تو مارگریٹ سے مخاطب تک نہ ہوئی جسپر اسنے سوچا کہ خود ہی تذکرہ کرونگی لیکن ایک لمحہ بعد۔ مسز کابولڈ ہی نے پوچھا کہ "مارگریٹ تم جان لف سے واقف ہو؟

مارگریٹ نے جواب دیا "جی ہان مین واقف تو ہون مگر اُس سے شناسا نہ ہوتی تب ہی اچھا تھا۔

مسنز کابولڈ نے اُسکے بعد سب ماجرا بیان کیا تو مارگریٹ بولی کہ "یہ وہی شخص ہے جسنے دل کی خوبیان خاک مین ملادین اور اپنے ساتھ بدمعاشون مین شریک کرلیا یہ بڑا ہی حرامزادہ آدمی ہے ضرور کسی نہ کسی کی جان لیکر رہے گا۔ الحمدللہ کہ آپ اُسکے حملہ سے محفوظ رہین۔

مسنز کابولڈ نے جواب دیا کہ "ہان مارگریٹ۔ مین بڑی چوٹ چپیٹ سے بچ گئی۔ سمجھو کہ بڑی خیریت رہی۔

اسکے بعد مارگریٹ نے مسنز کابولڈ سے شکایت کی کہ آپ کی پہلی سی نظر عاطفت کیون نہین؟ جسکے جواب مین مسنز کابولڈ بولی کہ "اس گھر سے اُٹھنے مین تھین یہ گمان ہوا ہوگا۔ دراصل میری طرف سے کوئی بات نہین۔ خود تمھاری ہی طبیعت مین فرق ہوگیا ہوگا۔

باب (۱۸)

مصالحت

مارگریٹ ایک روز کرائسٹ چرچ پارک مین اپنے آقا کے بچون کو خوب صاف ستھرے کپڑے پہنائے ہوئے لئے جا رہی تھی کہ اُسکی چچی راستے مین مل گئی۔ یا تو اُسنے اُسکی لیاقت کارکردگی کا شہرہ سنا تھا یا اپنی گذشتہ غلطیون سے نادم ہوئی تھی کہ مارگریٹ کا دھیان آیا۔

ملاقات بڑے تپاک سے ہوئی اور مارگریٹ نے عرض کی کہ مین اپنے آقا کی بی بی سے پوچھ لون تو چار بجے آپ ضرور تشریف لائین۔

اِپسویچ کا پارک جاڑے کے موسم مین بڑا ہی پُر فضا ہو جاتا ہے۔ ہفتے مین دو بار اُسمین عام لوگون کو تفریح کا موقع دیا جاتا ہے۔

مرد ہونہار لڑکون اور عورتون اور عورتین نازک اندام لڑکیون کو ساتھ

لیے ہوے بہار کا مزہ لوٹتی ہین تمام قسم کے چرندون پرندون کی کلیلون کا نظارہ بڑا ہی دلفریب ہوتا ہے۔ کیسا ہی پژمردہ دل ہو مجال کیا کہ یہان کی آب وہوا سے شگفتہ نہ ہو جائے۔ تمام کاروباری لوگ اُسی مقام پر اپنے دوستون اور بال بچون کے ساتھ چھٹیان مناتے ہین۔

مارگریٹ کا چچا اُسکی چچی اور بچون کے ساتھ تشریف لایا تو اسوقت چچا چچی کے مزاج بالکل تبدیل تھے نہ دولت کا نشہ تھا نہ امیری کا زعم۔ دماغ مین سنجیدگی تھی اور طبیعت مین سادگی۔

چچا نے باتون باتون مین اپنے ادبار وافلاس کا کچا چٹھا بیان کردیا۔ چچی اور چچا کے پاس اب ایک کوڑی بھی نہ رہی تھی ساری جائداد اللے تللون مین اُڑگئی۔ لڑکون کے پاس پاؤن مین پھٹی پُرانی جوتی تک نہ تھی جو کچھ پڑھا لکھا تھا سب چوپٹ ہو چکا تھا۔

مارگریٹ کے کلیجے پر سخت چوٹ لگی اُسنے اپنی استطاعت کے موافق مدد کردی اور وہ وہ تسلی بخش و نصیحت آمیز باتین گوش گذار کین کہ چچی اور چچا کا کلیجہ ہاتھ ہاتھ بھر کا ہو گیا۔

صاحب خانہ کی خدمتگارنیان خدمت کو حاضر تھین مہمانون نے انکی مستعدی مزاج شناسی۔ خوش اخلاقی۔ سلیقہ شعاری۔ صفائی۔ وتمیز داری دیکھی تو عش عش کرگئے اور انکو اعتقاد ہو گیا کہ بس یہی اوصاف انسان کی ترقی کا سرمایہ ہین چچی نے مارگریٹ کے ساتھ اپنی بدسلوکیون پر افسوس کرکے معذرت مانگی اور کہا کہ جب کبھی فرصت مل جائے تب ضرور اپنا گھر سمجھ کر چلی آنا ہملوگ تمھارے نہایت ہی ممنون وشکرگزار رہینگے۔

مارگریٹ نے چچی کی تمام بدسلوکیون کو بالکل فراموش کردیا اور بڑی صاف دلی سے رضا جوئی پر مستعد ہوگئی اپنی آمدنی کا ایک معقول حصہ چچیرے بھائی بہنون کو دیکر چچا اور چچی کی عاطفت بزرگانہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد عرض کی کہ انشاءاللہ لاڈ کی واپسی پر میرا قیام برینڈسٹن مین ہوگا اسوقت مین ضرور رخصت لیکر حاضر خدمت ہونگی"

جاڑے غضب کے پڑ رہے تھے سردی کی وہ گرم بازاری تھی کہ الامان ذی مقدور خاندانون نے حسب معمول غریب غرباکے روزانہ بسر اوقات کے لیے کوئلون کملون - اور خورد و نوش کا انتظام کر دیا تھا -
اس زمانے مین مارگیریٹ نے کچھ اس خوبی سے انتظام کیا کہ کفایت شعاری بھی رہی اور کسی کو کسی امر کی شکایت بھی نہ ہوئی -
ایسی ایسی کارگزاریون سے وہ پورے اختیارات سے منتظم خانگی ہوگئی سب لوگ اُسکا اعزاز کرنے لگے مگر افسوس کہ اس عروج کا زمانہ چارون کی چاندنی ہوگیا اور آقا کی جو بی بی ہمیشہ اُسکی توصیف و ثنا کیا کرتی تھی اُسکے لب و لہجہ مین فرق آگیا -
حسن اتفاق سے انھین ایام مین اُسکے عاشق دلنواز نے لارڈ ہوس کی فتح فرانس مین بہادرانہ خدمات کے صلے مین انعام کثیر حاصل کیا تھا چنانچہ مارگیریٹ نے یکم جون ۱۷۹۴ع کو سینٹ مارگیریٹ گرین کی عالیشان عمارت مین بڑی ہی پرتکلف دعوت کی -
اس مکان سے ملحق ایک پُرفضا باغ بھی تھا جسمین یہ کچھ ترکاری اور میوہ جات توڑنے کی ضرورت سے گئی تو بہت سے لڑکے اِدھر اُدھر کھیلتے دیکھے دفعۃً اُسنے ایک پُر درد چیخ سنی اور کئی لڑکون کو بہت ہی گھبرایا ہوا دیکھا یہ فوراً آواز پر چلا ہوا دیکھا کہ آقا کا بیٹا ماسٹر ہنری دوڑ دھوپ کے وقت پھسل کر تالاب مین گر پڑا ہے اُسکو مطلق گھبراہٹ نہ ہوئی فوراً ہی ایک خادمہ کو اصطبل سے سیڑھی اور رسّی لانے کے لیے دوڑا دیا - خود بے تامل تالاب مین کود پڑی اور مضبوط جڑ ملی گھاس ایک ہاتھ سے پکڑ پکڑ کر تالاب کے بیچون بیچ پہونچتے ہی داہنے ہاتھ سے ہنری کے جاکٹ کا گریبان پکڑے ہوے ڈوبتے ہوے بچے کو تھامے رہا تھوڑی دیر مین سیڑھی آگئی مارگیریٹ رسی کے سہارے سے ہنری کو کھینچتی ہوئی گھسیٹ لائی اور پھر ہنری کو سیڑھی پر چڑھا کر ساحل عافیت پر پہونچا دیا -
اس قسم کا یہ تیسرا کارنمایان تھا جو بچون کی جان بچانے کے لیے ظہور مین آیا اور جسکا احسان کا بولڈ کے خاندان نے زندگی بھر نہ بھولا -

اس واقعے کے بعد ہی اُسکے قدیم دوست جیک نے آکر اُس فتح فرانس کی خبر سنائی جسمین اُسکی آنکھون کے سامنے ہی لاڈ کے سر نیکنامی کا سہرا رہا تھا مارگیریٹ اس خوشخبری کے بعد جیک کے یہان وقتاً فوقتاً آنے جانے لگی تاکہ لاڈ کے مفصل حالات سُنے جیک نے لاڈ کا پیغام سُنایا کہ وہ رخصت پاتے ہی انعام کثیر لیے ہوے عنقریب آنے والا ہے۔

اس مژدہ جان بخش نے مارگیریٹ کے کلیجے کو اور بھی ہاتھون بڑھا دیا اور وہ ہر وقت خوشی مین مست رہنے لگی کہ لاڈ کا دیدار کامیابی کے ساتھ جلد اللہ دکھائے گا۔

باب (۱۹)

تبدیلی حالت

مارگیریٹ کی طبیعت کے نمایان اختلاف کو دیکھکر مسٹر کابولڈ کا سارا خاندان متحیر رہنے لگا اُسکو کوئی بات اچھی نہ معلوم ہوتی تھی بیشتر سب اُسکی خاطر تواضع کیا کرتے تھے اور اُسکو معتبر منتظمہ خانگی سمجھتے تھے کسی کو کوئی موقع شکایت نہ حاصل ہوتا تھا بچے بوڑھے سب تعریف ہی کیا کرتے تھے لیکن اب مزاج مین تبدیلی واقع ہونے سے سب کے خیالات پلٹ گئے گذشتہ ایام مین مارگیریٹ نے اپنی لیاقت۔ اور اوصاف وخصائل سے اچھی شہرت حاصل کرلی تھی گو اسکی بہن مرتے وقت لاڈ کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ممانعت کرگئی تھی لیکن اُسکا نوجوان دل اُسپر ایسا آیا کہ وہ لاڈ کی اصلاح زندگی کی امید مین اُسپر جان ہی دیتی رہتی تھی۔ مسٹر کابولڈ کے یہان رفتہ رفتہ اُسکے مزاج مین تغیر پیدا ہوا وہ سست مغموم اور کاہل الوجود ہوگئی نہ کسی سے کچھ کہنا نہ سُننا اور نہ ہمسازون سے اچھی طرح بولنا یا بات کرنا۔ لاڈ کی کچھ خبر معلوم نہ ہوتی تھی صرف ایک جہازی نے آکر یہ اطلاع کی کہ یکم جون کی لڑائی مین وہ فتحیاب ہوا اور پورٹ اسمتھ مین انعام وصول کرکے مکان پر آئیگا۔

مارگیریٹ چوری چھپے۔ اُن کو اُس سے ملنے اور لاڈ کے دلچسپ حالات

دریافت کرنے کے لیے جانے لگی اور اور جہازران بھی اسکی جاے سکونت پر وقتاً فوقتاً آنے لگے ۔ سینٹ مارگریٹس گرین کے باورچیخانہ مین آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہو گیا جو آتا مارگیریٹ اسکی خاطر تواضع کیا کرتی اور لاڈ کے اشتیاق مین اسکو کسی وقت چین نہ پڑتا تھا ۔ جہازون کی آمد و رفت کا سارے گھر مین چرچا پھیل گیا پاس پڑوس کے لوگ انگلیان اٹھانے لگے بہت سی گھر کی چیزین گم ہو گئین کھانے پینے کے سامان غائب ہو گئے اور تحقیقات سے یہ امر تصدیق بھی ہو گیا کہ کچھ چیزین تو دراصل چوری گئی ہین اور کچھ مارگیریٹ نے جہازرانون کو دیدین ۔

مسز کابولڈ کے کان کھڑے ہوے اور آپ نے بڑی نرمی کے ساتھ مارگیریٹ سے تخلیے مین تذکرہ کیا اور شکایت کی کہ محلے بھر مین بد ہوائی پھیل رہی ہے اپنا چلن سنبھالو اسکا نتیجہ اچھا نہین ہے مفت مین بدنام ہو جاؤگی ۔ دیکھو تمسے سب کے رُخ بدلے ہوے ہین مجھے منظور نہین کہ تمھارے گرد جہازرانون کی بھیڑ لگی ہے اور وہ چھوٹے بچے تھے گرد و گردھر کے تمکو لوٹ لیا کرین یا میرے گھر کا صفایا کر دین مجھسے لوگون نے تمھاری شکایتین کی ہین جنکا سننا مجھکو گوارا نہین تم جھوٹے لوگون کے نرغون مین نہ آؤ مین بہت ہی جلد قاصد کے ہاتھ خط بھیجکر پورٹس ماؤتھ سے لاڈ کی ٹھیک ٹھیک خبر منگائے دیتی ہون تم اطمینان سے رہو ۔ بے صبری نہ کرو مین تمکو تمھارے محبوب دلوانے سے ملوا دونگی اِبتک جو کچھ ہوا وہ تو ہوا اسکا شکوہ یا شکایت نہین آیندہ سے خیال رکھو کہ پھر مین کوئی بات نہ سنون ''

مارگیریٹ کل تقریر خاموشی سے سنکر بیچی مہربان مخدومہ کے پاس سے چلی گئی اور باورچیخانہ مین بدستور داخل نشست اور خاموش رہنے لگی اسکے دل مین کچھ ایسا اضطراب تھا کہ کام کرتے کرتے آگ کی طرف اسطرح دیکھنے لگی جیسے معلوم ہوتا تھا کہ چنگاریان گن رہی ہے کبھی ادھر اُدھر اسی طرح گھومتی پھرتی تھی جس طرح کوئی شخص کسی چیز کو ڈھونڈھ رہا ہو ۔ رہ رہ کر اپنے ہونٹھ چبانے سے مطلب تھا یا کچھ بڑبڑانے سے ۔ اور لوگ جا کر یہ حالت دیکھتے تھے

مگر کچھ کہنے کا مقدور نہ پڑتا تھا۔ سب خدمتگارنین سمجھ بیٹھی تھین کہ مارگریٹ اور مسز کابولڈ سے ضرور کھٹ پٹ ہوگئی ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ پڑنے سے اب وہ نوکری کو خیرباد کہہ دے گی ایک روز رات کو باورچیخانہ کے کام مین سرگرمی سے جا رہی تھی کہ اور خدمتگارون کی موجودگی مین پچھواڑے کا دروازہ کھٹکا۔ ایک لونڈی نے کواڑ کھولتے ہی آواز دی کہ مارگریٹ ایک جہازران تمھاری ملاقات کو آیا ہے "

مارگریٹ نے فوراً ہی بیرخی سے جواب دیدیا کہ "دو یہان کچھ کام نہین جہازرانون سے مین کچھ واسطہ نہین رکھتی جو ہو یہان سے چلا جاسے "

جہازران نے ڈیوڑھی مین قدم رکھکر ایک تھیلی دروازہ کے اندر پھینک دی اور مارگریٹ کی آواز سنتے ہی فوراً ہی چلتا ہوا۔

مارگریٹ نے کچھ کھٹک سی سُنی تو تھیلی کو دیکھا جسپر اس نام و نشان کی چیپی لگی ہوئی تھی۔

بنام مارگریٹ کیچ پول
مکان جان کابولڈ اسکوائر
مقام کلیفنا ایسوچ

مارگریٹ نے جہازران کو اپنی مخدومہ کے خوف سے ممانعت کردی تھی مگر تھیلی دیکھتے ہی وہ دیوانہ وار چیخ مارکر لاڈ کی تلاش مین سڑک پر دوڑی گلی اندھیری رات مین ایک جہازران کو مکان کی طرف متوجہ دیکھکر جھپٹ پڑی اور بازو پکڑکر بولی

اخاہ۔ لاڈ۔ آپ تشریف لے آئے ؟"

جواب ملا کہ ہان۔

مارگریٹ بولی کہ "چلیے غریب خانہ کو خاک قدم سے منور فرمائیے "

جہازران اُسکے ساتھ ہولیا مگر کچھ گفتگو نہ کی مارگریٹ کو اپنی بے اعتنائی وسخت کلامی سے ندامت تھی لہذا یون معذرخواہی کی کہ مین نے آپ کو ممانعت نہ کی تھی سحال مین کئی جہازران آپ کا حال کہنے آتے رہتے تھے

لیکن آج میری مخدومہ نے اُنکے آنے کی ممانعت کردی - آپ کے لیے کوئی
روک ٹوک نہین تشریف لے چلیے قدم رنجہ فرمائیے -

جہازران نے بہت ہی آہستہ سے کہا کہ "اچھا چلیے چلو مین بھی چلتا ہون"
اسی راستے مین ایک گوالے کا گوسالہ تھا جسکے دروازے بھڑے ہوے تھے
جہازران مارگریٹ کو لیے ہوئے بے تکلف اندر گھس گیا اور اندر سے کواڑ
بند کرلیے اتفاق سے جھوپڑے کی ایک کھڑکی سے کچھ روشنی آ رہی تھی جس سے
مارگریٹ کو جان لف کی وہ منحوس صورت نظر آئی جس سے اُسکو نفرت تھی -

مارگریٹ کے ہوش جاتے رہے وہ شیر کے پنجے مین پھنس گئی تھی اُسکا کلیجہ
دھڑ دھڑ ہونے لگا سمجھ گئی کہ اب خیریت نہین وہ دل کڑا کیے رہی اور
دروازے کی طرف قدم بڑھا دیا - جان لف سمجھ گیا کہ مارگریٹ پہچان گئی ہے
وہ بولا کہ مین تمکو مطلق ایذا نہ پہونچاؤن گا صرف یہ بتادو کہ ڈیوڈ کہان ہے
ابھی مین تمکو اُس سے باتین کرتے دیکھ چکا ہون -

مارگریٹ نے جواب دیا "مین کچھ نہین جانتی"

جان لف بولا "مین تجھسے پھر پوچھتا ہون تو سب جانتی ہے مین نے آج رات کو
اُسکا انتظار کیا تھا - مجھکو معلوم ہے کہ وہ سب [illegible] - مجھے اُس کے
روپے سے واسطہ نہین - فقط اُسی سے مطلب ہے - مین اُسکو قتل کرون یا
زندہ رکھون یہ میرے اختیار کی بات ہے - تو اُسکا پتہ بتادے مین تجھکو
چھوڑ دون اگر نہ بتائیگی تو ابھی کنوئین مین ڈھکیلے دیتا ہون"

مارگریٹ کو اب دھیان آیا کہ [illegible] ابھی [illegible] کنارے پر
آیا تھا اور ضرور یہین کہین [illegible] ہوگا اُسکو [illegible] کی خبر سے بہت ہی
خوشی ہوئی اور اپنی جان سے بے فکر ہوکر [illegible] [illegible] جواب دیا
"مجھے لاڈ کا پتہ نہین معلوم اگر مجھکو وہ مل جاوے تو کہدون کہ جان لف
پھانسی پر چڑھا دینے کے قابل ہے"

جان لف نے اُسکو زور سے پکڑ کر کھینچا مگر اُسنے زنجیر پکڑ لی لوگون نے کھٹکا
سنا تو دوڑ پڑے - آواز دی لیکن جواب نہ ملا تو اُنھون نے سمجھ گوالے کو

پکارا۔ اتنے ہی مین کچھ روشنی اندر دکھائی دی تو سب دروازے توڑکر اندر
گھس گئے اور ابھی اسمتھ دور ہی تھا کہ زور سے کنوئین مین دھما کا سنائی دیا
جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بھاری جسم تہ پر گرا ہے۔ لوگون نے لالٹین
منگاکر کنوئین مین سیڑھی لگادی اور اسمتھ نے نیچے اُترکر مارگریٹ کو
جیون تیون باہر نکالا تو لوگون نے اسکی شناخت کی اتفاق سے اُسکے پیٹ
مین پانی نہ گیا تھا وجہ یہ کہ جان لف نے منھ مین گودڑ ٹھونس دیا تھا مگر اُسکی
سانس بہت ہی آہستہ آہستہ چلتی تھی اور چہرہ سیاہ پڑ گیا تھا لوگ اُسکو
بیہوشی کی حالت مین گھر لے گئے اور گرم کمرون پر لٹا دیا ڈاکٹر نے فوراً علاج کیا
تو طبیعت ٹھکانے ہوگئی مگر مارگریٹ نے مصلحتاً کسی سے واقعہ کی اصلیت نہ بیان
کی صاحب خانہ نے تھیلی کھولی تو ایکسو تیس اشرفیان برآمد ہوئین اُسنے
بدستور تھیلی کا منھ بند کرکے اپنی مُہر لگادی اور سب کو یقین ہوگیا کہ لاڈ ہی دروازے
پر یہ تھیلی ڈال گیا ہے جسکے پیچھے پیچھے مارگریٹ دوڑی گئی تھی مگر آپس مین
کچھ بگاڑ ہوگیا لہذا اُسی سے یہ فعل سرزد ہوا ہے۔ سب حیران تھے کہ اسقدر
دولت دیجانے پر بھی اس حرکت کے کیا معنی ہین؟ ہر ایک کو گمان تھا کہ
رشک وحسد یا کسی کی رقابت کے باعث سے یہ حادثہ وقوع مین آیا ہے
مگر مارگریٹ خاموش تھی اُسنے کچھ حال نہ بتایا جس سے کا بولڈ وغیرہ اور
متوہم ہوے۔ بہت ہی جلد یہ خبر مشہور ہوگئی کہ سینٹ مارگریٹس کے متصل
ایک خون ہوگیا اور گوالے کے بیان کردہ حلیہ کے موافق قاتل کی گرفتاری
کے واسطے انعام مشتہر کردیا گیا۔ مارگریٹ نے صرف اپنے ملاقاتی ڈاکٹر اور
معالج مسٹر اسٹینگ سے اس واقعے کا مفصل ذکر کرکے مدد کی درخواست
کی جسنے پہلے تو لاڈ کے چال چلن پر خفگی کرکے ترک محبت کی فہمائش کی۔ پھر
جب مارگریٹ کو میدان الفت مین ثابت قدم پایا تو بولا کہ اگر وہ کسی اور
کے دام محبت مین گرفتار نہین اور اُسکے اطوار درست ہوگئے ہین تو ضرور
چند روز مین پھر آجائے گا اسمین فرق نہین ورنہ اُس سے ہاتھ دھو رکھو۔
مین تمھارے آقا اور اُسکی بی بی سے بھی تمھاری صفائی کرادون گا تاکہ

غلط فہمیون کے سبب سے تکلیف کا سامنا ہو مگر اب طبیعت سنبھالو مجسٹریٹ روز تمھارے مزاج کی کیفیت پوچھتا ہے مین اُس سے کہدیا کرتا ہون کہ میرا مریض بخار سے نجات پائے تو حاضر خدمت ہو"

مارگیرٹ بولی کہ کیا اور کسی شخص سے یہ کام نہین ہو سکتا"

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ نہین۔ تمکو دو حکام عدالت کے آگے حلفیہ اظہار دینا ہوگا"

ڈاکٹر تو اس گفتگو کے بعد رخصت ہو گیا اور مارگیرٹ کی طبیعت درست ہوئی تو مسز کابولڈ نے مناسب سمجھا کہ اب مارگیرٹ کا اپنے گھر رہنا ہی بہتر ہے چنانچہ اُسنے مارگیرٹ سے کہا کہ تمھاری طبیعت اب درست ہے تمنے بڑی چوٹ سہی بہت بیماری اُٹھائی اور عدالت مین اظہار بھی دے چکے پس مناسب یہ ہے کہ تم آب وہوا تبدیل کرآؤ ڈاکٹر کی بھی یہی رائے ہے کہ خواہ اپنی چچی چچا کے یہان چلی جاؤ یا باپ بھائی کے پاس تمھاری ایک سو تیس اشرفیان امانت مین جب چاہے لیکر چلی جانا۔ جب تمھارے چچا یا والد کو ضرورت ہو مجھسے ملاقات کرکے تمھاری بہبودی کے لیے مشورہ کر لیا کرین اگر کہین ملازمت منظور ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے تیار ہون اور صحت کامل کے بعد تمھارا جی چاہے تو پھر یہین چلی آنا۔ مین تمسے کسی طرح باہر نہین"

مارگیرٹ نے عرض کی کہ تمھیں تنخواہ سے ایک حبہ زیادہ نہ لونگی۔ امانت میری نہین بلکہ ول لاڈ کی ہے مین اپنے آقائے نعمت اور آپ کی مربیانہ عنایتون کی ہمیشہ شکرگزار رہونگی۔ ابھی میرے ہوش ٹھکانے نہین دوستون سے رائے لے لون تب اپنی عقل کو دخل دونگی"

اسکی مہربان مخدومہ نے اُسکی طبیعت کے انقلاب کا اسواسطے ذکر نہ کیا کہ اُسکو رنج نہو اور نہ جلنے اب وہ ملازمت اختیار کرے یا نہ کرے۔ مارگیرٹ نے اُسکے بعد بہت ادب سے رخصت حاصل کی مسز کابولڈ کی نیکیون اور مہربانیون پر فرق نہ تھا خطا تھی تو مارگیرٹ ہی کی جسکی وجہ سے اُسکے خیالات مین تبدیلیان نمایان ہو گئی تھی۔

باب (۲۰)

حالت اور حیثیت کا انقلاب

مارگریٹ کے تندرست ہوتے ہی اسکے اظہار رجحون کے سامنے ہو چکے تو اُسنے سینٹ مارگریٹس گرین کے دوستون سے رخصت حاصل کی۔ اسکو مکان پر آرام کرنے کی اجازت مل گئی تھی اسلیے وہ ہنگٹن کو روانہ ہوئی اُسکا سن رسیدہ باپ اور چھوٹا بھائی دونون قدیم جھونپڑے مین رہتے تھے اُنھون نے مارگریٹ کا خیر مقدم کیا۔ وہ وہان بالکل خاموشی سے رہنے لگی مگر دل و دماغ مین رنج آمیز خیالات بسے رہتے تھے اُسکے باپ کو خبر تھی کہ مارگریٹ کسی کو دل دے چکی ہے لہذا اُسنے اشارتاً و کنایتاً اُسکا دل ٹٹولا تو مارگریٹ نے بھی کلیجہ چیر کر دکھا ہی دیا کوئی بات پوشیدہ نہ رکھی۔

باپ کو جب پورا علم ہو گیا تو اُسنے کہا کہ مین تو مجبور ہون مگر تمھارے بھائی اڈورڈ کو ساحل پر بھیجتا ہون کہ وہان اُسکو کچھ معلومات حاصل کرنے کا موقع ہاتھ آئے۔

وہ بہت ہی چلتا پرزہ آدمی تھا اور اُسکی تیزی اور چالاکی مین اُسکا کوئی ہمعصر اس سے سبقت نہ لے جا سکتا تھا۔

مارگریٹ کو بھی یہ رائے پسند آئی اور اُسنے اڈورڈ کو اپنی توفیر کا کچھ حصہ دینے کا وعدہ کیا۔

شام کے وقت اس بات کا ذکر اڈورڈ سے کیا گیا تو اُسنے بخوشی منظور کر لیا اور اپنی بہن سے ہفتہ عشرہ کی مُہلت مانگی۔

مارگریٹ نے اُس سے تلقین کر دی کہ ول لاڈ سے سب باتین صاف صاف کہدینا کہ مین نے ایسے الفاظ اپنی زبان سے کیون کہے جو کہ اُسکے دل پر اثر کر گئے تھے

مگر دیکھو خبردار رہنا کہ نف کا ساتھ ہرگز نہ کرنا کیونکہ وہ تمھین اپنے پھندے مین

پھنسا کر بالکل ہی بے بس کر دے گا تم سمندر کے کنارے کنارے مختلف مقامات پر ہوتے ہوئے جانا - جو کوئی تمسے پوچھے تو ایمانداری سے اپنا نام بتا دینا اور اگر ایڈورڈ بیری سے ملاقات ہو جائے تو اُس سے بھی سارا کچا چھٹا بیان کر دینا -

اچھا ایڈورڈ اب جاؤ مین تمھاری واپسی کا انتظار کرتی رہونگی

ایڈورڈ کیچ پول فلکسٹو پہونچا جہان اُسنے لاڈ کے باپ کا پتہ لگانا شروع کیا مگر معلوم ہوا کہ وہ اپنے بیٹے اور فرانسیسیون کی لڑائی کے بعد اس دنیا سے گذر گیا اور وہان گفتگو مین لاڈ کے بعض پڑوسیون نے اس سے ایڈورڈ کیچ پول کا بھی ذکر کر دیا -

اب ایڈورڈ فلکسٹو سے بیڈسوری قری پہونچا جہان اُسنے ایک سرے مین قیام کیا مگر وہان بھی اُسنے لاڈ کا کچھ سراغ نہ پایا - پھر وہ اُس جگہ سے اُٹھکر دوسری جگہ رہنے لگا وہان بھی لاڈ کا پتہ پانے کی امید پر لوگون سے گفتگو چھیڑی مگر کچھ نتیجہ نہ ہوا - بعدہٗ اُسنے وہان سے اور اور مقامات کے چکر لگائے اور آکسفورڈ مین اتنے دلون تک ٹھہرا کہ محافظان ساحل کو شبہ ہوا کہ ایڈورڈ جاسوسی کی غرض سے بھیس بدلے ہوئے برطانیہ اعظم مین ایک ویران مقام ہے جہان ایڈورڈ چند لوگون سے ملا جنمین سے ایک یون مخاطب ہوا -

"کیون صاحب - آپ کا اس ساحل پر کیونکر آنا ہوا ہے"

ایڈورڈ نے جواب دیا "مین رخصت پر ہون اور میری خواہش ہے کہ ایک دو روز ساحل پر رہون"

مخاطب نے پھر کہا کہ تم یہان چھ روز سے آئے ہوئے ہو - شاید تمکو کوئی مہم درپیش ہے جسکے لیے غالباً مصیبت کا سامنا کرنا ہوگا اس سے بہتر ہے کہ میری نصیحت مانو اور یہان سے چلتا دھندا کرو -

ایڈورڈ نے جواب دیا کہ میرا پیشہ قانون کے خلاف نہین ہے شاید آپ خیال کرتے ہونگے کہ میرا تعلق خفیہ فروشون سے ہے اور مین انھین

بات بات کی اطلاع دیا کرتا ہون مگر مین فی الحال سراغ رسانی کا خواہشمند ہون نہ کہ سراغرسانی کا۔ مین نے زندگی بھر خفیہ فروشون کی کشتی ہی نہین دیکھی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھپر شبہ کرتے ہین مگر یہ تو بتائیے کہ آپ کو میرے اوپر شبہ کیا ہے؟

اُسنے پھر کہا کہ "مجھے اُسی بات کا شبہہ تھا جو کہ تم خود اپنی زبان سے کہہ چکے ہو۔ مین نے تمھین پیشتر کبھی نہین دیکھا۔ شک وشبہہ صرف اسی لیے

اڈورڈ۔ کیا آپ کو کامل یقین ہے کہ آپ نے مجھے پیشتر کبھی نہین دیکھا شاید آپ غلطی پر ہین مجھ سے آپ سے پیشتر بات چیت بھی ہو چکی ہے بہرحال مین آپ سے واقف ہون چاہے آپ آگاہ نہ ہون"

اُسنے انکار کیا مین نے تمھین کبھی دیکھا ہی نہین۔ میری یاد بالکل درست ہے

اڈورڈ نے جواب دیا کہ "آپ کی شکل میری نظر مین ہے مین آپ کا شناسا ہون آپ سے اور مجھ سے کئی بار بات چیت بھی ہو چکی ہے"

اس شخص نے کہا کہ تم تو جیسے مذاق کرتے ہو اچھا یہ بتلاؤ کہ تمھارا نام اور مقام اور سکونت کیا ہے؟

اڈورڈ نے جواب دیا کہ "آپ کا نام اڈورڈ بیری ہے اور میرا نام اڈورڈ کیچ پول۔ کیا آپ کو اس لڑکے کی یاد نہین ہے جو اپنی بہن کو کشتی خانے مین لے گیا تھا۔

اڈورڈ بیری بولا کہ ہان۔ اب مجھے یاد آئی۔ تمھاری شکل مین تو نہایت ہی فرق آگیا ہے۔ یہ تو بتاؤ کہ تمھارا آنا یہان کیونکر ہوا؟

اڈورڈ کیچ پول نے کہا کہ میرے آنے کا بھی وہی مقصد ہے جس غرض سے آپ آئے ہوے ہین۔ مین خفیہ فروشون کی تلاش مین ہون

اڈورڈ بیری۔ اگر ولی لاڈ کی جستجو ہے تو شاید تمکو عرصہ تک آسکا منتظر رہنا پڑے گا کیونکہ وہ برطانیہ کی بحری فوج مین داخل ہو گیا ہے"

اڈورڈ کیچ پول "مجھے یہ بات معلوم تھی مگر اب بھول گیا ہون۔ میری بہن نے مجھکو آپ سے ملاقات کرنے اور مدد لینے کی فہمایش کر دی تھی

ایڈورڈ کیچ پول نے سب معاملہ اس سے بیان کر دیا تو ایڈورڈ بیری بولا کہ میرے خیال میں یہ بات نہیں لاڈ کے دوست واحباب پہلے ہی کے سے چلتے پرزے ہیں اور سنا ہے کہ وہ پھر انہیں شریک ہو گیا ہے اور جب اُسکو لیٹرون نے گرفتار کر لیا تھا تو وہ لف سے جھگڑنے لگا۔ لف نے راہ فرار اختیار کی اور لاڈ سے انتقام لینے کی ٹھان لی۔ ہملوگون مین کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اُسکو گرفتار کرنے کی نیت سے اپنی جان کیواسطے خطرہ مول لے

ہمکو گورنمنٹ سے گرفتاری کے لیے احکام ملے ہین اور انعام مقرر کیا گیا ہے اسکی نسبت میرا خیال یہ ہے کہ وہ کبھی زندہ نہین پکڑا جائے گا ہمکو اطلاع ملی ہے کہ وہ ساحل سے بھاگ گیا ہے اور دوسری جگہ جانے کی تیاری مین مشغول ہے اگر تمھین اسکو گرفتار کرنے کا خیال ہے تو تم ہمکو بھی بہت مدد دے سکتے ہو"

ایڈورڈ کیچ پول نے کہا کہ "مین بخوشی حاضر ہون"

ایڈورڈ بیری بولا "اچھا تو پھر سنو۔ ساحل پر ۵۰۰ گز کا فاصلہ طے کرتے ہی تمھین میرے آدمیون مین سے کوئی نہ کوئی ضرور ملے گا گو تمسے اُنسے ملاقات نہین تاہم وہ تمھارا ہی انتظار کرتے ملین گے۔

اگر تم اُسی جگہ سے ۵۰۰ گز کی مسافت طے کر جاؤ گے تو تمھین ایک پولیس سردار ملے گا اور صاحب سلامت کرے گا۔

وہ لوگ وہین تمھاری نقل و حرکت دیکھنے کے لیے بالو کے میدان مین چھپ گئے ہین۔ ان لوگون کو شبہ ہے کہ تم سفید جھنڈی دکھانے کے لیے معین کیے گئے ہو تاکہ کشتی ساحل پر آجائے۔ تمنے جو مجھسے اپنا حال بتلایا ہے مجھے اُسکا کامل یقین ہے اور اگر تم مجھے مدد دو گے تو مین بھی تمھارے حصول مقصود کے لیے تمھارا ہاتھ بٹاؤن گا"

ایڈورڈ کیچ پول نے کہا کہ "جو کام آپ میرے سپرد کر سکتے ہین میری طرف سے کوتاہی نہ ہونے پائے گی اطمینان رکھیے"

ایڈورڈ بیری بولا کہ "بس میں تم سے اسکے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کنگ جارج کی سلامتی۔ کے الفاظ خوب یاد رکھنا جو تمھیں میرے ساتھی کے سلام کرنے پر زبان پر لانا ہونگے۔ آگے بڑھو گے تو پھر ۵۰۰ گز کے فاصلے پر میرا ایک نیا ایک ساتھی تم سے ضرور مخاطب ہو کر یہ پوچھے گا کہ "کون جا رہا ہے ؟"

تم جواب دینا" کنگ جارج کی سلامتی"

پھر وہ تم سے کہیں گے "اچھا چلے جاؤ"

اسکے بعد جو وہ آدمی ملیں گے جو تمھیں بتا دینگے کہ آج کی رات کو میل تک نہایت ہی سخت پہرا ہے" اسی طرح سے ایڈورڈ بیری نے اُسے تلقین و فہمائش کر دی اور ایڈورڈ پیچ پول وہ مہم سر کرنے کے لیے تیار ہو گیا اور کمر ہمت چست باندھی۔ وہ ان باتوں پر بڑی دیر تک خوب ہی غور سے سوچا کیا۔ سارے نشیب و فراز سوچتے وقت لاڈ کی تجسس کا خیال اُسکے دماغ سے اُتر گیا اور صرف لاڈ کے قاتل کی گرفتاری کی دھن سوار ہو گئی وہ وہاں سے چل کھڑا ہوا اور ہوتے ہوتے وہیں آیا جہاں پوپ سے مذکورہ بالا گفتگو ہوئی تھی

اُس جگہ سے چلکر اُسے ساتواں آدمی ملا جہاں اُسنے جھنڈی اور سونٹا چھوڑ کر مستعدی سے کل راستہ طے کر لیا جب وہ لوٹا تو اُسنے بالو کے میدان میں سونٹا گاڑ دیا اور خود بھی اسی طرح چھپ گیا کہ سوا سر کے اُسکا کل بدن بڑے بڑے پتھروں سے ڈھک گیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد ایڈورڈ نے ایک بھیڑ کو میاتے سُنا اور گڈریے کو بھیڑیں چراتے دیکھا۔ گڈریا سیٹی بجاتا ہوا ڈنڈے کے قریب آیا اور بڑے ہی غور و تامل سے دیکھ بھال کر رہی رہا تھا کہ ایڈورڈ مصلحتاً اُٹھ کھڑا ہوا۔ گڈریے نے اُسکو دیکھا تو پوچھا

"یہاں ڈنڈا رکھنے کی کوئی وجہ۔ کوئی ضرورت ؟"

ایڈورڈ نے جواب دیا" میری مرضی۔ میرا دل"

گڈریہ بولا " سیدھی سیدھی باتیں کرو۔ ورنہ منہ کی کھاؤ گے بھلا چاہو تو

ڈنڈا۔ جھنڈی میرے حوالے کر دو"

ایڈورڈ نے جواب دیا "تم دھوکہ دے کر کیوں جاتے ہو۔ اگر چاہو تو زور آزمائی ہو جائیں۔ تم جیتو تو جھنڈی تمہارے باپ کی اور میں جیتوں تو میرا تو ہے ہی۔ بس فیصلہ شد۔"

اتنا کہتے ہی وہ سب شریک ہو گئے اور ایڈورڈ دل میں سمجھ گیا کہ یہ لڑکے بھی کچھ بچے نہیں۔ حریف ہوا کر

"ڈنڈا اٹھا کر جاؤ۔ جھنڈی کو اس طرح رکھو تاکہ دونوں اسیر ایک کا زور لگائیں۔ جو چھین لے جائے اسکی ہے۔"

ایڈورڈ جھنڈی کو مضبوط پکڑے رہا اور اس زور سے جھٹکا دیا کہ لڑکا منہ کے بل زمین پر آ رہا اور پتھروں کی سخت چوٹ کھائی۔

ایڈورڈ پہلے تو اپنے دل میں ذرا گھبرا گیا مگر پھر بہت ہی توجہ سے سنجیدگی سے غور کرنے لگا اور پتھروں کے بانٹنے کی تیزی سے اسکی تسکین کر لیتا۔

اتنی خبر ہوئی کہ ایڈورڈ پہلے ہی احتیاط کر رہا تھا۔ چونکہ جب وہ اپنے بھولے کی اندرونی تفتیش تلاش کر رہا تھا تو جسے اب جو کہ بھی پستول دستیاب ہوئی جس سے خدا کا شکر کچھ ساتھ بیٹھ آ جانا ممکن تھا

بڑھے نے پھر آہستگی نمایاں کیے اور بہت ہی آہستہ سے اطاعت کے لیے کر لیا۔

ایڈورڈ اس سے بولا کہ خبردار بڑھے آواز نہ نکلے ورنہ پستول سے خاتمہ کر دوں گا۔ چپکا پڑا رہے گا تو خیریت رہے گی

بڑھے نے جب اپنے ہاتھ پیر اچھی طرح بندھے پائے تو سمجھا کہ الٹا سچ بول بھی گر رہا ہے اسلیے اُسنے چپ چاپ پڑے رہنا ہی بہتر سمجھا۔

ایڈورڈ نے تھوڑی ہی کشتیاں لگا کر اسکو کشتی کی طرف کھینچنا شروع کیا اور بولا اب تو مجھے یقین ہے تمہیں دریا میں غرق کیے دیتا ہوں۔

جیسا بولا کہ خدا اپنی خیر کریں تو وہی تم تو سب جاتا ہے

موجود ہین جو تیرا قلع قمع کر دینگے اور مجھے مصیبت سے چھڑا لین گے
ایڈورڈ کیچ پول نے کہا کہ دیکھ مین تجھے تیری کرتوت کی سزا دیے دیتا ہون
تیری یہی سزا ہے کہ دریا مین ڈبو دیا جاے اگر تو مجھسے صاف صاف
حال نہ بیان کرے گا اور میرے سوال کا ٹھیک ٹھیک جواب نہ دے گا
تو مین تیرا قصہ ہی پاک کیے دیتا ہون۔ بتا تو سہی کہ خفیہ فروشون کو تو نے کیون
سازشی اشارہ کرنے کی ٹھانی تھی۔ مجھسے سارا معاملہ سچ سچ کہدے نہین تو پھر
بری ٹھہرے گی"
بڈھا بولا کہ "آج رات کو مین کچھ نہین بتاؤن گا"
ایڈورڈ نے غصہ مین جھلا کر کہا۔ کیون؟ نہ بتانے کی وجہ؟
بڈھے نے جواب دیا "یہی کہ محافظان ساحل اِدھر اُدھر لگے ہین۔
ایڈورڈ نے پھر بڈھے سے پوچھا کہ کیا آج رات کو کپتان لاڈیالف مین سے
کوئی آنے والا ہے؟"
کڈریے نے جواب دیا کہ "الف آئے تو آئے لاڈ کیونکر آئے گا کیونکہ وہ تو
راہگراے عالم باقی ہو گیا"
ایڈورڈ نے پوچھا کہ تجھے لاڈ کے مرنے کا حال کیونکر معلوم ہوا
وہ بولا "اگر تم مجھے رہا کر دو تو مین سارا کچا چھٹا تمھارے گوش گزار کر دونگا"
ایڈورڈ نے کہا کہ جب تو مجھ سے کہدے گا کہ وہ کب اور کہان مرا اور
اُسکی موت کا ثبوت دیدیگا تو شاید تیری جانبری ہو جائے۔
بڈھے نے پوچھا کیا تم مجھے ضرور چھوڑ دوگے"
ایڈورڈ نے جواب دیا "ضرور کیونکہ تجھے بندھے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ہے"
بڈھا "ان بندشون سے مجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے"
ایڈورڈ۔ محض غلط۔ بند بالکل ڈھیلے ہین اور آسانی سے کھل سکتے ہین
اگر تو ہاتھ نہ کسمسائے تو تجھے بالکل تکلیف محسوس نہ ہو۔
وہ دونون اب دریا کے ساحل پر پہونچ گئے اور ایڈورڈ نے ایک کشتی
ساحل کے کنارے لگا کر بڈھے کو اسپر سوار کر دیا بعدہ لنگر اٹھایا اور جزیرہ کی طرف

پیچھے کھڑا ہوا
ایڈورڈ جس طریقہ سے کشتی چلاتا تھا اُس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ وہ ملاح نہ تھا بلکہ اسکے لیے یہ بڑا اہم اور مشکل کام معلوم ہوتا تھا۔
آخر چلتے چلتے کشتی جزیرہ پر آئی اور اُسنے بڈھے گڈریے کو کشتی سے آتارکر جھونپڑے کے دروازے پر لٹا دیا۔
دروازہ مقفل تھا اور کنجی ندارد تھی لہذا ایڈورڈ ایک کھڑکی کے ذریعہ سے مکان میں پہونچا وہاں اس بڈھے کو بھی جیون تیون کر کے کسی نہ کسی طرح اُٹھالیگیا بعدہ بستر پر لٹا کر خود بھی وہیں بیٹھ گیا۔
"اُسوقت اسکی طبیعت بھوک پیاس سے پریشان تھی، اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان میں بہت سی مقوی اور مفرح اشیا موجود تھیں۔ نان پاؤ اور پنیر وغیرہ سب ڈھیر تھے۔ برانڈی وغیرہ شرابیں بھی موجود تھیں۔
ایڈورڈ نے خود کچھ کھایا اور شراب پی بڈھے کو بھی تھوڑا بہت کھلایا پلایا اور پھر پوچھا کہ
"ہاں بتاؤ۔ تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ لاڈ مر گیا؟
اُسنے جواب دیا کہ کپتان لف کہتے تھے۔
ایڈورڈ نے پوچھا۔ بس کوئی اور ثبوت؟
وہ بولا" ہاں ہاں۔ میرے پاس اُسکی گھڑی ہے جو لف نے مجھے دی تھی اُسکے ڈبے پر لاڈ کا نام بھی کندہ ہے۔ خود بھی دیکھ لو۔ گھڑی فلاں صندوق میں ہے
ایڈورڈ نے بڑے ہی اشتیاق سے صندوق کھولا۔ گھڑی برآمد ہوئی جسکے ایک طرف ولیم لاڈ کا نام اور فیجمن ہی کا ذکر تھا اور مارگریٹ کا نام حاشیہ پر کندہ تھا۔ اُسنے بڈھے سے کہا
"ابھی تک جو تمنے بتایا وہ تو سب ٹھیک ہے اب یہ بتاؤ کہ وہ مرا کیونکر؟
اُسنے جواب دیا" لف بڑا ہی سنگدل شخص ہے۔ اُسنے مارگریٹ کو قتل کر ڈالا اور مجھے کامل یقین ہے کہ ولیم لاڈ کا بھی قاتل وہی ہے۔
پچھلے سال کے آخر میں جب میں سڈ بارن ایبیہ میں تھا تو سوا کپتان لف کے کوئی اور نہ ملا جو مجھ سے اسطرح مخاطب ہوا۔

"کیا تمنے کپتان لاڈ کو ادھر جاتے ہوے دیکھا ہے؟"

اس سوال نے مجھے عالم حیرت مین ڈال دیا کیونکہ اس روز مین چھ بجے اپنی بھیڑ یان لیکر چرانے کے لیے نکل کھڑا ہوا تھا کہ درمیان مین بہادر لاڈ مل گیا جسنے بھی اسی طرح سوال کیا کہ تمنے لت کو تو جاتے نہین دیکھا؟

مین نے جواب دیا کہ "مجھے ٹھیک پتہ نہین معلوم مگر ہان مین نے چند ملاح اکسفورڈ مین ساحل پر دیکھے تھے"

یقین مانو کہ مین نے لت سے بھی وہی کہا تھا جواب مین کہ رہا ہون۔ لت وہان سے اکسفورڈ کی طرف روانہ ہوا اسی روز رات کو میرا شکار کھیلنے کا ارادہ تھا اور جب مین مقام گیب لین مین پہونچا تو مین نے بہت ہی زور زور کی آوازین سنین بعدہ دیکھا کہ دونون کپتان لڑ رہے ہین مین اُنسے تو نہ بولا اور ایک درخت کے نیچے چھپ گیا۔

آخرکار مین نے دو پستولون کی آوازین سُنین جنکی ایک گولی میری طرف سے بھی گذری۔ دو گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہی بعدہٗ تلوار سے تلوار بجنے سُنائی دی اور آخرکار انہین سے ایک کو بھاگتے دیکھا۔ دوسرے روز مین نے اُسی مقام پر ایک تلوار کا پھل خون سے سُرخا سُرخ پایا اور بالو کے اوپر قدمون کے صدہا نشانات دیکھے زمین خون سے تر تھی اور بالو پر شہاب ساچھڑ کا معلوم ہوتا تھا۔

اسکے بعد سے مین نے لاڈ کو پھر نہین دیکھا ہان وقوعہ کے دو مہینے بعد لت البتہ میرے پاس آیا جس سے مین نے پوچھا کہ

"کپتان لاڈ کہان ہے؟"

اُسنے بہت ہی طیش مین آکر کہا "تمھین اس سوال کے پوچھنے سے کیا مطلب؟ تمکو اس سے واسطہ، غرض، سروکار، مطلب؟"

اُسکی ان باتون سے میرا کلیجہ دہلنے لگا اور نہ مجھے یہ بات کہنے کی جراًت نہ پڑی کہ مین لڑائی کے وقت موجود تھا بس یون ٹال دیا کہ مین نے اُسکو بہت زمانہ گذرا نہین دیکھا اور نہ جانتا ہون کہ وہ کہان تھا یا اب کہان ہے مین نے اس غرض سے دریافت کیا کہ شاید آپ سے اور اُس سے کہین

ملاقات ہوئی ہو

لفٹ نے جواب دیا کہ وہ مجھ سے کل ملا ضرور تھا مگر رات کو سمندر پر نہ جانے
کہاں غائب ہوا۔ زمین کھا گئی۔ یا آسمان۔ معلوم ہی نہ ہوا حالانکہ جہاز
تیار تھا اور وہ بحری سفر کے لیے رضامند بھی ہو گیا تھا۔ میرا اور اسکا سامان
بندھا ہوا تھا۔ سفر کی سب تیاریاں ہو گئی تھیں۔ لیکن بعد میں نے اور ہمارے ملاحوں
کی جماعتوں نے بھی نہیں دیکھا۔ میرے ساتھی بھی کشتی میں تھے وہ بھی دونوں
جماعتوں میں شامل ہو گئے۔ اور انکا بھی پتہ نہ لگا۔

میں نے کہا۔ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ سب جماعتوں میں شامل
ہو گئے۔

لفٹ۔ مجھے دریا میں ایک کشتی ملی تھی۔

میں نے پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟

ان باتوں کا لوگوں سے کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے وہ اپنی ایک گھڑی دینا
اور بولا میں اسے اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتا کیونکہ گھڑی دیکھ کر مجھے رونا
آتا ہے"

ان باتوں پر مجھے نہایت حیرت ہوئی اور خیال ہوا کہ شاید اسکو لڑکا
صدمہ ہوا ہے"

میں نے گھڑی لے لی اور وہی اب تک میرے پاس ہے۔

ایڈورڈ بولا۔ "اس گھڑی کی کیا قیمت ہوئی"

میں نے جواب دیا۔ "جو مرضی"

ایڈورڈ۔ "میں آدھی قیمت دے دوں گا"

بڑھا۔ "سر آنکھوں پر منظور"

ایڈورڈ۔ اب وقت کم رہ گیا ہو۔ اچھا بتاؤ کہ یہ لکڑی کس کے تھے کس لیے ہیں

بڑھا۔ جیب خرچ۔ اسے استعمال کرتے ہیں تو کشتی میں کام آتے ہیں

ایڈورڈ۔ تم کہو تو میں انھیں اپنے ساتھ لیتا جاؤں لیکن
تمہارے پاس انکے واسطے تو اور بھی ضرورت ہے"

بڈھا آدمی "جی نہین - خفیہ فروش خود اپنے تیوار لاتے ہین"
ایڈورڈ "اب مین جاؤن گا - چونکہ تمنے مجھسے سب حال صاف صاف بیان کر دیا ہے اسلیے مین بھی تمکو بتائے دیتا ہون کہ مین مارگیرٹ کیچ پول کا بھائی ہون -
بڈھا - پھر توآپ کی ذات گڈریا ہونا چاہیے
ایڈورڈ "ہان مین گڈریا ہی ہون -
بڈھا "مین یہ بات پہلے ہی تاڑگیا تھا جب آپ نے مجھے باندھا تھا کیا آپ کی بہن اس دنیا مین نہین ہے ؟"
ایڈورڈ - نہین وہ زندہ ہے مگر ہان خوب یاد آیا یہ تو بتاؤ کہ خشکی پر کے آدمی اُترے تھے -
بڈھا - مع کپتان دس آدمی تھے -
ایڈورڈ - اچھا اب تم چپ چاپ لیٹے رہو مین رسی مسہری سے باندھ دونگا تاکہ کپتان مجھے مورد الزام نہ کرے - اگر وہ نہ آئے گا تو مین خود آؤنگا اب وقت تنگ ہے اور مجھے اپنا کام کرنا ہے تمھارا چراغ کہان ہے ؟"
بڈھا آدمی - مجھے تمھاری باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ سب پتہ لگ گیا شاید تمکو ٹھے پر کی کھڑکی مین چراغ رکھتا ہے چراغ مسہری کے پیچھے رکھا ہے لو
ایڈورڈ نے چراغ جلا کر رکھدیا جس سے بہادر اور بامرد محافظ ساحل کو تو کامیابی کی نشانی تھی اور خفیہ فروشون کے لیے لالچ کا ذریعہ تھا -
ایڈورڈ یہ کہتا ہوا الوداع کہکر چل دیا کہ اگر کامیابی ہوئی تو ہم اور تم پھر ملینگے
ایڈورڈ نہایت ہی جلدی سے کشتی پر سوار ہوگیا اور اُسکو اسی جگہ کھے کر لے آیا جہان سے چلا تھا - جب خشکی پر پہونچا تو سیدھا سفید جھنڈی کے پاس آیا - فوراً ایڈورڈ بیری ل گیا - جو ایڈورڈ کیچ پول کو دیکھکر بولا معلوم ہوتا ہے کہ تم کامیاب نہین ہوے"
ایڈورڈ کیچ پول نے کہا کہ "امیدون سے تو زیادہ ہی کامیابی ہوئی ہے

مگر سب حال پھر کہونگا"

ایڈورڈ بیری کھڑا ہوگیا اور بولا ہمین سفید جھنڈی کی بدولت بھی کامیابی ہوئی ہے۔ ہم فلان مقام پر جاؤ یہان سے تھین دریا اور خندق دونون نظر آئین گے۔ اس خندق کے سو گز کے فاصلہ پر لنگر انداز ہو جاؤ کیونکہ مجھے شبہہ ہوتا ہے کہ لڑائی یہین ہوگی۔

چودہ آدمی جمع ہوگئے اور ساحل پر چار دن تک چار چار میل کے فاصلہ پر خفیہ فروشون کی گرفتاری کے لیے منتظر رہے آفتاب غروب ہوگیا اور رات اپنا ظہور دکھلانے لگی۔ دریائی چڑیون نے چہچہانا بند کر دیا اور اپنے اپنے گھونسلون مین بسیرا لینے کے لیے چل دین۔

ماہتاب خراماں خراماں تمام عالم مین اپنی روشنی پھیلانے لگا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنے لگی تمام خفیہ فروش دل ہی دل مین خوش تھے کہ آج بالکل ہی پوشیدہ طور سے اپنا کام کرلین گے۔

جھنڈی ابھی تک بدستور اڑ رہی تھی اور گڈریہ کا جھونپڑا روشن ہو رہا تھا اتنے ہی مین مہم سر کرنے کا وقت سر پر آگیا سناٹے مین کسی کھانی چڑیا تک کی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ صرف ہوا کی سائیں سائیں قدرے معلوم ہوتی تھی۔ چاندنی رات مین جہاز ساحل کی طرف آتے دکھائی دیا جسکی ایک کشتی کٹ کر آتی نظر آئی جو بالکل بھری ہوئی تھی۔

کشتی پر جان لٹ اپنے ہمراہیون کے ساتھ سوار تھا مگر ایک لفظ بھی گوش زد نہ ہوتا تھا۔ چند کالے کالے آدمی کشتی پر سے اترتے دکھائی دیے جو اسی مقام پر جا کر پہونچے جسکا بیری نے تذکرہ کیا تھا۔ وہان انھون نے اسباب رکھدیا اور پھر کشتی کی جانب واپس گئے۔

آٹھ آدمی تو پورون پر بیٹھ گئے اور دو آدمی پتوار لیے ہوئے آگے بڑھ گئے اور انکی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔

"اب سب معاملہ ٹھیک ہے"

ایڈورڈ کچھ بول کھڑا کھڑا یہ سب معاملہ دیکھتا رہا اور تھوڑی دیر بعد

اس زور سے سیٹی بجائی جسکی آواز غالباً آکسفورڈ تک پہونچی ہوگی۔ وہ وہین ڈٹا رہا اور اُسکے سر پر ایک گولی سنسناتی ہوئی چلی گئی تو لوگون نے اپنا سب مال متاع اُتار دیا اور خندق کی طرف بھاگے مگر وہان محافظ ساحل کھڑا ہوا تھا

ایڈورڈ بیری بھی اپنے ہمراہیون کے ساتھ ایسی خاموشی سے آپہونچا کہ خفیہ فروشون کو معلوم بھی نہ ہوا۔ گولیان چلنے لگین۔ دو خفیہ فروش کام آئے اسکے بعد دونون حریف اور آگے بڑھے اور تلوار سے مقابلہ شروع ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد کشتی کے سوار چلانے لگے بعض تو بھاگ گئے بعض مر گئے اور چند ادھر اُدھر منھ چھپانے لگے۔ گر گولیون نے اُنھین جانے نہ دیا وہ بھی جان بحق ہوئے۔ اودھر دو جانون کا نقصان ہوا لیکن محافظین ساحل مین سے صرف ایک ہی کی جان گئی۔ جب دشمن تتر بتر ہوگئے تو ایڈورڈ بیری نے اپنے ساتھیون کو گنا اور اُنسے جدا ہوگیا۔ ان لوگون نے بیری کو دو شکست یافتہ خفیہ فروشون کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ انھین کے پاس کپتان بھی مرا پڑا تھا جسکے دونون بازو کٹے ہوے تھے۔

اب ایڈورڈ کیچ پول نے بیری کی کمک کے لیے کمر باندھی۔ دو خفیہ فروش مارڈالے گئے اور ملاحون کا کپتان اور ایک اور آدمی زندہ تو بچا مگر دونون زخمی ہوکر گر پڑے۔

دونون مجروح بیری اور کیچ پول کے ساتھ جزیرہ پر اُترے اور دس آدمی قیدیون کی حفاظت اور خفیہ فروشون کی کشتی پکڑنے کے لیے گئے

گڈریہ کے پیرون مین اسقدر درد تھا کہ بمشکل کھڑا ہو سکتا تھا مگر اسکو کیچ پول نے آزاد کردیا دونون زخمی بستر پر لٹائے گئے۔

لعٹ نے تیوری چڑھا کر بیری و کیچ پول اور گڈریہ کی طرف دیکھا اور دانت کٹکٹا کر اُنپر لعنت ملامت کرنا شروع کی۔

محافظ ساحل نہایت زخمی ہوگیا تھا وہ بھی گڈریہ کی لڑکی کے بستر پر لٹایا گیا جان لعٹ کی موت کے آثار نمایان ہونے لگے وہ اِدھر اُدھر دیکھتا تھا ہر ایک مرتبہ ول لاڈ کا قاتل اپنے کو بتا کر بکنے لگا۔

"دیکھو۔ دیکھو۔ ول لاڈ۔ کیچ پول اور بیبی سرہانے کھڑے ہنس رہے ہین وہ مرے نہین گئے"

آخرکار جان لف کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ ان لوگون کو ایسی موت دیکھنے کا کبھی بھی اتفاق نہ پڑا تھا اور وہ اس نظارہ کو عمر بھر نہ بھولے۔

جب جان لف کے مرنے کی خبر مشتہر ہوئی تو سیکڑون آدمی اُسکو دیکھنے آئے گورمنٹ نے محافظ ساحل کو انعام دیا اور اور لوگون نے بھی بہت داد دہش کی۔

ایڈورڈ کیچ پول بھی انعام کا مستحق اور حصہ دار تھا اسکو بھی اسکا حق مل گیا اب کیچ پول ینگلٹن واپس گیا۔ وہان مارگریٹ سے سب حال بیان کیا اور اُسے لاڈ کی موت کا کامل یقین دلانا چاہا۔ مگر مارگریٹ کا دل کچھ اور ہی کہتا تھا وہ بولی

"مجھے تو لاڈ کی موت کا کوئی ٹھیک ثبوت نہین ملتا"

گو دریہ اور لف نے سے ایسا ہی سمجھ ہوگا مگر اس بات مین ایک ایسا راز پوشیدہ ہے جسکا کسی کو پتہ نہین۔ بہرحال اسکو اس بات سے خوشی ہوئی کہ لاڈ پہلی جماعت یا لف کے ہتھے نہ چڑھا۔ وہ پہلے جہاز کی بہت حسرتمند ہوئی اور گھر واپس جانے کا ارادہ کیا۔ مارگریٹ کو صرف [illegible] تھی۔ نہ بھائی اور نہ مخدومہ کی پروا تھی ورنہ [illegible] پہلے ہی کا خیال تھا۔ [illegible] مخدومہ کو جب اسکا کچھ حال نہ معلوم ہو تو [illegible] لوگون [illegible] تھی [illegible] کچھ پتہ نہ لگا۔ ایک شخص ینگلٹن بھی گیا مگر بدقسمتی سے مارگریٹ [illegible] مستقل [illegible] تھی۔ [illegible] مخدومہ سمجھی [illegible] مارگریٹ [illegible] مارگریٹ جب سینٹ مارگریٹ [illegible]۔ چند مکان چھوڑ کر وہ اپنی مخدومہ سے ملی تو اُسنے خط کتابت بند ہونے پر خوب [illegible]۔ مارگریٹ کے دل پر ان باتون سے سخت چوٹ لگی [illegible] افسردہ ہو گیا وہ اکثر مارگریٹ گرین جا کر ننھے ننھے بچون کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوا کرتی تھی۔ چند مہینے کے بعد مسز کابولڈ کے یہان ایک جگہ خالی ہوئی وہین [illegible]

باورچی خانہ کی نوکری کرلی۔
لاڈ کے زندہ ہونے کی بات سننے سے مارگریٹ عجیب ہی خلجان
مین تھی ایک سال بعد مخدومہ نے مارگریٹ کو برطرف کردیا مگر مارگیریٹ کے دل پر اس سے
جو اثر ہوا وہ ناقابل بیان ہے وہ ہر وقت ٹک ٹک کر رویا کرتی تھی اور خاندان والون
کی یاد اسکو جیتے جی مارے ڈالتی تھی اُسنے اپنی مخدومہ سے ایک مہینے تک گھر رہنے کی
مُہلت ایسے دردآمیز الفاظ مین مانگی کہ مالکہ کے دل پر وہ تیر کی طرح اثر کرگئے
جب مارگیریٹ کے چلنے کا وقت آگیا تو کوئی شخص ایسا نہ تھا جسنے اسکی
جدائی پر آنسو نہ بہائے ہون۔
اسکی مخدومہ نے لاڈ کا روپیہ اُسکے حوالے کردیا اور دونون آیندہ حالات
پر باتین کرنے لگین مخدومہ نے مارگریٹ کو چند کتابین بطور یادگار دین جنکو
لیکر اُسنے پڑھنے اور ہمیشہ خدمت گزاری کرنے کا وعدہ کیا اور زار زار آنسو
بہاتی ہوئی گاڑی پر سوار ہوکر برینڈ سٹون کی طرف ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی

باب (۲۱)

جرم و خطا

جب لٹ نے گڈریہ کو سڈبارن ہیتھ مین چھوڑا اور کپتان لاڈ کی تلاش
مین سرگردان تھا تو لاڈ اُسے آکسفورڈ مین ملا جہان دونون بڑے اخلاق
و محبت سے پیش آئے گویا گذشتہ دشمنی خواب و خیال ہی ہوگئی۔
لٹ نے اپنے دل کے سب راز بیان کردیے۔ اُسنے اُس سے مارگریٹ
کا حال اس لہجے سے پوچھا کہ گویا وہ کچھ جانتا ہی نہ تھا۔
لاڈ بولا " مجھسے اُس سے اب بالکل تعلق نہین ہے " مین نے اُسے
طلاق دیدی۔ نہ جانے کس حریف ذات شریف کی بدولت میرے اور اُسکی
محبت مین خلل پڑگیا۔ وہ مجھسے کہا کرتی تھی کہ مین کسی اور سے شادی نہ کرونگی
وہ میرا انتظار کرتی رہی مین نے اُسکو اپنی آمد کی خبر دیدی تھی مگر اُسکے برتاؤ سے

ظاہر ہو گیا کہ اُسکا دل کسی دوسرے جذبہ پر آگیا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میں دل و جان
سے آپ کے جاں نثاروں میں شامل رہنا چاہتا ہوں کیا آپ میری تنگدستی
بھول گئے آیئے مصافحہ تو کیجئے۔

لف نے اپنا خون آلودہ ہاتھ ہاقرمین ملایا اور بڑی ہی محبت کا اظہار
کیا۔ بعدہٗ دونوں کو کپتان بارگوڈی کی ملازمت کرنے کی سوجھی۔ مگر لف کو
اپنا بھی مطلب کسی نہ کسی طرح سے نکالنا تھا یعنی وہ ملاحوں سے لاڈ کو
زندہ یا مردہ گرفتار کرنے کی قسم کھا چکا تھا۔ اُسنے طرح طرح کے پیچ لڑانا
شروع کیے اور چاہا کہ کسی طرح پانسہ پلٹ جائے تو پو بارہ ہوں۔ آخر کو وہ بولا
کہ میں نے مارگریٹ کی بابت بہت کچھ باتیں سنی ہیں اور شاید اُسنے
کسی اور سے شادی کرنے کا انتظام بھی کیا ہے"

اُسنے ایسی ہی ایسی باتیں گڑھ کے لاڈ کو خوب بھڑکایا اور اُسکا دل مارگریٹ
کی طرف سے پھیر کر اپنا تو سیدھا کیا۔ وہاں پر دو ملاح بھی موجود تھے لف نے
اُنکو آنکھ سے اشارہ کر دیا کہ دشمن پھنس گیا اب مزہ کرو۔

لف نے اپنی ظاہری دوستی اور اندرونی دشمنی کی آڑ میں لاڈ سے کہا۔
"اچھا آؤ بندرگاہ پر چلکر شراب کا ایک قطرہ تو لگا لیں" اور دوسرے
ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ

"ہم جلدی ہی ملینگے اور آج رات ہی کو جہاز پر روانہ ہو جائینگے"

جب وہ دونوں چلے گئے تو ان لوگوں میں سے ایک شخص بولا کہ ہمارے
لف صاحب نہایت ہی سنگدل آدمی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یا تو وہ لاڈ کے
سر پر گولی چلا دینگے یا کسی جگہ میں چھری مار کے دریا میں دھکیل دینگے۔

دوسرا بولا "میں بزدلانہ کام بالکل پسند نہیں کرتا۔ ہم لوگوں کو تو چاہیے
کہ کپتان کا جام صحت نوش کریں اور اسکی جان و مال کو دعائیں دیں"

لف کپتان لاڈ کے ساتھ بڑی دور تک چلتا رہا اور جب دونوں گلیوں
میں پہنچے تو وہ تلوار ہاتھ میں لیے ہوئے لاڈ کی طرف شیر کی طرح جھپٹا مگر
لاڈ نے بڑی پھرتی سے وار بچا لیا مگر لاڈ جو بھاگا تو گرفتار کر لیا گیا اور لوگوں نے

اُسے خندق میں ڈالدیا

جب لف اسطرح سے بدلا لے چکا تو وہ چپکے ہی سے شہر کے باہر چلدیا اور لاڈ کی گھوڑی زین پر سے اُٹھالی جو اسکی جیب سے گر پڑی تھی - اسکا خون اونٹ رہا تھا - زخم کا نام اُسنے جیسے سنا ہی نہ تھا - اسکے دل میں پتھر سے زیادہ سختی تھی - تیسرے دن شہر چیالر (؟) ایک شخص سے اسنے اپنے ساتھیون کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ آٹھ بجے رات کو کشتی پر چلے گئے ۔۔

اتفاق سے اُسی خندق کے پاس سے دو آدمی گذرے جن میں لاڈ پھینک دیا گیا تھا - انکے کان میں کسی مظلوم کے کراہنے کی دردناک صدائیں پہونچین تو غور کرنے پر انھون نے کسی شخص کا سر پانی سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا اور نکالنے پر معلوم ہوا کہ وہ لاڈ ہے - ان لوگون نے لاڈ کو اسکے چچا کے پاس لیجانے کی ٹھہرائی - وہ اُسے اُٹھا کر لائے اور دریا میں کشتی پر لاکر خود بھی سوار ہو لیے اور چلتے چلتے الڈبرا پہونچے جہان دریا کے کنارے کشتی لنگر انداز ہوئی - لوگ سمجھے کہ یہ دونون آدمی طوفان کے تھپیڑے سے ادھر آ نکلے ہین -

وہ دونون ولیم لاڈ کو حالِ تار کے متصل لائے - وہان لاڈ کے چچا کو خبر کی گئی - چچا اپنے ساتھ ایک جراح کو لیتا آیا اور آخر کو بہت ہی علاج معالجہ کے بعد لاڈ تندرست ہوا -

لاڈ کا چچا وہان سے اُسکو اپنے مکان میں لے گیا اور بڑی خاطرداشت سے رکھا

اب سنیے کہ لاڈ کا حال یعنی برطانیہ کی بحری فوج میں رہنے سے بہت کچھ بدلگیا تھا وہ اپنے چچا کے یہان دو برس تک رہا اور نہایت خوبی سے خدمات اطاعت انجام دین -

اتفاقاً چچا مر گیا اور اپنا کل ترکہ و ورثہ لاڈ کے نام لکھ گیا -

لاڈ کے دل سے مارگریٹ کی یاد بالکل دھل گئی اور وہ خواب میں بھی اُسکو کبھی نہ دیکھتا تھا - ہان شاذونادر ہی کبھی یاد کر لیتا ہو تو اور بات ہے - اسکا دل مارگریٹ کی طرف سے پھٹ چکا تھا اور محبت کی بو بھی باقی نہ رہی تھی

لف کی موت کے بعد بہت سے ملاح بھاگ آئے جنکی صلاح سے لاڈ نے ایک جہاز بنوایا اور تجارت شروع کر دی اُسنے خفیہ فروشون کو بھی دست و بازو بنایا مگر خود سرغنہ نہ بنا۔ چندہی روز مین اُسکی تجارت رو بہ ترقی ہوگئی اور وہ اُسی کی طرف مائل ہوگیا۔

ناظرین۔ آپ لوگون کو مارگیریٹ کا حال شاید نہ معلوم ہوا ہوگا سنئے مین بیان کرتا ہون۔

وہ اب اپنے چچا کے یہان واپس گئی اور ملازمت اختیار کرلی۔ اُسنے بچون کے کھلانے پلانے کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لے لیا مگر پہلی ملازمت کی سی دلچسپی نہ تھی اپنے چچا کی نصیحت کے مطابق اسنے اپنا سرمایہ بینک مین جمع کرا دیا اور اُسے لاڈ ہی کی جائداد سمجھتی رہی۔

اُسے لاڈ کی بہت ہی یاد آتی تھی اور اُسکی موت کا یقین کبھی نہ آتا تھا بلکہ وہ اپنی گذشتہ بدنصیبیون کو یاد کر کرکے سرد آہین بھرا کرتی تھی۔ بہت دنون کے بعد اُسکے پاس ایک نوکر کا خط آیا جسمین لکھا تھا کہ مین نے مقام واش مین ولیم لاڈ کو دیکھا ہے۔ اُسنے مجھسے تمھاری بابت کئی باتین پوچھین۔ اور تم سے بہت جلد ملنے کا وعدہ کیا ہے۔

مارگیریٹ کا دل خط پڑھکر نہایت ہی بے قرار ہوگیا اُسنے سات روز تک اُسکا انتظار کیا۔ دن رات اسکو چین نہ پڑتا تھا مگر بعدہٗ اپسوچ جانے کی ٹھان لی اتفاق دیکھئے کہ ولیم لاڈ بھی کسی کام سے اپسوچ آیا جہان دو تین آدمی ملے جنمین سے ایک شخص کو لاڈ پہچانتا بھی نہ تھا۔ اُس شخص نے اپنا سارا حال صاف صاف بیان کر دیا تو لاڈ کو اب وہ بات سچ معلوم ہوئی جو مارگیریٹ نے کہی تھی یعنی اب مین کسی دوسرے جہاز ران سے تعلق کرون تو کیا فائدہ

اس بات نے اُسکے دل پر نہایت ہی اثر کیا اور اُسنے مارگیریٹ سے ملنے کا تہیہ کر لیا اتفاق سے جس روز وہ اُسکی تلاش مین سرگردان ہوا اُسی روز مارگیریٹ بھی اپسوچ مین آئی ہوئی تھی۔

جب مارگیریٹ اپنے چچا سے جدا ہوئی تھی تو اُسنے اپنے سفر کی خاطر

بیان کردی تھی اور روپیہ کی بابت بھی اپنا عندیہ ظاہر کر دیا تھا۔ اسی سوچ میں مارگیریٹ کو جو ان ملا جسنے کہا کہ
"مین نے لاڈ کو سالو سٹیشن پر دیکھا ہے" مارگیریٹ وہان سے چل کھڑی ہوئی اور راستے مین اسی شخص سے ملاقات ہو گئی جو پہلے لاڈ سے مل چکا تھا۔
اسنے محبت و عشق کی باتین کرنا شروع کین اور مارگیریٹ کی سیرت۔ صورت چال۔ ڈھال سب پر لٹو ہو گیا۔
مارگیریٹ یہ رنگ دیکھکر دم بخود ہو گئی اور کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرے۔ اُسے کچھ آگا پیچھا نہ سجھائی دیا اور اُسکے ساتھ جانے کو رضامند تو ہوئی مگر اس شرط پر کہ وہ ایک بار ولیم لاڈ سے ملکر بات چیت کر لے۔
اس شخص نے پوچھا کہ تم اتنے دنون کہان رہین۔ اور اسی سوچ مین کیا شغل ہے؟
مارگیریٹ بولی "مین لاڈ کی جستجو مین سرگردان ہون۔ اس شغل کے سوا اور کوئی شغل نہین۔ بھلا تمنے بھی اُسے کہین دیکھا؟
اُسنے جواب دیا۔ ہان مین نے دیکھا ہے مگر یہان راز کی باتین کرنا ٹھیک نہین چلو فلان مقام پر چلین جہان مجھسے اور لاڈ سے ایک دفعہ صحبت عیش و نشاط گرم رہی تھی وہان چلو تو مین لاڈ کا سارا حال بتا دون۔
مارگیریٹ اس شخص کے دلی مقصد سے تو آگاہ ہو گئی مگر مصلحتاً اغماض نہ کیا اور دونون نے شام کے وقت صحبت نشاط کی ٹھہرا دی۔ مارگیریٹ نے کچھ تازہ تازہ میوہ جات وغیرہ وغیرہ منگوائے مگر فکر و تردد کی وجہ سے کچھ بھی نہ کھایا گیا۔
وہ شخص بولا۔ کہ مین نے اُسکے دل سے غلط فہمی دور کر دی
مارگیریٹ نے کہا۔ کہ کیا یہ بات سچ ہے؟ جب تمنے اُس سے کہا تو اُسنے اس بات کا کیا جواب دیا۔ اُسنے مجھے معافی دی یا نہین"

اُسنے کہا۔ "وہ تو سن کر چپ ہو رہا مین نے اُسکا سا خاموش آدمی دیکھا ہی نہین۔ اُسکی صورت پر بالکل مین برس رہا تھا اور وہ قسم کھاتا تھا کہ لوگون نے اسکے خلاف سازش کی ہے۔ مگر باوجود ان سب باتون کے وہ یہی کہتا تھا کہ مارگریٹ سے بڑھکر دنیا مین کوئی خوبصورت نہین ہے
مین سچ کہتا ہون کہ اگر اُس سے تمھاری ملاقات ہو جاے تو وہ تمھین خوش کر دے گا"

مارگریٹ پوچھنے لگی "تو بتاؤ وہ ہے کہان؟ کیا وہ اسپوچھہی مین تو نہین ہے ذرا اُسے اپنے ساتھ لیتے آنا"

وہ یون باتین بنانے لگا کہ ذرا دم تو لو مجھے تمسے کچھ راز کی باتین کہنا ہین سچ جاننا کہ مجھسے اور لاڈ سے اسقدر دوستی ہے کہ جتنی خط و کتابت وغیرہ ہوتی ہے وہ سوا ہم دونون کے اور کسی کو بھی نہین معلوم۔ وہ تمھارے جانیکے بعد پھر خفیہ فروشی کرنے لگا اور اب گرفتار ہونے کے خوف سے روپوش ہے۔

مارگریٹ نے کہا۔ "اچھا۔ اب وہ ملے گا کہان؟

وہ بولا۔ یہ بات تو مین ٹھیک ٹھیک کل بتاؤن گا۔ مگر سنا گیا ہے کہ وہ کل کی گاڑی سے لندن چل دیا۔ اُسکا خط میرے پاس آج آجائے گا اور مین کل تمھین بتا دون گا"

یہ سب باتین اُسنے اسلیے بنائی تھین کہ مارگریٹ اُسکے دام فریب مین پھنس جاے مگر اتنی ہی خیر ہوئی کہ مارگریٹ نے لاڈ کے روپیہ سکے متعلق اُس سے کچھ نہ کہا ورنہ وہ ایک ایک کوڑی ڈکار جاتا۔ جب کچھ دیر تک باتین ہو چکین تو مارگریٹ نے اُسکے ہاتھ مین کچھ روپیہ تھما کر رخصت حاصل کی اور اپنے قیامگاہ مین آئی تو رات نہایت ہی بے چینی اور تفکرات مین گذری مگر ابھی تک وہ اس بات سے بیخبر تھی کہ اسکے حق مین کیا کیا زہر بویا جا رہا ہے۔

دوسرے روز کسی شخص کا ایک خط ایڈیون لیمتھ سے کسی شخص کے پاس آیا جسکا نفس مضمون یہ تھا کہ

"مین نے گھوڑا بیچ ڈالا ہے اور رقم اینٹھ لی"۔

یہ خط سرائے مین ملا اور سینٹ مارگرٹس کے کنسٹبل کے سپرد کر دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اُس شخص سے اور گھوڑے کے چورون سے کچھ تعلق ہے اور انھین لوگون نے لوٹ مار مچا رکھی تھی مذکورۂ بالا گھوڑا جان کبولڈ اسکوائر کا تھا اور سینٹ مارگریٹس گرین کی چراگاہ سے غائب ہو گیا تھا۔

بدمعاش کی نظر اسی گھوڑے پر تھی اور اب مارگریٹ کیج پول کو پھانسنے اور مغالطہ دینے کے لیے اُسنے یہ حکمت عملی کی کہ اُسی خط کا آدھا مضمون پھاڑ کر دوسرا مصنوعی خط ول لاڈ کی طرف سے موزون کر دیا۔ مارگریٹ لاڈ کی طرز تحریر پہچانتی تھی اُسے دھوکا دینا بالکل بائین ہاتھ کا کھیل نہ تھا اور اگر وہ اسمین کچھ پیچ نکالتی تو اسکے لیے بھی اُسنے حکمتین سوچ رکھی تھین۔ ادھر تو اسنے یہ ترکیب لڑائی اُدھر جہان سے اصلی خط آیا تھا وہان لکھ بھیجا کہ اگر تمھین مارگریٹ کا گھوڑا مل جائے تو لے لینا۔

ول لاڈ کی طرف سے جو اُسنے مصنوعی خط لکھا تھا وہ حسب ذیل ہے۔

ڈاک اینڈ اوِن۔ لیمتھ

مورخہ ۹ مئی ۱۷۹۵ء

مشفق و مہربان

بھائی مبارک۔ مین بندرگاہ پر اچھی طرح پہونچ گیا۔ یہ ایسا مقام ہے جہان میری گرفتاری آسان نہین۔ تم کسی نہ کسی طرح سے مارگریٹ کو یہان بھیجدو اُس سے عذر و معذرت کر کے میری طرف سے معافی مانگ لینا اور کہدینا کہ یہان شادی کرنے کا ہر طرح سے انتظام ہو سکتا ہے جہان تک ہو سکے مارگریٹ مردانہ بھیس مین اپنے عاشق کے پاس سب سے اچھے گھوڑے پر سوار ہو کر چلی آئے تاکہ دونون کی زندگی عمر بھر چین سے کٹے۔ اور رنج مفارقت دور ہو۔

تمھارا قدیم دوست

ولیم لاڈ

مارگریٹ نے یہ خط پڑھا تو اُسکے چہرے پر رنج اور خوشی دونون حالتون

کے آثار ظاہر ہونے لگے وہ اسکے ہر ایک لفظ پر کامل یقین کرتی تھی مگر تاہم لاڈ کی
یہ حکمت عملی اُسے پسند نہین آئی۔ وہ بولی اس سے تو بہتر ہے کہ ٹیگر کا گھوڑا مانگ لو
مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور دیدے گا"

اُس شخص نے کہا کہ۔ نہین اُس سے مانگنے کی ضرورت نہین۔ تمھارے آقا
کا بولڈ کا گھوڑا خوب کام دے گا۔

مارگریٹ نے جواب دیا میری خواہش ہے کہ مین اُس سے کسی اور طریقہ سے
ملون۔ مجھے یہ ترکیب پسند نہین ہے کیا کوئی دوسرا گھوڑا میسر نہین ہو سکتا ہے"

وہ بولا" اگر اُسکے پاس گھوڑا ہوگا بھی تو کبھی نہ دے گا مجھکو پورا یقین ہے"

مارگریٹ اسکی بات مان گئی اور دوسرے روز یہی ترکیب عمل مین لانے
کے لیے راضی ہوگئی جو زیر تجویز تھی۔ مگر مرضی الٰہی سے وہ بچ گئی کیونکہ اس روز
رات کو اُسے بڑی ہی شدت سے بخار آگیا جسمین وہ کئی روز تک مبتلا رہی
مارگریٹ نے صحت پانے کے بعد جوتا اور لباس خریدا اور مقام مقررہ پر جاکر اس شخص
سے ملی جہان ایک اور مزاحمت درپیش ہوگئی۔

گھوڑون کے چور چراگاہ مین چلے گئے اور وہان لاکھ لاکھ گھوڑا پکڑنے کی
کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوئے

وہ شخص مارگریٹ سے بولا کہ۔ مین نے لاڈ کو تمھاری ملاقات کا مقام وہی
لکھدیا ہے جہان سے تم آئی ہو۔ مین گھوڑے کی تلاش مین آیا ہون اور اُسکو
ڈھونڈھ نکالونگا کیونکہ مین کپتان کو۔۔ گھوڑون کا وعدہ کر آیا ہون تو لیکہ
۔۔ آئے مین تیرے ذریعہ تو کچھ کرکے اٹھین گے

مارگریٹ گھبرائی اور اُس سے پوچھا کہ تمھارا اس بات سے کیا مطلب ہے؟
وہ بولا" یہان سے آگے بڑھکر ایک اصطبل ہے اُسمین دو نہایت ہی اصیل
گھوڑے ہین۔ ہم اُنمین سے ایک کو اُڑا لینا چاہتے ہین۔

مارگریٹ نے کہا کیا تم لاڈ کا گھوڑا چاہتے ہو مجھ سے تو اُس پر چڑھا نہ جائیگا
وہ تیور بدل کر بولا کہ۔ اگر تم میرے کہنے پر نہ چلوگی تو مین لاڈ کو لکھدونگا کہ
مارگریٹ کو تم سے ملنے کی کچھ پروا نہین" سیدھی طرح سے میرے ساتھ چلی چلو

جو کام کیا ہے اُسکو ادھورا چھوڑو گی تو بُرا ہو گا"
مارگیریٹ دھمکی مین آگئی اور کانپتی ڈرتی ہوئی اسکے ساتھ ہولی چلتے چلتے وہ دیوار پر چڑھ گیا اور مارگیریٹ کو پھند اکر اپنے ساتھ ساتھ لیے نیچے اُتر گیا اصطبل کا دروازہ بند تھا۔ مگر ایک دریچہ سے مارگیریٹ اندر چلی گئی اور اصطبل کا دروازہ کھولدیا گھوڑے مارگیریٹ سے سدھے ہوے تھے کیونکہ وہ اکثر وہان آتی جاتی اور اُنھین کھلایا پلایا کرتی تھی۔ اُسنے دونون کے جو نام رکھے تھے اُنھین نامون سے پکارا تو وہ شناسا ہو گئے۔ اُسنے لالٹین جلا کر گھوڑے پر زین کسا لگام منھ مین دی اور سائیس کا بانا کر لیا۔ آگے چل کے اُس شخص نے بھی دوسرے گھوڑے پر آسن جمایا۔ اور دونون باہر نکلے۔ وہ شخص بولا کہ۔
"آؤ چلو چراگاہ مین چلین مین تمھین فلان مقام پر لیجا کر مکان سے تمھارے ساتھ چلون گا"
مارگیریٹ نے کہا کہ تمنے پتہ نشان تو بتایا ہی نہین آخر وہان میری کیونکر پہونچ ہو سکتی ہے"؟
وہ بولا "اچھا آؤ میرے ساتھ چلو"
مارگیریٹ گھوڑے پر چڑھ بیٹھی اور وہ شخص اُس سے مخاطب ہوا کہ "دیکھو۔ جو مین کہون وہ کرنا اگر تم سے ممکن ہو تو کل صبح گھوڑا ضرور بیچ ڈالنا اگر تم یہ نہ کرو گی تو لندن مین فلان مقام پر جانا پڑے گا اور تم دونون عاشق و معشوق کے لیے بُری ٹھہرے گی۔ تم گھوڑا بیچ کر بیٹھ مین چلی جانا وہان پبلک ہاؤس مین ولیم لاڈ تمھارا انتظار کر رہا ہو گا"
گھوڑا نہایت ہی اصیل تھا اپنی چستی و تیزی مین فرد۔ قد و قامت مین بے مثال۔ خوبصورتی اسکے چہرے سے ٹپکتی تھی۔ ہر کس و ناکس اسکی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ خیر چلتے چلتے وہ دونون ایک مقام پر پہونچے جہان اُسنے پوچھا۔
"کیون مارگیریٹ۔ ہوشیار۔ تیار۔ خبردار"
وہ بولی "جی ہان مین بالکل تیار ہون مگر کسی ہوئی ہے"

مارگیریٹ اس جگہ اُس شخص سے جدا ہوکر تو دو گیارہ ہوگئی اور اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی تو وہ ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ ایک بجے اپسوچ کی ڈاک گاڑی کے ڈرائیور نے دیکھا کہ مارگیریٹ ایک گھوڑے پر جارہی ہے وہ پہچان گیا کہ گھوڑا مسٹر کابولڈ کا ہے اُسکا دل بول اُٹھا کہ یہ گھوڑا چوری ہی کا ہے۔ اپسوچھ کے پوسٹماسٹر کو اس بات کی خبر لگی تو اُسنے فوراً ہی مسٹر کابولڈ کو اطلاع دی کہ گارڈ کو ایک شخص ملا تھا جو آپ کے گھوڑے پر لندن کی طرف جارہا ہے۔

پانچ بجے ہی تھے کہ مسٹر کابولڈ کے یہاں گھنٹی بجی اور ایک آدمی اندر سے آکر پوسٹماسٹر کی چھٹی اسکے پاس لے گیا۔ وہ پڑھتے ہی گھبرایا اور انھیں پیروں اُس آدمی کو واپس کیا کہ اصطبل میں جاکر دیکھے کہ گھوڑے اور محافظ اصطبل کا کیا حال ہے وہ آناً فاناً اصطبل میں پہونچ گیا اور اُسنے چارج محافظ اصطبل کو آواز دی۔ اور دیکھا کہ کراپ نامے گھوڑا نہیں ہے۔

جارج گھبرایا ہوا دوڑا آیا اور بولا کہ کون ہے کیا کام ہے۔

جواب ملا کہ گھوڑا چوری گیا ہے ذرا باہر تو آؤ۔

جارج نے اپنی پوشاک نہ پاکر پوچھا "میرے کپڑے کیا ہوئے۔

وہ شخص بولا کہ "مجھے تمھاری پوشاک کی بابت کچھ معلوم نہیں تمھارے مالک مسٹر کابولڈ بھی یہاں آتے ہی ہونگے ذرا میرے پاس تو آنا۔ میری بات کا یقین نہ ہو تو دیکھو تو کیا غضب ہوگیا ہے۔

جارج نے تفتیش کی تو اپنے دوست کا کہنا بالکل درست پایا۔ اور نہایت ہی گھبرایا بہرحال وہ سمجھ گیا کہ چور نیا زین وساز ہی نہیں بلکہ گھوڑے کو بھی چرالیگئے اُسنے غور کیا تو معلوم ہوا کہ چور بالکل آٹھوں گانٹھ کمیت اور پورا ٹھگ ہی تھا کیونکہ اُسنے دروازہ تک بھوسا بچھا پایا تاکہ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز نہ سنائی دے اسکا مالک بھی آیا اور وہ پتہ لگاتا رہا۔ اس واقعہ سے سب لوگ انگشت بدندان رہگئے اُسنے جارج سے کہا کہ جاکر مسٹر اسپنک کو بُلا لائے۔

اسی اثنا میں مسٹر جیکس مالک کونٹی پریس کے یہاں ایک اشتہار چھپنے کو گیا جسکا نفس مضمون حسب ذیل ہے۔

تین سو روپیہ انعام "

۲۴ مئی کو رات کے وقت مسٹر کابولڈ کے اصطبل سے انکا نہایت ہی اصیل گھوڑا چوری گیا ہے - اسکے ساتھ ہی بالکل نئی زین لگام اور پوشاک داروغہ اصطبل کا بھی پتہ نہین - جو کوئی شخص چور کا پتہ لگائے گا اُسے مذکورہ بالا انعام دیا جائے گا -

نوٹ

گھوڑا نہایت ہی تندرست و توانا اور پھرتیلا ہے عمر قریب ۵ سال - قد ۱۶ ہاتھ اونچا اور اُسکی دم کٹی ہوئی ہے

" الیسوچھ ۲۴ - مئی ۱۸۷۶ء

یہ اشتہار تمام شہر مین چسپان ہو گئے اور ہر جگہ انعام مشتہر ہو گیا مسٹر سپلنگ اور لاولڈ شنگر الیسوچھ سے کاکنسٹر روانہ ہوے اور بعدہٗ مارگریٹ کے تعاقب مین لوگ دوڑائے گئے - راستے مین اُنھون نے لوگون کی زبانی سُنا کہ ایک شخص بعینہ اسی شکل کے گھوڑے پر سوار ادھر سے گیا ہے جب وہ تھوڑی دور اور پہونچے تو یہ پتہ پایا کہ گھوڑا کسی دوسری طرف گیا ہے مگر ان لوگون نے ایک شخص کو لندن کی طرف جاتے دیکھا جس سے دریافت ہوا کہ فلان مقام پر کوئی شخص اُسے بیچ رہا ہے -

ناظرین - اب ہم آپ کو مارگریٹ کی بپتی سُنانا چاہتے ہین سُنئے " وہ الیسوچھ سے لندن روانہ ہوئی راستے مین صرف ایک دفعہ پبلک ہاؤس مین ٹھہری یہان اُسنے اپنے گھوڑے کو دانہ پانی دیا اور خود تھوڑی سی شراب پی گھوڑا نفیہ سُراغرسانی کے ڈر سے نہین بچا وہان اُسنے زیادہ دیر تک ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا اور گھوڑے کی عنان شہر کی طرف موڑی

شہر مین پہونچتے ہی لوگون کی آنکھین اُسکی طرف پڑنے لگین مگر مارگریٹ نے کچھ توجہ یا پروا نہ کی اور گھوڑا بڑھائے چلی گئی - آخرکار جاتے جاتے ایک سرائے مین ٹھہری کپڑے اُتارے اور بھٹیارے کو بُلا کر اس انداز سے گفتگو کی کہ گویا وہ سائیس ہی ہے - اُسنے کہا " گھوڑے کی پیٹھ اچھی طرح ملکر ادھر اُدھر گھُمالاؤ

خریدار۔ کیا تمھیں کامل یقین ہے کہ گھوڑا مسٹر جان کا بولڈ کا نہیں ہے ذرا بل کو تو پڑھو۔

یہ بات سنکر مارگیریٹ کے کان کھڑے ہو گئے وہ گھوڑے پر سے گرنا ہی چاہتی تھی کہ کانسٹبل نے روک لیا اسی اثنا میں مارگیریٹ کا جاکٹ کھل گیا اور اب سارا بھانڈا پھوٹ گیا۔ ان لوگوں نے غور کر کے دیکھا تو معلوم ہو گیا کہ مارگریٹ عورت ہے۔

مارگیریٹ گرفتار کر کے حوالات میں بھیج دی گئی اس حیرت انگیز خبر سے لوگ انگشت بدندان ہو گئے اور جو سنتا تھا وہ موقع واردات پر دوڑا چلا آتا تھا۔ حتیٰ کہ بہت سے آدمی جمع ہو گئے۔ اتفاق سے اس جم غفیر میں مسٹر کا بولڈ کا داماد بھی موجود تھا اور اتنے ہی میں مسٹر اسپنک اور گاڑیبان آکر اسے مجسٹریٹ کے روبرو لائے اور مارگیریٹ مزید تحقیقات کے لیے نیوگیٹ میں رکھی گئی۔

باب (۲۲)

پیشی مقدمہ

مارگیریٹ حوالات میں بند کر دی گئی اور ایک خط البسوچہ میں اسکے مالک کے پاس چور کی گرفتاری کی اطلاع دینے کے لیے بھیجا گیا۔

بدنصیب مارگیریٹ کو اپنے کرتوت بھگتنا پڑے یا تو اسنے اپنے شوہر سے ملنے کے لیے ترکیبیں لڑائی تھیں یا اب ایسی شرمناک موت سے سابقہ پڑ گیا جس سے بچنا دوبھر تھا۔

اب یہ مسئلہ طے پایا کہ مسٹر کا بولڈ اور انکی زوجہ شہر میں جا کر اپنی کارروائی کریں چنانچہ قیدی کو مجسٹریٹ کے سامنے لانے سے پیشتر ہی وہ دونوں دفتر پولیس میں پہونچ گئے۔

عدالت میں تمام لوگ مقدمہ سننے کے شوق میں آنے لگے یہاں تک کہ

اندر سے باہر تک کہین تل رکھنے کی جگہ نہین رہی۔

مارگریٹ بڑی ہی حفاظت سے لائی گئی اور جب وہ آئی تو اُسنے دیکھا کہ تماشائیون کا ایک ہجوم عظیم لگا ہوا ہے۔ لوگ اسے ایک گوشے مین لے گئے جہان مارگریٹ نے اپنی مخدومہ کی آواز سنی اور اسے دیکھا تو اور بھی پریشان ہوئی عدالت مین جانے کے قبل وہ مجسٹریٹ کے کمرے مین بلائی گئی اُسے اپنی مخدومہ کے سامنے جانے بہت ہی غیرت اور شرم معلوم ہوتی تھی اُسنے یہ درخواست بھی کی کہ مسٹر کابولڈ کے روبرو نہ لائی جائے مگر اسکی ایک بھی پیش نہ گئی۔

جیسے ہی مارگریٹ نے اپنی مخدومہ کو دیکھا وہ ایک چیخ مارکر گر پڑی لوگون نے اُسے اُٹھا کر کرسی پر بٹھا دیا۔

بہت بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے پایا کہ جب مارگریٹ کو ہوش آئے تو اسکا اظہار لیا جائے۔

مارگریٹ کی مخدومہ اسکی حالت دیکھکر نہایت ہی پریشان ہوئی ہوتے ہوتے مارگریٹ کو ہوش آیا تو کلرک کو اظہار لینے کا حکم ہوا اور مجسٹریٹ نے کہا یہ تمھاری مرضی پر منحصر ہے کہ تم جو کچھ چاہے اظہار دو۔

مارگریٹ نے اپنی مخدومہ سے معافی مانگ لی اور اقبال جرم کر دیا۔

کلرک اسکا اظہار لکھتا گیا بعدہ سب پڑھکر سنایا جسپر مارگریٹ کے دستخط کرائے گئے۔

مارگریٹ حوالات مین سپرد کر دی گئی اور مسٹر کابولڈ دعوی دائر کر کے ہوٹل چلے گئے۔ جان لک کی تفتیش مین کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا مگر وہ مارگریٹ کی گرفتاری کا حال سنتے ہی فرار ہو گیا۔ اسکا کہین بھی پتہ نہ لگا اُسکے کسی دوست کا آدھا پھٹا ہوا خط سرائے مین ملا جس سے یہ سراغ ملا کہ گھوڑے کے چورون سے اور اس سے کچھ تعلق ہے۔

اس خط کا ملنا مارگریٹ کے حق مین اور بھی زہر ہو گیا وہ وہان سے اپسوچ بھیجدی گئی جہان پہونچتے ہی اسنے مخدومہ کو ایک خط لکھا جسکا نفس مضمون

نہایت ہی خوشامدانہ یہ تھا۔

جنابہ مخدومہ مکرمہ دام ظلہا

جب مجھے آپ کی خدمت سے سرفرازی حاصل تھی تو جو عیش و آرام مجھے ملتا تھا وہ اظہر من الشمس ہے مین آپ سے جرم کا اقبال کر کے سارا حال بیان کر چکی ہون اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ مجھے ذبح کیجئے یا میرے مردہ قالب مین روح پھونکیے میری عزت و آبرو آپ ہی کے ہاتھ ہے مجھے آپ کے قدم دیکھنے کا نہایت ہی اشتیاق ہے۔ آپ یہان فوراً تشریف لے آئین اور میرے باپ کو میری جاے سکونت سے اطلاع دیدین مسٹر ریشا نے آپ کو خط لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے

آپ کی بدنصیب خادمہ
مارگریٹ

قیدخانہ کے داروغہ سے اور مسز کابولڈ سے بڑی ہی دوستی تھی اسلیے اُسنے اس سے درخواست کی کہ "مین مارگریٹ سے ملنا چاہتی ہون ذرا تم میرے ساتھ چلے چلو تو مین اُسے دیکھ آؤن،، دوسرے روز گیارہ بجے کے قریب مارگریٹ اور مسز کابولڈ سے ملاقات ہوئی چند گھنٹے تک بات چیت ہوتی رہی۔ مارگریٹ نے اپنی قدیم حالت پر آنسو بہائے بعدہٗ ان دونون مین متواتر ملاقاتین ہوتی رہین۔

مسز کابولڈ دل ہی دل مین سمجھتی تھی کہ اسے سزاے موت دیجائیگی کیونکہ اس زمانے مین گھوڑے کی چوری ایک سنگین جرم سمجھی جاتی تھی۔

اب سینئے ولیم لاڈ کو مارگریٹ کے اقبال جرم کی خبر بذریعہ اخبارات معلوم ہوئی تو اُسکے خیالات اسکی طرف سے تبدیل ہوگئے۔ ولیم لاڈ کو اس بات کا پورا یقین ہوگیا کہ مارگریٹ کے ارتکاب جرم کی وجہ صرف یہی ہے اُسکو کسی دوسرے شخص کا عشق ہوگیا اسلیے لاڈ نے بھی اُسکی طرف سے محبت چھوڑ دی۔

گو لاڈ کا خیال مارگریٹ کی طرف سے پھر گیا تھا مگر مارگریٹ کو اسکی محبت سچے دل سے تھی۔

جب مسز کابولڈ نے لاڈ کی بیوفائی کا تذکرہ سُنا تو وہ بولی "
"مارگیریٹ تم اسکا خیال زیادہ نہ کیا کرو"
مارگیریٹ نے کہا۔ یہ بات تو نہایت مشکل ہے اگر ایک شخص نے دوسرے کے لیے اپنی جان کو جان نہ سمجھا تو دوسرے کا خون کیسے گوارا کرے گا کہ آسکی محبت سے جوش مین نہ آئے زمانہ طرب و عہد تعب دونون مین آسکی یاد میرے دل مین بنی رہتی ہے۔
مسز کابولڈ۔ مارگیریٹ۔ تمکو ولیم لاڈ کی طرف سے کچھ امید نہ رکھنا چاہیے بہتر ہوتا اگر تم اسکی محبت سے پہلے ہی کنارہ کش ہوجاتین۔
مارگیریٹ۔ آہ۔ مہربان۔ آہ۔ شاید ایسا ہی ہو کیونکہ اب مجھے اپنی بہن کے ان الفاظ کا خیال آتا ہے جو اُسنے دم توڑتے وقت کہے تھے یعنی۔
"مارگیریٹ۔ تم لاڈ کے ساتھ ہرگز لطف زندگی نہ اٹھاؤ گی۔
پہلے تو مجھے اسکا یہ کہنا بالکل مہمل سا معلوم ہوا مگر افسوس کہ اب وہی ظہور مین آیا اور آرہا ہے۔
اسوقت مارگیریٹ کو لاڈ سے ملنے کی خواہش کیا معنی گویا آگ ہی تلوون سے لگ رہی تھی۔ اُسکو دین و دنیا کا کچھ خیال نہ تھا۔ وہ یہی کہتی تھی کہ اگر لاڈ اور اس سے ایک مرتبہ بھی ملاقات ہوجائے تو پھر اُسکے دل مین موت کے سوا اور کوئی خواہش باقی نہین ہے پیشی کا دن آپہونچا۔ اب مارگیریٹ بری جانیوالی تھی ایک روز پیشتر اُسنے اپنی مخدومہ کو حسب ذیل خط روانہ کیا۔

جیلخانہ ایپسوچ
مورخہ اگست ۱۷۹۷ء

مخدومہ معظمہ و مکرمہ

جسوقت آپ کے دست مبارک مین یہ خط پڑے گا اُسوقت شاید مین بری مین ہونگی بہرحال آپ کی عنایات و مرحمت کا شکریہ ادا کیے بغیر ہرگز نہین جاسکتی مین نے دنیا و عقبیٰ دونون مین اقبال جرم کردیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجھے عدالت مین ججون کے سامنے کسی شخص سے اپنی نیک چلنی

کی تصدیق کرانا ہوگی چنانچہ آپ کے سوا مین کوئی ایسا شخص نہین پاتی جسپر کسی قسم کا بھروسا ہو۔ آپ یہ خیال ہرگز ہرگز دل مین نہ لائین کہ مین معافی کی خواستگار و امیدوار ہون آپ نے میرے حال پر ہمیشہ نظر ترحم رکھی ہے جسکا اجر عظیم خدا میرے مالک اور آپ دونون کو دے گا۔ آپ نے میرے دل و دماغ کو جیسا تسکین و تسلی سے مستحکم کردیا ہے خدا اُسکا معاوضہ آپ کو دے گا۔ پروردگار آپ کو اور آپ کے بچون کو برکت دے اور سلامت رکھے اُن احباب سے میرا شکریہ ادا کر دیجئے جنکے دل مین میری سچی الفت ہے میری کل غلطیون اور قصورون کی معافی دے کر ممنون کیجئے۔ رحم و کرم کا یہی وقت ہے

آپ کی احسانمند و خاکسار خادمہ

مارگیریٹ کیچ پول

مارگیریٹ چند اور قیدیون کے ہمراہ زیر حراست بری روانہ ہوئی وہ سب داروغہ جیلخانہ کے سپرد کردیے گئے ان سب کی آمد کا شور و غل تمام شہر مین مچ گیا جہان گواہ بھی آموجود ہوے۔ اور اسقدر مجمع ہوگیا کہ العظمت لِلّٰہ

باب (۲۳)

سزائے موت

بری مین اجلاس کے وقت حکام عدالت نہایت ہی زرق برق پوشاک زیب تن کیے ہوے آپہونچے۔ آنکی شاندار گاڑی کے ارد گرد منتظران فیصلہ جوق جوق آکر کھڑے ہوتے جاتے تھے۔ وہ شہر مین داخل ہی ہوے تھے کہ ہر طرف سے بگل کی صدائین آنے لگین اور گھنٹے بجنے لگے ۱۲ بجے ہی تھے کہ پیشی کا وقت آپہونچا جسٹس صاحب صدر نشین ہوے اور ادھر اُدھر تپائیون پر مجسٹریٹ و پیشکار وغیرہ بیٹھ گئے۔ بعدہٗ روداد مقدمہ پڑھی گئی تا شان عدالت ایک طرف بٹھلا دیے گئے۔ گواہون کی طلبی ہوئی جب

یہ سب ہو چکا تو لارڈ چیف بیرن تالثون کی طرف مخاطب ہوا اور ان لوگون سے مقدمہ کی روداد بڑے ہی پرجوش لہجے مین بیان کر دی۔
مجرمون کے ہاتھ پیرون مین ہتھکڑی بیڑی ڈال دی گئی اور وہ عدالت کے سامنے کٹھہرے مین بند کر دیے گئے جہان سے سب حال گوش زد ہو سکتا تھا۔
ثالثان بیچ ہٹ گئے اور اُنھون نے جان بلوم فلیڈ کو اپنا مختار کل مقرر کر دیا بعدہٗ ثالثان بیچ کے صندوق مین سے ایک کاغذ نکال کر کلرک کو دیا گیا جو مارگریٹ کیچ پول کے گھوڑے چرانے کے الزام کے خلاف بطور ایک شہادت کے تھا۔ مارگریٹ کیچ پول اپنا نام سنتے ہی کانپتی ہوئی اجلاس پر آئی اسکا کلیجہ دھڑ دھڑ ہو رہا تھا آویزے بیرکس کے کہین پڑتے تھے اسوقت عدالت مین اور بھی غل وشور مچ گیا بہت سی لیڈیان اور شریف زادے آکر تپائیون پر بیٹھ گئے
جج نے مارگریٹ کی طرف نظر بھر سے دیکھا اسوقت گو مارگریٹ کے چہرہ سے نہایت دلیری برس رہی تھی وہ ایک نیلا لبادہ زیب تن کیے ہوئے تھی تاہم اُسکے چہرے پر آثار مایوسی نمایان تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ خدا سے جانبری کی دعا مانگ رہی ہے۔ اسنے نظر اٹھا کر عدالت کے چارون طرف دیکھا آکی آنکھین اپنے عاشق کو ڈھونڈھتی تھین اُسے جان لک کی تلاش تھی جو اس چوری کا محرک تھا اُسنے اپنے باپ بھائی کی طرف ٹکٹکی باندھکر دیکھا باپ کو بیٹی کی حالت پر نہایت ہی رنج ہوا اور اُسکی آنکھون سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے آخرکار اس سے نہ رہا گیا اور دوڑکر ہاتھ مین ہاتھ لے لیا۔
مارگریٹ نے اسکا ہاتھ چوم لیا اور نہایت ہی اشکبار و بیقرار ہونے لگی بعدہ جج اُس سے یون مخاطب ہوا۔
"مارگریٹ کیچ پول تمھارے سامنے دو منصف موجود ہین تمنے اقبال جرم کیا ہے کہ کس طرح جاکر جان کابولڈ کے اصطبل سے گھوڑا چرایا اور راتون رات لندن چلی گئین بعدہ گھوڑے کے بیچنے کے وقت کس طرح گرفتار ہوئین وغیرہ وغیرہ

محض اسی جرم کے لیے آج تمکو یہ موقع ہوا ہے کہ تم اس اجلاس عدالت مین کھڑی ہو۔
یہ بتاؤ کہ تمنے جرم کیا ہے یا نہین "
مارگریٹ نے جج کی طرف دیکھا اور پھر نہایت ہی غمگین آواز سے بولی "
حضور۔ مین مجرم۔ میرا بال بال مجرم۔ مین عذر گناہ کو بدتر از گناہ سمجھتی ہون
جج نے کہا کہ مارگریٹ۔ گو تمنے اقبال جرم کر لیا ہے تاہم مین تمکو اب بھی اس بات پر بحث کرنے کا اختیار دیتا ہون کہ تم خطاوار نہین ہو۔ تمھارے اقبال جرم سے کچھ تمھاری سزا رک نہ جائیگی۔
مارگریٹ۔ "یہ تو ناممکن ہے مین جرم سے کبھی انکار نہ کرونگی "
جج صاحب۔ کیون؟ وجہ؟
مارگریٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ مین خطاوار ہون۔
جج نے ایسے سوال و جواب زیادہ کرنا مناسب نہ سمجھا اور وہ یون بولا
"مارگریٹ کچھ بول۔ مجھکو تمھاری ذات سے ایسا جرم سرزد ہونے کی امید نہ تھی۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ تمکو ایسا کام کرنے کی رغبت کسطرح ہوئی تمکو موت کی سزا کے سوا اور کوئی سزا نہین دی جاسکتی کیا تم کوئی معقول وجہ نہین بیان کرسکتی ہو کہ یہ سزا تمکو کیون نہ دی جائے؟
کیا عدالت مین تمھارا کوئی دوست نہین ہے جس سے تم اپنے چال چلن کی تصدیق کرا سکو۔
"اس سوال پر تمام اجلاس بھر مین کھلبلی مچ گئی ہر ایک کے چہرے سے یہی نمایان ہوتا تھا کہ وہ صفائی کی گواہی دینے کو تیار ہے مگر مارگریٹ نے یہ حال دیکھکر جج سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت مانگی جسپر لارڈ بیرن بولا۔
" جو تم کہوگی مین شوق سے سنونگا "
تمام عدالت مین خاموشی چھاگئی۔ ہر شخص نے خاموشی اختیار کرلی کوئی کسی سے بات چیت نہ کرتا تھا۔

مارگریٹ کچھ بول نہایت ہی مودبانہ لہجے مین سنجیدگی سے کہنے لگی ۔
غریب پرور ۔ مین اپنے بچاؤ کی بابت کچھ نہ بیان کرونگی اور نہ اس بات کی خواہش ظاہر کرونگی کہ میرے جرائم کی معافی ہو ۔
مین نے پہلے ہی آپ کے گوش گزار کر دیا ہے اور اب بھی کہے جاؤن گی کہ مین مجرم ہون مین آج عدالت مین اسلیے بول رہی ہون کہ لوگ میرے اعمال سے فائدہ اُٹھائین اور عبرت حاصل کرین مجھے اپنا جرم اور اسکی سزا خود معلوم ہے میرے دل کو یہ بات محسوس ہو رہی ہے کہ اگر قانون مجھے بری بھی کر دے تاہم میرا دل یہ بات قبول نہ کرے گا اور مجھے اپنے کیے کی سزا ضرور کسی نہ کسی طرح ملے گی ۔ ولی نعمت مجھکو ضرور سزا دین مجھکو کامل یقین ہے کہ مین کچھ دن آرام اور چین سے بسر کرونگی ۔
میرے مالک اور مخدومہ نے تو مجھے معافی دیدی حالانکہ مین نے انھین کی نمک حرامی کی ہے ۔ مین عدالت سے معافی ہرگز ہرگز نہین مانگتی کیونکہ مین اسکی مستحق نہین ہون اگر عدالت میری سزاے موت مین کچھ کمی کر دے یا مجھکو جلاوطنی یا دوام الحبس کی سزا دے تو مین ان سب سے موت ہی کو بہتر سمجھتی ہون مین نے جرم کیا ہے اور مین سزاے موت کی مستحق ہون ۔
مین امیدوار ہون کہ حضور میرے بیباکانہ الفاظ کو معاف کر دینگے اور مجھے میرے جرائم کی سزا دیدینگے ‘‘
مارگریٹ کے اظہار کا جو اثر عدالت پر ہوا اسکی تصویر نہین کھینچی جا سکتی ۔
لوگون نے خیال کیا کہ شاید عدالت مارگریٹ کو معاف کر دے مگر جج نے اُسپر حیرت سے نظر ترحم ڈالی ۔ اُسنے لوگون سے مخاطب ہو کر کہا
’’ کیا حاضرین اجلاس مین سے کوئی شخص ایسا ہے جو کہ ملزمہ کے گذشتہ چال چلن کی بابت کچھ کہنے کو تیار ہے
یہ سُنتے ہی اسکی مخدومہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور بولی کہ جب تک مجرمہ میری ملازمت مین رہی تب تک اُسنے ہر کام نہایت ہی وفاداری سے انجام دیا وہ ہر ایک کے لیے جان لڑانے کو تیار اور کمربستہ رہتی تھی اُسنے کہا کہ

مارگیریٹ نہایت کارگزار مستعد اور ہوشیار عورت ہے اسنے میرے لڑکون کی جان بچانے مین کوئی کسر نہین چھوڑی ،،

مسٹر کابولڈ نے بھی اُٹھکر کہا کہ

مین ہوتا تو مجرمہ کو معاف کر دیتا وہ قابل رحم ہے مگر چونکہ لندن کے مجسٹریٹون نے اُسے گرفتار کر لیا لہذا مین مجبور ہو گیا

مالک نے اپنے حتی الامکان مارگیریٹ کی طرف سے سفارش کر دی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اُسنے اپنے فائدہ کے لیے یہ نہین کیا ہے بلکہ یہ جرم اور لوگون کی اغوا سے سرزد ہوا ہے ۔

اسنے یہان تک کہا کہ اگر حضور کی ملازمت مین یہ ہوتی تو آپ اسکے کام خوش اسلوبی سے انجام دینے پر نہایت ہی خوش ہوتے

ڈاکٹر نے بھی شہادت دی کہ مین مارگیریٹ کی عادات اور چال چلن سے واقف ہون بچپن سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ نہایت ہی ہونہار اور نیک چلن نکلین گی ۔

مارگیریٹ کیچ پول نے ایک سرد آہ بھری اور منھ ہاتھون سے چھپا کر سر جھکا لیا ۔

ایک ڈاکٹر بولا کہ ۔ مارگیریٹ سے یہ جرم محض اپنے شوہر کی ملاقات کی لالچ سے سرزد ہوا ہے ۔ اتنا کہکر اُسنے ایک درخواست لکھی اور لوگون سے اُسپر دستخط کرا کے عدالت مین پیش کر دی ۔

اسی طرح سے اور اور لوگون نے مارگریٹ کی طرف سے صفائی کی گواہی دی جس سے حضار عدالت سمجھے کہ مارگریٹ ضرور رہا ہو جائیگی ۔

اسی اثنا مین جج بڑے مجسٹریٹ سے باتین کرنے لگا دونون مین بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جسپر مارگیریٹ کی رہائی کی زیادہ امید ہونے لگی مگر جب باتین ختم ہو چکین تو جج نے نہایت ہی ہولناک نظر سے عدالت کے چارون طرف دیکھا اُسنے سزا کا حکم سُنایا تو تمام عدالت مین تہلکہ مچ گیا بہت لیڈیان گریہ و زاری کرنے اور عدالت سے بھاگنے لگین ۔

اتنے ہی مین عالم خاموشی طاری ہوگیا اور بیرن سیہ بخت مارگیریٹ کی طرف اس طرح مخاطب ہوا۔

مین نے تمھاری باتون کو نہایت غور سے سُنا بیشک تمھارے طرز گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم نہایت فہمیدہ و سنجیدہ ہو۔

جسوقت سے مین جج ہوا ہون تب سے مین نے تمھین کو ایسا شخص دیکھا جسمے اپنے نیک و بد کی کامل تمیز ہو۔ تمھارے گذشتہ چال چلن کی بابت جو بیانات ہوے ہین وہ مین بادشاہ سلامت کے سامنے پیش کرونگا جو شاید تمھین معاف کرو دے ورنہ تمھین سزاے موت سے کسی طرح بچاؤ کی صورت نہین۔ میرے اختیار مین یہ بات نہین ہے کہ مین تمھین سزاے موت سے بچنے کی کوئی صورت بتاؤن۔ خیر آج رات کو مین تمھارا مقدمہ پیش کرونگا وہین جو کچھ ہوسکتا ہے وہ ہوسکتا ہے تم دوستون کی جھوٹی امیدون مین نہ آنا باقی میرا جو حکم سُنانے کا فرض ہے وہ مین سُنائے دیتا ہون یعنی تم جہان سے آئی ہو وہین واپس جاؤگی

اتنا کہکر اسنے مارگیریٹ کو پھانسی کا حکم سُنا دیا۔ حکم سُنتے ہی عدالت بھر میں آہ وزاری ہونے لگی۔ ہر ایک شخص غش کھا کھا کر گرپڑا مگر مارگیریٹ کیچ پول کی تیوریون پر ذرا بھی میل نہ آیا۔ اُسے پھانسی سے حکم کا کچھ بھی خیال نہ ہوا اور تسلی نے اُسکے دل مین جج کے تسکین بخش الفاظ سے گھر کرلیا تھا۔

بعدہٗ وہ اپنے باپ سے لپٹ گئی اور لوگ اُسے حوالات مین لے گئے اسی اثناء مین لوگون نے جج کے روبرو مقدمہ کی نظر ثانی اور سزا مین کمی کرانے کی بڑی کوشش کی۔ اُنھون نے ایک عرضداشت لکھی جسمین کئی نامی ثانائی پیج اور بہت بڑے بڑے آدمیون کے دستخط کرائے۔ اس کارروائی سے لوگون کے دل مین رعایت سزا کے ہونے کی بڑی امید پائی گئی تاہم مارگیریٹ کو اس کارروائی سے مطلق نہ آگاہی ہوئی اسپر ہر وقت پہرا رہتا تھا اور رات کو ایک عورت نگران رہتی تھی اسنے انجیل مقدس پڑھنے کے لیے اور قلم دوات لکھنے کے لیے پہلے ہی سے مانگ لی تھی وہ رات کو پل بھر بھی نہ سوتی بلکہ انجیل پڑھ پڑھ کر وقت کاٹتی تھی۔

اسنے اپنے دوستون کو چند خطوط بھیجے ایک خط اپنے چچا اور ایک اپنی مالکہ کو

لکھا جسکے مضمون سے مارگریٹ کے دلی خیالات صاف ظاہر ہوتے ہین۔

جناب چچا صاحب

میرا یہ خط آپ کو شاید بری روانہ ہوتے وقت پہونچے گا مہربانی فرماکر جارج اسٹینگ سے میرا شکریہ ادا کر دیجئے گا اور انھین سمجھا دیجیے گا کہ وہ اس ناچیز کی طرف سے طبیعت نہ پریشان کرین۔ اور سمجھ لین کہ مارگریٹ کیچ پول دنیا مین آئی ہی نہ تھی۔ خدا انکو انکی عنایات کا ثمرہ ضرور دے گا۔ آپ یہ خط ان صاحب کو دکھا دیجیے گا جنکی زیر نگرانی میری جائداد رکھی ہوئی ہے اسنے اتنا کہد یجیے گا کہ اگر ولیم لاڈ کہین مل جائے تو یہ روپیہ اسکو دیدین۔ اگر میری موت کے سال بھر بعد تک اسکا کہین پتہ نہ لگے تو روپیہ کے چار حصہ کرکے ایک حصہ میرے باپ کو۔ دوسرا حصہ چچا کو۔ تیسرا حصہ میرے بھائی ایڈورڈ کو اور چوتھا حصہ میری چچی کو دیدین۔

مین امید کرتی ہون کہ آپ اور چچی صاحبہ پھانسی کے قبل مجھے ایپسوچ مین ضرور دیکھنے آئینگی اب آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ میرے بھائی باپ وغیرہ کو تسلی دین زیادہ کیا لکھون۔ اب آپ اپنی بھتیجی کو اس دنیا مین نہ سمجھین۔

مارگریٹ کیچ پول

از قید خانہ بری۔ ۹۔ اگست ۱۷۹۷ء

بعدہٗ اُسنے اپنی مالکہ کو نہایت ہی تسلی بخش خط لکھا جسمین اُسنے اپنا کلیجہ چیر کر دکھا دیا کہ وہ موت سے بالکل نہین ڈرتی اور پھانسی کے لیے بخوشی تیار ہے ۱۱۔ اگست کو لنڈن کے دفتر مین ایک معروضہ آیا جسمین مارگریٹ کی سزا مین رعایت کی بہت ہی عاجزانہ درخواست کی گئی تھی۔ اتفاق سے جج اُس روز اپنے مکان ہی پر رہگیا تھا اُسے وہ خط ملا تو پڑھکر مجسٹریٹ اور مسٹر کابولڈ کو بلایا اُسکے دل پر مضمون عرضداشت کا بہت ہی اثر ہوا اور اُسنے سزاے موت کے عوض سات برس کی جلا وطنی کا حکم لکھکر نیچے اپنے دستخط ثبت کر دیے وہ مارگریٹ کیچ پول کی صاف گوئی اور نیک نیتی کا نہایت ہی معترف ہوا۔

باب (۲۴)

سزامین تخفیف

مارگیریٹ کے دل مین جن خیالات نے اپنا گھر کر لیا تھا وہ مندرجہ ذیل خط سے بالکل صاف صاف معلوم ہوسکتے ہین جو اُسنے مالکہ مسز کابولڈ کو اپسویچ جاتے وقت لکھا تھا۔

مخدومہ و مکرمہ

آپ نے اپنی خادمہ کی سزامین رعایت ہونے کی خبر سُنی ہوگی۔ اب آپ کے اقبال سے مجھے قلم دوات وغیرہ مسٹر تشیا نے خود ہی دے دیا ہے تاکہ مین اپنے دل کا سچا حال آپ کو لکھون جسطرح پہلے مجھے اپنی زندگی بھار و معلوم ہوتی تھی اور موت کی خواہش محسوس ہوتی تھی ویسے ہی اب دوبارہ زندگی پانے سے نہایت خوش ہون۔

یہان میرے بہت دوست ہین جو میرے پاس آیا جایا اور ہر وقت دل بہلایا کرتے ہین۔ آپ کی برکت سے مین پڑھ لکھ گئی ہون اور دن بھر حمد خدا مین کاٹا کرتی ہون۔ مہربانی کرکے آپ مجھے چند کتب بھیج دین جنسے مین تفریح حاصل کرسکون۔

اب مجھے سات برس جلا وطنی مین گذارنا ہین آپ کے فضل سے میرے لیے ہر بات موجود ہے اور مین یہان بہت کچھ ترقی کر سکتی ہون مسٹر ریشا نے مجھے بہت کچھ کام دینے کا وعدہ کیا ہے اور یہ بھی اقرار کیا ہے کہ جہان تک مجھسے ہوسکے گا تمھاری میعاد جلاوطنی مین کمی کرادون گا۔

میرے حال پر جو آپ اور مسٹر ریشا نے مہربانی کی ہے اسکا شکریہ مین کس زبان سے ادا کرون۔ مجھسے جہان تک ہوسکے گا مسٹر ریشا کی خدمت کرنے سے ہرگز ہرگز منھ نہ موڑونگی۔ آپکی خادمہ۔ مارگیریٹ کیچ پول

مارگریٹ اپنے ارادے کی پکی تھی اسنے جیسا کہا تھا کر دکھایا

مسٹر رپیشا کی ملازمت کرنے سے وہ نہایت ہی معتبر و معتمد ہوگئی - وہ ابنی نئی ملکہ کا حکم کبھی نہ ٹالتی تھی -

کبھی کبھی اسکے باپ اور بھائی اس سے ملنے آجاتے اور اسکے لیے بڑی ہی لذیذ و خوش ذائقہ اشیاء لایا کرتے تھے -

اتنا سب کچھ ہوا مگر مارگریٹ کیپ پول کو ولیم لاڈ کی یاد ابتک نہ بھولی وہ ہمیشہ اپنے بھائی ایڈورڈ سے اسکا حال دریافت کیا کرتی تھی جو ادھر اُدھر کی باتون مین بہلا کر مارگریٹ کا خیال اسکی طرف سے پریشان نہونے دیتا تھا تھوڑے دنون بعد مارگریٹ کا باپ عارضہ بخار مین مبتلا ہو کر دنیا سے کوچ کر گیا اندنون گردونواح مین بخار بہت پھیل رہا تھا اسنے اس بے وقت سانحہ پر جو خط اپنے بھائی ایڈورڈ کو لکھا اسکو پڑھکر بے ساختہ آنکھون سے آنسو گرنے لگتے ہین -

پیارے بھائی

آہ میرے گناہون نے مجھے ہر طرح برباد کر دیا یعنی مین اپنے معزز والد ماجد کی کچھ خدمت نہ کرسکی

اگر اسوقت پر ہوتے تو ضرور اڑکر پہونچتی اور تمھین تسلی دیتی مگر ہائے کیا کرون مجبور ہون اور اسلیے یہ خط بھیجتی ہون -

آہ - ایڈورڈ - میری ہی بد چلنی میرے قبلہ کونین کی جان کی گاہک ہوگئی وہ مجھ بدنصیب سے جسطرح محبت کرتے تھے کیا بیان کرون مرتے دم تک وہ میرا ہی منھ دیکھا کیے اور

" اچھے ہین اچھے ہین "

کہتے ہوے ہم بدنصیبون کو ماتم داری اور رونے پیٹنے کے لیے چھوڑ کر دنیا سے چل دیے -

ہائے " اچھے ہین اچھے ہین " نے جان لے لی -

خیر بھائی - سوا صبر کے کیا چارہ وہ اب کچھ ملے تو جاتے ہی نہیں اور نہ لوٹ کا آسکتے ہین اگر ہم لوگ نیک اور سچے راستے پر چلکر بقیہ منزل زندگی گذارین

تو شاید اُنسے دوسری دنیا مین مل سکین ۔
آہ ۔ کعیبہ دارین کیا آپ ہی نے ہمارے ساتھ کرسمس منانے کو کہا تھا
آپ تو مزے سے چلے گئے اور آپ ہمیشہ کے لیے کرسمس منایئے گا
خدا آپ کو وہان بھی کرسمس ہی منانے دے ۔
پیارے ایڈورڈ ۔ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب میری مان کا جنازہ
نکلا تھا ؟
کیا تمھین اپنے بھائی چارلس کی بیدائش کا دن یاد ہے ؟
ہائے یہ صدمہ جگر خراش اُن لوگون کی ہی یاد دلا دلاکر اور بھی مارے ڈال رہا
ہے ۔ آہ ۔ دنیا نظرون مین سنسان نظر آرہی ہے مکان کا نظارہ آنکھوںمین
بس بس کر اُجاڑ سا معلوم ہو رہا ہے ۔
ہائے گھر کی یاد کھائے لیتی ہے اب تم میرے پاس بہت جلد آؤ کیونکہ

کوئی ایسا نہین دل کو جو تسلی دیدے
آنسو اُمڈے چلے آتے ہین مری آنکھون سے

پیارے بھائی جیسے ہی فرصت ملے فوراً آؤ اور صبر کرو مرضی الٰہی مین
کچھ چارہ نہین ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

تمھاری بدنصیب بہن
مارگیریٹ کیچ پول

اب سنیے کہ ایڈورڈ کیچ پول مارگیریٹ کی بدنامیون سے ناراض ہو کر
اپسوچ کے گرد و نواح سے اُٹھکر کسی اور مقام پر چلا گیا تھا اور اُسنے وہان
مڈریہ کا پیشہ اختیار کر کے نوکری کر لی اور بھیڑین وغیرہ چرانے لگا ۔
گو ایڈورڈ مارگیریٹ کا دل خوش کرنے کے لیے اکثر خط بھیج دیا کرتا تھا مگر وہ
س نقصان کو دل ہی دل مین محسوس کرتی تھی ۔
اپسوچ مین مارگیریٹ کے دوست و احباب نے اسے جو تحفہ و تحائف
دیے تھے وہ اسنے جمع کر رکھے تھے ۔ جب میعاد جلا وطنی مین تین برس باقی

رہگئے تب اسکے چال چلن کی پھر تفتیش کی گئی اور خدا کے فضل سے وہ نیک چلن ہی ثابت ہوئی۔

مارگریٹ نے لاڈ کے لیے جو روپیہ جمع کیا تھا اُسمین سے ایک حبہ تک صرف نہ کیا وہ اسکی حقدار ولیم لاڈ کی اب تک منتظر تھی مجسٹریٹ مسٹر ریشا سے وعدہ کرچکا تھا کہ مین مارگریٹ کی سزامین کمی کردون گا مگر گھوڑے چرانے کی وبا نے اتنا روز باندھ دیا تھا کہ روز ایک نہ ایک گھوڑا چوری جاتا تھا اسلیے مارگریٹ کی سزا مین ابتک کمی نہوئی۔

مارگریٹ کے کسی دوست نے اُسے لکھا تھا کہ عرضی جج کے سامنے پیش ہے وہ اسکے نتیجہ کے لیے نہایت ہی بیقراری سے انتظار کررہی تھی مگر آخر مین یہ سبب امید منقطع ہوگئی۔

اب ولیم لاڈ کا حال سُنیے کہ وہ پیشہ تجارت مین مشغول تھا ایک روز اتفاقیہ دو آدمیون نے ولیم لاڈ کی شراب کے پیپون سے بھری ہوئی چالیس گاڑیان پکڑلین اور لاڈ بھی گرفتار ہوکر ایک سال کی قید جھیلنے کے لیے اپسوچ کے قیدخانے مین بھیجدیا گیا اُسکا کل مال و متاع ضبط ہوگیا اور اسکے پاس ایک حبہ زہر کھانے کو بھی نہ رہا۔

باب (۲۵)

فراری و روپوشی

مارگریٹ کیچ پول کو ولیم لاڈ کی گرفتاری کی خبر ابھی تک معلوم نہ ہوئی تھی اسکو مطلق علم نہ تھا کہ ایک روز وہ مسٹر ریشا کو نہلانے جارہی تھی کہ اتفاقاً سر راہ ایک گھوڑا کھڑا ہوا نظر آیا جسکی راس اُسنے اپنے ہاتھ مین تھام لی اور مکان کے اندر لے جانے لگی کیونکہ اُسکو اپنی مخدومہ سے کوئی چیز لانا بھی تھی وہ گھوڑے کو اپنے ساتھ لیے جارہی تھی کہ راستے مین ایک ملاح کی صورت نظر آئی۔ جو دیوار کے سہارے سے کھڑا ہوا تھا اسکو شک ہوا کہ ملاح ہو نہو ولیم لاڈ ہی ہے

لہذا وہ نہایت ہی تعجب آمیز نظر سے اُسکی طرف دیکھنے لگی۔
ولیم لاڈ نے مارگریٹ کو پہچان لیا اور وہ اُسکی پیشوائی کے لیے آگے بڑھا مگر رعب حُسن نے اُسکا پیر نہ اُٹھنے دیا مارگریٹ کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے تاہم امواج عشق اُسکی کشتی دل کو تھپیڑے لگا لگا کر لاڈ کی طرف پہونچانے ہی لگین
چونکہ مارگریٹ نے اُسے قریباً دو تین سال کے بعد دیکھا تھا اسلیے اُسکا دل قابو مین نہ تھا اور پچھلی راز و نیاز عشق و محبت کی باتین اُسکے دل مین از سر نو تازہ ہو گئین۔
خیر لاڈ جیون ہیون اُسکی طرف بڑھا تو مارگریٹ نے کچھ بہانہ ہٹ کر اُسے ٹال دیا مگر جوش جنون جب چڑھتا ہے تو کہین چھپائے بھی چھپتا ہے اسکے ہاتھ کانپنے اور قدم لڑکھڑانے لگے اسکا اننگا ہوا چہرہ اپنا بہار دکھا رہا تھا جوش محبت مین اُسکی آنکھون سے آنسو بہہ نکلے اسنے لاکھ چاہا کہ مسکرائے مگر ہنسی نہ آنا تھی نہ آئی آخر کار وہ اپنے کو سنبھال نہ سکی اور دھپ سے زمین پر گر پڑی۔
اُسکے ساتھ ہی گھوڑا بھی اُسپر گر پڑا اور مارگریٹ کے سخت چوٹ آئی اسکے گرنے کا دھما کا سنکر سب لوگ دوڑے آئے اور اُسکو اُٹھا کر ایک کمرے مین لے گئے ولیم لاڈ سے تو کچھ بن ہی نہ پڑا وہ چپ چپاتے وہان سے کھسک گیا کسی کو بھی یہ پتہ نہ چلا کہ یہ ولیم لاڈ اُسکا عاشق ہے۔
مارگریٹ نے مسز ریشا سے کہا کہ
”میرا دماغ چکر کھانے لگا آنکھون کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور ایسا بدن سنسنانے لگا کہ کمزوری کے سبب سے مین گر پڑی،،
ان لوگون نے ڈاکٹر جارج اسٹیلنگ کو بلایا جسنے مارگریٹ کی فصد کھول دی اور چار پانچ روز تک چارپائی سے اُٹھنے کی ممانعت کر دی
مسز ریشا نے مسز کابولڈ کو اس سانحہ سے خبر دی مسز کابولڈ یہ سنکر فوراً ہی دوڑی آئی۔
مارگریٹ کے حالات دریافت کیے رسائے قید خانے مین مارگریٹ کے سوا کوئی اور شخص ولیم لاڈ سے واقف نہ تھا اور نہ کسی نے مارگریٹ کی وجہ سے اُسکی

کچھ خبر ہی۔
مگر ولیم لاڈ اور مارگیریٹ سے خفیہ خط و کتابت ہو جاتی تھی جسکی کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہونے پائی تھی
اب مارگیریٹ کو معلوم ہوا کہ لاڈ کس طرح قید ہو کر ایک سال کے لیے محبس کی ہوا کھانے کو آیا اور کس طرح اُسکا سب مال و اسباب ضبط ہو گیا ہے مارگریٹ نے جو خط ولیم لاڈ کو لکھا تھا اُس سے اُسکے اصلی جوش اور وسوسے صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ولیم لاڈ کی جدائی سے کسقدر بیقرار تھی۔

فلنس سل
۱۰ جنوری ۱۸۰۰ء
آرام جان و جگر

آپ کو یہ بات سنکر بڑا تعجب ہو گا کہ شاید جان کک آپ سے واقف بھی نہ تھا اور محض گھوڑا چرانے کی سازش سے اُسنے مجھکو یہ سبز باغ دکھایا تھا اور یہی خیال میری مالکہ اور مسز کابولڈ کا بھی ہے۔
خیر وہ تو جو کچھ ہونا تھا ہو گیا۔ اب مجھے خاصکر اس بات کی خوشی ہے کہ ابتک مین نے آپ کے روپیہ کی کسی کو بھی خبر نہین دی اور نہ اپنے پاس رکھا اگر روپیہ میرے پاس ہوتا تو ابتک اُسکا پتہ بھی نہین لگتا۔ جان کک نے مجھے آپ سے لندن مین ملنے کی ترکیب بتائی تھی اور اس بات کی بھی خبر دی تھی کہ آپ گرفتار ہو جانے کے ڈر سے روپوش ہین اُسنے آپ کا ایک خط بھی مجھے دکھایا اب آپ کو چاہیے کہ کسی طرح سے جرمانہ ادا کر دین تو زیادہ قید خانے کی ہوا نہ کھانا پڑے۔ مین نے آپکا جو روپیہ آپ کے چچا صاحب مسٹر لیڈر کے پاس رکھایا تھا وہ منگوا لونگی۔ اُسی روپیہ سے آپ کا جرمانہ بھی ادا ہو جائے گا اور تھوڑا اسا صرفہ کے لیے بھی بچ رہے گا۔
مجھے تو خوشی اس بات کی معلوم ہوتی ہے کہ مین نے اس آپ کے روپیہ مین سے ایک حبہ بھی خرچ نہین کیا اور نہ کسی کو اسمین ہاتھ لگانے کی اجازت دی آپ بس اس خیال کو اپنے دل مین لیے رہیے کہ مارگریٹ کے دل سے

لگی ہوئی ہے کہ آپ جلد رہائی پا جائیں اور پھر ہم دونون اپنی زندگی کے دن بخوشی بسر کرین۔

آپ کو تو جلد رہائی مل ہی جائے گی مگر مجھے اپنے سات برس کاٹنا مشکل ہو جائین گے اگر آپ کو میری سچی محبت ہے تو شاید آپ میرا انتظار کرین گے اور فلنس گول ہی کے قریب رہین گے جب خدا ہمکو اور آپ کو ملائے گا تو دونون اپنے اپنے دل کی اُلجھی ہوئی اُمنگون کو پوری کر کے ہوسین نکال لینگے مجھے رات بھر عجیب عجیب خواب دکھائی دیا کرتے ہین جن سے طبیعت نہایت ہی پریشان رہتی ہے۔ قصہ مختصر چاہے آپ مجھسے نہ ملین یا ملین اور خواہ مین آپ سے ملون یا نہ ملون آپ مجھے اپنی جان نثار محبوبہ دلنواز سمجھتے رہا کیجیے گا

مین ہون آپ کی مشتاق دیدار

مارگیریٹ کیچ پول

اس خط کے پہونچنے ہی کے بعد سکرٹری آف اسٹیٹ کے حضور مین مارگیریٹ کی معافی کی درخواست پھر پیش کی گئی مگر گھوڑون کے چوری ہونیکے سبب سے منظور نہ ہوئی چور اور بھی سر اُٹھانے لگے تھے لہذا مارگیریٹ کو معاف کرنا مناسب نہ سمجھا گیا۔

اُسے اپنی زندگی کا ایک ایک دن پہاڑ معلوم ہوتا تھا اور ایک ایک گھڑی ایک ایک برس کی طرح مشکل سے کٹتی تھی۔

اب سُنیے کہ ولیم لاڈ کی رہائی کے ایام قریب آ پہونچے اور جب کچھ ہی دن باقی رہگئے تو مارگیریٹ نے اپنے چچا کے نام ایک خط لکھا جسکے پہونچتے ہی وہ اس سے ملنے کے لیے بلا توقف آگیا۔

اُسنے اپنے چچا سے عرض کی کہ مسٹر اسمتھ سے روپیہ لیکر مسٹر ریپشا کے حوالے کر دین۔

مسٹر لیڈر کو کامل یقین تھا کہ مارگیریٹ روپیہ اسمتھ کے ہاتھوں سے نہ لیگی اور ولیم لاڈ کو ضرور دیدے گی اُسنے مارگیریٹ سے صاف صاف حال پوچھکر جواب دیا "کہ

ابھی تو ولیم لاڈ قید خانے ہی مین ہے جب رہائی ہوگی تو دیکھا جائے گا"
چونکہ مارگیریٹ نے ایمانداری سے صاف صاف حال کہدیا لہذا اُسپر کچھ آنچ نہ آسکی - داروغہ محبس کو کچھ شبہہ بھی ہوا تو غلط ہی نکلا
مارگیریٹ کے سپرد ابھی تک قیدیون کے نہلانے کا کام تھا اور حسب معمول ایک روز وہ قیدیون کو نہلا ہی رہی تھی کہ ایک طرف سے کوئی آواز سنائی دی اسنے پھر کر دیکھا تو ولیم لاڈ کو کھڑا پایا وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ کوئی آتا تو نہین ہے اور دکھاوے کے لیے اپنے کام مین مشغول رہی -
اُسنے لاڈ سے کہا
مین تمھارا منشا سمجھ گئی - مین چاہتی ہون کہ کسی طرح سے مین بھی تمھارے ساتھ بھاگ نکلون - مین بھاگ تو سکتی ہون مگر یہ کام ذرا اہم معلوم ہوتا ہے"
لاڈ بولا "جب حاکم بری چلا جائے تو تم بھاگنے کا انتظام ٹھیک کر رکھنا
مارگیریٹ نے پوچھا "کس طرح ؟ کوئی ترکیب ؟
اُسنے کہا کہ "تمھارے پاس گھوڑا اور ساز وغیرہ تو ہے ہی - اب رہا بھاگنے کا راستہ وہ دیوار کے چارون طرف کہین ڈھونڈھ لینا - اگر نہ بھی ملے تو مین کسی نہ کسی طرح تمھین ضرور بھگائے چلون گا -
مارگیریٹ نے پوچھا "اچھا اگر مین نکل بھی جاؤن تو کہان ٹھہرون ؟
لاڈ نے جواب دیا - میری بہن کے گھر پر -
مارگیریٹ بول اُٹھی کہ "دیکھیں پھر کیا ہو بارہ مین ۲۰ - تاریخ کو مسٹر ریشا قیدیون کے ساتھ مقام بری جائینگے پھر تو مجھے بھاگنے کا کافی موقع مل رہے گا اگر تم فلان مقام پر میرا انتظار کرو تو اور بھی بہتر ہو"
لاڈ بولا - تم گھبراؤ نہین - مین ضرور تمھارا انتظار کرون گا -
مارگیریٹ نے کہا - بہت بہتر - مین تو تمھاری بات پر ایک مرتبہ اور بھروسا کرون گی مگر تم مجھے دھوکا دوگے تو نہ معلوم میرا کیا حشر ہوگا - میری جان پر بنجائیگی حالانکہ مجھے تمھارا اعتبار ضرور ہے اور مین تمھارے قول کو ٹھیک سمجھتی ہون اچھا اب جاؤ - دیکھو سامنے سے کوئی آرہا ہے" اس روز مارگیریٹ کو

بہت کام کرنا ہے وہ اُنھین کو انجام دینے مین مشغول رہی۔
جب کل کام ختم ہوگئے تو مارگیریٹ کو تمام اور قیدیون پر ترجیح دی گئی اور اسکا اعتبار لوگون کی نظرون مین بڑھ گیا۔
مسٹر لیڈر مارگیریٹ کا چچا خود اُس سے ملنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین تیس اشرفیان تھما کر بولا۔ سو گنی مسٹر ریشا کے حوالے کر دی گئین یہ تیس تم اپنے پاس رکھو اتنا کہکر وہ وہان سے فوراً ہی روانہ ہو گیا اور اُسکے چند روز بعد ہی مارگیریٹ نے اپنے عاشق ولیم لاڈ کو چند اور قیدیون کی ہمراہی مین مسٹر ریشا کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا جب وہ چلے گئے تو رات کو مارگیریٹ بھاگنے کیلیے راستہ ڈھونڈھنے کو نکلی ایک جگہ پر اُسنے دیوار کسی قدر شکستہ پائی تو اپنے دل مین ٹھان لی کہ بس اسی طرف سے بھاگ نکلون گی جا نبری کی گنجائش ہے تو اسی جانب سے۔
وہ رات بھر کام مین لگی رہی اور سارا سامان لیس کر لیا۔ اُسنے ایک گڈریون کی وضع کا لبادہ بنایا اور اپنے بستر مین اس طرح باندھ کر رکھ لیا کہ کوئی جانچ پائے جب مسٹر ریشا وغیرہ برہی مین پہونچ گئے تو لاڈ اپنی بہن کے یہان گیا۔ وہان سب حال بتایا اور مارگیریٹ کی مفروری کی تدبیر ظاہر کر دی تو اسکی بہن نے بھی اُسکی رائے سے اتفاق کیا۔ اُسنے یہ منطقہ سوچا تھا کہ مارگیریٹ کو ساتھ لیکر خفیہ فروشون کی کشتی پر سوار ہو جائے اور ہالینڈ مین جا کر شادی کرکے ایام زندگی آرام سے بسر کرے۔
ولیم لاڈ کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ ساحل پر کون کون کشتیان موجود ہین اُس سے اور ایک شخص داؤدشا سے ملاقات بھی ہوئی جسنے لاڈ کے لیے ایک کشتی بھیجنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اثنا ر گفتگو مین داؤدشا نے ولیم لاڈ سے چند مفید اور کارآمد ہدایات کر دین اور سب اسباب سمندر کے دوسرے کنارے پر اُتار دیا۔
ایک روز جب قیدیون کے نہلانے کی پھر باری آئی تو مارگیریٹ منھ اندھیرے سے لیکر آٹھ بجے رات تک اپنے کام مین مشغول رہی اور قیدی مستورات کو نہلایا کی جب رات کو قیدی اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے اور کچھ پھول چننے لگے

تو مارگریٹ اپنا موقع دیکھنے کے لیے باہر نکلی گرچند وجوہات ایسی پیش آئیں جو اسکے مفرور ہونے مین حارج ہوئین جنمین سے ایک تو یہ تھی کہ رات کو گھوڑے باغ مین باندھ دیے گئے تھے اس بات سے اُسے بڑی نا امیدی ہوئی کیونکہ اُسی روز رات کو وہ بھاگنے والی تھی۔

عین اُسی وقت ایک چوکیدار اُدھر سے گذرا تو مارگریٹ کیچ پول ڈانٹ کر بولی۔

آج رات کو تمنے ہمارے واسطے گھوڑے باہر نہین نکالے۔

اُسنے جواب دیا "خطا معاف۔ آج ہم لوگ صفائی مین مشغول رہے کل صبح یہی کام کر دیا جائے گا۔ اس جواب سے مارگریٹ کو خوشی اور ریخ دونون محسوس ہوے۔ یاس و امید دونون کی جھلک اُسکی نظر کے سامنے آگئی۔ خوشی اس بات کی تھی کہ گھوڑے کا زین وغیرہ سب الگ ہی رکھا ہوا تھا اور ریخ اس بات کا تھا کہ گھوڑے باغ کے اندر بندھے تھے اسلیے وہ انمین سے کسی کو اپنے کام مین نہ لا سکی۔ وہ کسی بات پر غور کرنے لگی اور ہوتے ہوتے اوپر نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ محبس کی دیوار تخمیناً ۲۲ فیٹ اونچی ہے پہلے تو سیڑھی لگاکر اُتر جانے کا ارادہ کیا مگر ناکامیاب رہی۔ آخرکار اُسنے دوسری ترکیب لڑائی جسمین اُسے کامیابی ہوئی اور اُسنے آدھی رات کو مفرور ہونے کا تہیہ کر لیا۔

اُسکو اپنی کامیابی کی پوری پوری امید تھی پس رات کو جب سب قیدی اپنی اپنی کوٹھریون مین چلے گئے تو مارگریٹ بھی اپنی کوٹھری سے سب مال و اسباب لے آئی اور اُسکے متصل ایک کوٹھری مین جا کر چھپ رہی۔ رات کو جب پہرہ والا آیا اور سب قیدیون کو یکے بعد دیگرے پوچھ گیا کہ

"اپنی اپنی کوٹھریون مین موجود ہو یا نہین"

سب لوگ بول دیے "ہان۔ ہم لوگ موجود ہین"

بعدہٗ جب پہرہ والا مارگریٹ کی کوٹھری کے پاس آیا تو وہان بھی آواز دی؟ مارگریٹ نے دوسری کوٹھری سے ایسے لہجے مین جواب دیا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی ہی کوٹھری مین ہے۔

اب ذرا لطف سنیئے کہ پہرے والا اُسی کوٹھری مین بے کھٹکے چلا گیا جسمین مارگیریٹ بستر کے نیچے چھپی ہوئی تھی - مارگیریٹ دل ہی دل مین ڈر رہی تھی کہ کہین وہ اسکی سانس کی آواز نہ سن لے یا دروازہ بند کرکے نہ چلا جائے وہ نہایت پریشان ہو رہی تھی اُسکا خون اندر ہی اندر کھول رہا تھا اور دل مین دھڑکن ہو رہی تھی - مگر خوش قسمتی سے پہرے والے نے اور قیدیون کی کوٹھریون کے دروازے تو بند کر دیے مگر جس کوٹھری مین مارگیریٹ چھپی تھی اُسے خالی سمجھکر دروازہ کھلا چھوڑ گیا -

اب مارگیریٹ اُٹھی اپنے ہاتھ مین جوتے لیے اور سب چیزین ایک گٹھری مین باندھکر اپنے کاندھون پر لٹکالی پھر وہ دبے پانون بڑے پھاٹک پر گئی اتفاق سے وہ کھلا ملا وہان سے جاکر وہ باغ مین گئی باغ سے ایک رسی لی جو اُسنے چھت پر پھینکنا چاہی مگر وہ چھوٹی تھی اسلیے کارآمد نہ ہوئی -

دوبارہ اُسنے ایک بڑی بھاری رسی لی اور اُسی کے سہارے سہارے چھت پر چڑھ گئی - وہان اُسنے رسی چھت کی بیرونی دیوار کی طرف لٹکائی اور آخر بڑی دقت سے اُتر گئی -

مارگیریٹ چلتے چلتے سینٹ کلیمنٹ کے مینار کے پاس پہونچی اور وہان سے ولیم لاڈ کی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہوئی -

اُس جگہ ولیم لاڈ اسکا انتظار ہی دیکھ رہا تھا لاڈ اور مارگیریٹ دونون ساحل کی طرف مفرور ہوگئے جہان پہونچکر مارگیریٹ نے ملاح کا بھیس بدل لیا -

چلتے چلتے دونون ساحل پر پہونچے جہان اُنھون نے رابنسن کروسو کو موجود پایا مگر وہ وہان نہ ٹھہرا اور شہر کی طرف روانہ ہوگیا -

مارگیریٹ اور لاڈ اسکے چلے جانے پر بڑے ہی خوش ہوئے اور وہان سے چل کر سمندر کے دوسرے ساحل پر جا پہونچے -

باب (۲۶)

قتل و گرفتاری

جب مارگیریٹ قیدخانے سے مفرور ہوئی تھی تو اُسکی دوسری صبح کو مالی نے پہرہ والے کو پکارا اور وہ رسّی دکھائی جسکے سہارے سے مارگیریٹ چھت پر چڑھی تھی۔

پہرے والے نے یہ بات اور کسی کو نہین بتلائی اور جاکر سب کوٹھریان دیکھین مگر سب بند پائین۔ وہ مارگیریٹ کی کوٹھری مین گیا تو اسکو بھی مقفل پایا۔ پھر اُسنے اچھی طرح دیکھا بھالا اسمین بھی کوئی سینک تک نہ ہٹا ملا۔

پہرے والے نے حسب معمول کل قیدیون کو ایک جگہ جمع کیا تو اُسمین مارگیریٹ کو نہ پایا اُسنے اُسکی کوٹھری کھولی مگر کوئی آدمی نہ دیکھا اور بستر اُلٹ پلٹ کے دیکھے تو اُنمین بھی کسی شخص کو نہ پایا۔ یہ معاملہ دیکھکر سب حیرت مین رہ گئے اور سب کی عقل خبط ہوگئی پہرے والے نے یہ سب ماجرا مسٹر ریپشا کو سنایا تو وہ بھی انگشت بدندان رہگئے۔ مسٹر ریپشا کو اُسکی روپوشی سے بڑی ہی پریشانی ہوئی۔ تمام قیدخانہ مین مارگیریٹ کی تفتیش ہوئی مگر اُسکا کہین پتہ نہ لگا۔

جن جن عورات کو اُسنے نہلایا تھا اُنھون نے کہا کہ

"ہم مارگیریٹ کی مفروری کی بابت کچھ نہین جانتے ہین"

پہرے والے کو مارگیریٹ کی وہ بات یاد آگئی جو اُسنے گھوڑون کی بابت پوچھی تھی سب باتون سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہوتا تھا کہ وہ ضرور بھاگ گئی مسٹر ریپشا نے فوراً ہی ایک قاصد کے ذریعہ سے مسز ریپشا کو اس معاملہ کی خبر بھیجی اور مسٹر کابولڈ کے پاس بھی ایک پرجوش خط روانہ کیا جسمین اُسنے درخواست کی کہ وہ اُسکے ٹھیک پتہ سے اطلاع دے نہین تو اُسکے شوہر اور دو ضامنون کو قیدی کے قیدخانہ سے بھاگ جانے کے جرم مین پانچ پانچ سو

روپیہ جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔
اس وقوعہ سے ایسوچھ مین اسقدر ہلچل مچ گئی کہ کبھی پہلے نہ ہوئی تھی اس واقعہ سے ایسوچھ کے قیدخانے مین تمام لوگ تماشا دیکھنے آئے لوگون نے مارگریٹ کی بابت مختلف افواہین بھی اڑائین
مارگریٹ کی اس حرکت ناشایستہ سے اُسکے ہمدردون کو بڑا ہی رنج ہوا وہ دل ہی دل مین سمجھتے تھے کہ اس حرکت کا نتیجہ بڑا ہی خراب ہوگا جسکی سزا موت ہے۔
مسٹر رپشا بیری سے ایسوچھ واپس آیا اور قیدخانے مین کئی مجسٹریٹ بیٹھے پائے اُسنے اپنے دل مین ایک قطعی راے قائم کرلی اور مجسٹریٹون سے درخواست کی کہ پہرے والے کو بُلا کر اظہار لیے جائین۔
چوکیدار کی طلبی ہوئی اور اظہار لیے گئے مگر اُسکے بیانات قابل اطمینان نہ ثابت ہوئے مجسٹریٹون نے اُسے تھوڑی دیر کے لیے زیرحوالات رکھا اور باہم گفتگو کرنے لگے ان لوگون نے یہ راے قائم کی کہ کسی نے چوکیدار کو رشوت دیکر مارگریٹ کو بھاگنے کا موقع دلا دیا ہے اور چوکیدار نے یہ سب چال اسطرح پر کی ہے تاکہ کسی کو اسپر شبہہ نہ ہو۔
وہ پھر بلایا گیا اور اس شبہہ پر کہ اُسنے مفرور کے بھاگنے مین مدد کی ہے زیرحراست کردیا گیا۔ اس اثنا مین بڑی بڑی گہری تحقیقاتین ہوئین مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ بعدہٗ حسب ذیل اشتہار تمام اطراف و جوانب مین مشتہر اور چسپان کیا گیا۔

اشتہار

۲۵۰۰ روپیہ انعام

۲۵ مارچ کو پنجشنبہ کے دن مارگریٹ کیچ پول قیدی عورت قیدخانہ ایسوچھ سے مفرور ہوگئی ہے یا تو یہ حرکت پہرے والے کی سازش سے ہوئی یا مجرمہ دیوار پر چڑھکر بھاگ گئی ہے۔ جو شخص مارگریٹ کیچ پول کو مسٹر رپشا داروغہ محبس کے پاس لاکر حاضر کرے گا اسکو ۲۵۰۰ روپیہ

انعام دیا جائیگا اور جو کوئی شخص مجرسہ کی بابت کیسی ہی خبر یا اطلاع دے گا اسکو ۱۲۵ روپیہ انعام ملے گا۔ جو شخص مارگیریٹ پیچ پول کو اپنے مکان مین پوشیدہ رکھے گا اُسے حسب قانون سزا دیجائے گی۔

حلیہ

قد لمبا۔ رنگ سیاہ فام۔ بال چھوٹے چھوٹے۔ آنکھین کالی کالی۔ بدن پھرتیلا۔ اُسکے پاس بستر کی دو چادرین ہین۔

قید خانہ الپسوچھ

۲۸ مارچ ۱۸۰۰ عیسوی

یہ خبر دور دور تک مشہور ہوگئی کوئی ایسا شخص نہوگا جسکے پاس یہ اشتہار موجود نہ ہو۔ لوگون نے جھوٹی سچی افواہین بھی اُڑائین مگر کسی سے مطلب برآری نہین ہوئی اتفاقاً مسٹر کابولڈ کے کسی نوکر اور رابنسن کرو سے ملاقات ہوئی۔ اُسنے پوچھا۔

"رابن۔ تمھین انعام والا اشتہار تو نہین ملا۔ مارگیریٹ کی مفروری سے واقفیت ہوئی یا نہین؟"

رابن نے جواب دیا "مین نے اُسے ضرور کہین دیکھا ہے بشرطیکہ نظر کو مغالطہ نہ ہو۔"

اُسنے پوچھا۔ تمنے اُسے دیکھا کہان؟

وہ بولا "مین نے لاڈ کو کسی شخص کے ساتھ جاتے دیکھا تھا جو مجھے مارگیریٹ ہی معلوم ہوتی تھی۔"

اس گفتگو کی خبر مسٹر ریشا کو پہونچی وہ خبر سنتے ہی مسٹر کابولڈ سے جا کر ملا اور وہان سے معلوم ہوا کہ مارگیریٹ اور لاڈ سے بڑی گہری محبت تھی۔ وہ وہان سے فوراً ہی اوبرج اور اسٹن فری کو گیا وہان اُسے خبر ملی کہ دو شخص آئے تھے مگر اب اشٹمک کی جانب چلدیے ہین۔ مسٹر ریشا وہان بھی پہونچا لیکن کوئی سراغ نہ ملا آخر کار وہ سڈ بارن گیا۔ اُسے معلوم ہوا کہ دونون مجرم لاڈ کے بہنوئی مسٹر کیلی کے یہان روپوش ہین ریشا نے ایک کانسٹیبل

اپنے ساتھ لیا اور اُسکے مکان پر پہونچا

کیلی تو موجود نہ تھا اسیلیے اُس نے لاڈ کی بابت مسز کیلی سے دریافت کیا تو اُسنے کہا۔

واہ۔ مجھ سے اور مسٹر لاڈ سے کیا مطلب۔ میرے یہان وہ نہین ہے

اس جواب پر اُسے قید کی دھمکی دی گئی جسپر اُسنے اقبال کردیا کہ مارگریٹ اور لاڈ دونون ساحل پر ہین اور کشتی آنے کا انتظار کر رہے ہین۔ اُسنے یہ بھی کہدیا کہ مارگریٹ میرے مکان مین ایک ہی روز رہی اور جیون ہی اُسنے اپنی گرفتاری اور انعام کی خبر سنی وہ وہان سے مسٹر کیلی کے ساتھ بھیڑین چرانے چل کھڑی ہوئی۔

کانسٹبل اور ریشا دونون چراگاہ کی طرف روانہ ہوے مگر راستہ مین انھین مسٹر کیلی مل گیا جسکے ساتھ کوئی دوسرا شخص نہ تھا۔

مسٹر ریشا نے کانسٹبل سے کہا کہ "اس شخص کو گرفتار کرلو۔

کانسٹبل نے اُسے پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ بولا

"وارنٹ دکھاؤ۔ مین بغیر وارنٹ کے تمھارے ساتھ ہرگز نہین جاسکتا"

وہ یہ جواب دیکر بڑا ہی غضبناک ہوا اور چاہتا ہی تھا کہ اپنے بہادر اور خونخوار کتون کو دونون پر حملہ آور ہونے کا اشارہ کردے مگر کتے اور طرف چل پڑے اُسنے انھین سیٹی بجاکر بلایا اور وہ دوڑکر ساحل کے کنارے آپہونچے یہان ایک کشتی لگی تھی جسمین سے ایڈورڈ بیری اُترکر آیا تھا بیری نے ریشا سے کچھ باتین کی اور ریشا نے اُس سے اپنے مرحلے مین امداد کی درخواست کی بیری بھی ایک فہمیدہ شخص تھا اسیلیے اُسنے ریشا کی بات نہ ٹالی اور بولا۔

"حتی المقدور مین ہرطرح کی امداد کرنے کے لیے تیار ہون"

تینون کشتی پر سوار ہوے اور چلتے چلتے دوسرے ساحل کے قریب پہونچے ہی تھے کہ مارگریٹ اور لاڈ دونون کو کشتی کے انتظار مین کھڑا پایا دونون کو ذرا بھی خیال نہ تھا کہ کیا شدنی ہے۔ مارگریٹ نے کانسٹبل کی آواز پہچان لی تھی اُسنے اُسکو باتین کرتے ہوے دیکھا تو مُنھ پھیر کر

سمندر مین کود پڑی ۔ لیکن لاڈ نے فوراً ہی ہاتھ پکڑ کر نکال لیا ۔
مارگریٹ بالکل نیم جان ہو رہی تھی اُسے مطلق ہوش نہ تھا طاقت گویائی بالکل زائل ہو گئی تھی ۔
لاڈ اپنے ہاتھ مین پستول لیے ہوے اسکے پاس کھڑا رہا تاکہ مارگریٹ کے پاس کوئی دوسرا شخص نہ آ سکے ۔ مسٹر ریشا اور کانسٹبل وغیرہ اُسکے پاس جانے لگے تو لاڈ ڈانٹ کر بولا
"آپ لوگون کو ہمسے کچھ مطلب نہین ۔ خبردار جو یہان آئے ۔
مسٹر ریشا نے کہا " اگر تم مارگریٹ کیج پول کو نہ دوگے تو اچھا نہ ہوگا سیدھی طرح سے دیدو مین اُسکو حراست مین رکھون گا ۔
لاڈ نے جواب دیا ۔ مسٹر ریشا ۔ میرے پاس اگر کوئی بھی شخص آیا تو اُسے جام اجل پلا کر سوے عدم راہی کردون گا "
ایڈورڈ بیری لاڈ کی بات چیت سن کر نہایت ہی گھبرایا وہ تو چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح لاڈ کی جان بچ جائے مگر لاڈ اور ہی قسم کی باتین کر رہا تھا خیر وہ نہ آگے بڑھا اور ۔ لاڈ سے یون مخاطب ہوا کہ
ولیم لاڈ ۔ مین تمسے مودبانہ درخواست کرتا ہون کہ تم مارگریٹ کیج پول کو ہمارے حوالے کر دو وہ قید خانے سے بھاگ آئی ہے مین تمسے وعدہ کرتا ہون کہ تمھارا ایک بال بھی بیکا نہوگا ایک آدھ کے خون کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہمین اُسے لیجانا ہے اُسے ہمارے حوالے کر دینا ہی تمھارے حق مین بہتر ہوگا
لاڈ نے ایڈورڈ بیری پر پستول کا وار کر دیا مگر خیر ہوئی کہ نشانہ خطا کر گیا بیری نے بھی اُسکے ہاتھ پر گولی چلائی تو لاڈ گر پڑا اور اُسکی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ۔ لاڈ کی لاش اور مارگریٹ دونون کشتی مین لٹا دیے گئے اثناے راہ مین مارگریٹ کو کچھ کچھ ہوش آیا اُسنے اِدھر اُدھر سر اُٹھا کر دیکھا تو لاڈ کی لاش پڑی ہوئی نظر آئی ۔
جسکو دیکھتے ہی وہ پھر بیہوش ہو گئی اور اب اسکو دنیا و عقبیٰ کا کچھ خیال نہ رہا ۔

مارگریٹ اور لاڈ کی لاش دونوں ارفورڈ کے بندرگاہ پہونچائی گئی وہان
جہازران مارگریٹ کی حالت زار دیکھکر گھبرا اُٹھے مگر مارگریٹ کو پھر ہوش
آیا اور وہ نہایت ہی بلک بلک کر رونے اور ماتم کرنے لگی اتفاق سے
جہان مارگریٹ بیٹھی ہوئی تھی وہان ایڈورڈ بیری کا گذر ہوگیا وہ کرسی پر جا بیٹھا
اور یون مارگریٹ سے باتین شروع ہوئین۔

مارگریٹ نے کہا۔

"کیون ایڈورڈ۔ تمنے تو کہا تھا کہ لاڈ کی جان بچ جائیگی مگر تمھین نے اُسے
نذر اجل کیا۔ اسکی وجہ؟"

ایڈورڈ بیری۔ "اُسنے میرے اوپر پستول چلا کر پیشقدمی کی مگر اتفاق سے
نشانہ خطا کر گیا مین نے اُسکے جواب مین صرف اُسکا ہاتھ بیکار کرنے کے لیے
پستول چلائی مگر کیا کرون کر نشانہ بھرپور بیٹھ گیا۔

مارگریٹ طعن آمیز الفاظ مین کہنے لگی

"واقعی تمنے نہایت ہی عمدہ کام کیا۔ اب تو تمھارا نام زندہ جاوید ہوگیا
اور بہادری مین بھی شہرت ہوگئی۔ تمنے ایک بیگناہ شخص کو قتل کیا اور
غریب بیکس عورت کو گرفتار کر کے تم خوش ہوگئے۔ اب کیا ہی مزے سے
انعام لوجیئے واہ خوب نام پیدا کیا مین نے ایسا بہادر شخص کبھی دیکھا ہی نہ تھا

ایڈورڈ بیری "میرے اوپر آوازہ کیون کستی ہو سنیئے تو اپنا فرض منصبی ادا
کیا تھا۔ یقین جانو کہ لاڈ کی موت کا رنج مجھے تم سے زیادہ ہی ہے۔

مارگریٹ اس بات پر زار زار رونے لگی اور مارے رنج کے اپنا سر
پٹک دیا۔

وہان سے مارگریٹ اپسوچ بھیجی گئی اور داروغہ نے اُسے حوالات مین
نظر بند کر دیا۔ لاکھ پرسش ہوئی مگر اُسنے لوگون سے اپنے بھاگنے کی ترکیب
نہ بتانا تھی نہ بتائی۔

چوکیدار رہائی پاگیا اور وہ اپنا معمولی کام پھر انجام دینے لگا۔

مارگریٹ کو قید تنہائی نصیب ہوئی اُسکے پاس کوئی بھی نہ جانے پاتا تھا اور

وہ رات دن گریہ وزاری کرکے اپنی پھوٹی قسمت کو رویا کرتی تھی۔

باب (۲۷)

سزائے جلاوطنی کی بحالی

جب مارگیریٹ قید خانے مین وارد ہوئی اور وہین نظر بند کی گئی تو مسٹر ریشا کی درخواست پر کئی مجسٹریٹ اسکے اظہار لینے کے لیے آئے اُنھون نے مارگیریٹ کو تخلیہ مین بلایا جہان پہلے تو مسٹر ریشا اور کانسٹبل کے بیانات ہوے پھر ایک مجسٹریٹ نے مارگیریٹ کو کل مقدمہ کی روداد اور اُسکے عبرت انگیز نتائج سُنا دیے مارگیریٹ نے جو اپنے جرم کی سزا سُنی تو بڑی ہی متحیر ہوئی اور مجسٹریٹون سے بولی کہ اگر مجھے ذرا بھی معلوم ہوتا کہ میرے اس خفیف جرم کی سزا موت ہوگی تو مین ہرگز اس جرم کی مرتکب نہوتی۔

ایک مجسٹریٹ اُس سے یون مخاطب ہوا،

"اُس بات سے تو تمکو ضرور آگاہی ہے کہ تمنے مسٹر ریشا کے دل سے اپنا اعتبار اُٹھا دیا اگر اُسوقت تم گرفتار نہ ہوتین تو مسٹر ریشا کو ۲۵۰۰ روپیہ ضمانت کے اُگلنا پڑتے

مارگیریٹ نے جواب دیا "مجھے یہ بات معلوم نہ تھی کہ میری مفروری میرے مالک اور مالکہ کے حق مین زہر ہو جائیگی۔ وہ دونون ہمیشہ مہربان رہے اور کبھی اُنھون نے مجھے اس جرم کی سزا سے آگاہی نہ کی اور نہ کچھ تنبیہ فرمائی۔

مجسٹریٹ بولا "اس خیال مین نہ رہنا کہ تمنے ایک بیگناہ آدمی کی گردن پھنسادی پہرے والے کو ہم لوگون نے محض شبہہ پر گرفتار کر لیا تھا کیونکہ لوگ کہتے تھے کہ مارگیریٹ سے تنہا یہ کام ہرگز نہین ہو سکتا تھا

مارگیریٹ نے کہا "بیشک۔ مین یہ کام اپنی ہی مرضی پر اکیلے نہ کرتی جس شخص کی مرضی و مدد سے یہ جرم سرزد ہوا ہے اُسکا تو دنیا ہی مین پتہ نہین۔ اگر آج وہ زندہ ہوتا تو شاید مین یہ کام کرنے کے لیے ایک مرتبہ اور کوشش کرتی۔ ہمت کبھی نہ ہارتی۔

مجسٹریٹ نے اُسکی بات کاٹ کر کہا "ذرا سنجیدگی سے بات چیت کرو" زبان سنبھالو
مارگیریٹ بولی "مین آپ لوگون کی ہتک عزت نہین کرتی اور نہ مجھہ مین
گستاخی کرنے کی طاقت ہے - مین اپنی کمزوری پر خودہی خجل و نادم ہون یہ تو
آپ لوگون کی مہربانی ہے کہ مجھے قانون کی ماہیت اور جرم کی آیندہ سزا سے
آگاہ کردیا - مگر مین اتنا پوچھنا چاہتی ہون کہ ایسے خفیف جرم کی اسقدر سخت
سزا کس قانون کی رو سے ہے -
مجسٹریٹ بولا "اور تم جو سوال کرنا چاہتی ہو کرو مگر اپنے جرم کی سزا پر برانگختہ نہو
کیونکہ یہان کچھ عدالت تو ہے نہین - ہملوگ تو ملک کی خوشحالی اور سرسبزی
کے لیے یہ کام کرتے ہین -
یہ بات قابل فخر ہے کہ ہم لوگون کو یہ عہدہ ملا ہے کہ ہم قیدیون کو جج کے سامنے
پیش کرین - مارگیریٹ اسنو - بادشاہ جہان پناہ نے محض رحم کھاکر تمھاری پہلی
سزا اے جلاوطنی کی کمی کردی تھی - اب تمسے یہ جرم سرزد ہوا ہے جسکی قانونی سزا
گوش ہوش سے سنو یعنی
"جو شخص قید خانے کی دیوار توڑکر نکل جائے اور داروغہ محبس کے حکم کی نہ تعمیل
کرے اُسے فوراً گولی ماردی جائیگی اور جو شخص سزا ے موت سے بے پروا قید خانے
سے مفرور ہوکر پھر پکڑا جائے گا اسکو نہایت بیدردی سے پھانسی دیجائیگی
اگر قید خانے کا دروازہ کھلا ہوا ور قیدی بھاگ نکلے تو یہ اُسکا جرم نہ قرار دیا جائیگا
بلکہ اُسکا مجرم داروغہ محبس ہوگا -
اے مارگیریٹ - گو تم بالفعل اس سزا کو نامناسب اور بے انصافانہ
سمجھتی ہو مگر قانون کا منشا بعد مین سمجھوگی -
اگر کوئی قید خانے سے بھاگ جائے اور اُسکو سزا نہ ملے تو نتیجہ یہی ہوگا
کہ اور قیدی بھی فرار ہونے کی کوشش وجرات کرینگے -
مجھے تمھارے مقدمہ پر سخت رنج ہے مین مجبور ہون کیونکہ مجرم تو ضرور سزا
پائیگا ہی گا اور ہملوگون کا یہی فرض ہے کہ تمھین عدالت مین پیشی کے وقت
حاضر کرین -

آج سے داروغہ چیلنا نہ کے بھی کان کھڑے ہو جائینگے اور وہ اس بات کی اور بھی خبرداری رکھے گا کہ کہین بھاگنے نہ پاوے۔
مارگریٹ نے مجسٹریٹ کا بڑا شکریہ ادا کیا اُسے اپنے کردار پر بڑا پشیمان اور رنجیدہ ہونا پڑا وہ اپنی علام واقفیت ارتکاب جرم کی نادانستہ غلطی کی معافی کی درخواست کرنے لگی مجسٹریٹون کے باہمی گفتگو سے آخرمین یہی طے پایا کہ مارگریٹ پیشی کے لیے بھیجی جاے مسٹر گبسن مجسٹریٹ اسکی حاضرجوابی و نکتہ فہمی کا بہت ہی معرف اور چرب زبانی پر از حد متحیر ہوا۔
ناظرین! آپ سمجھ سکتے ہین کہ مارگریٹ کیون قیدخانہ سے بھاگ آئی اور دوسری مرتبہ کیسلیے قانون مین گرفتار ہوئی۔
اس حرکت کا محرک دبانی مبانی شخص ولیم لاڈ تھا جسکے پھسلانے اور عشق مین گرفتار ہونے سے مارگریٹ ان جرائم کی مرتکب ہوئی اور جب وہ مرگیا تو اسکے ساتھ مارگریٹ کی محبت والفت کا بھی خاتمہ ہوگیا۔
اب اسکے یہ دل مین خیال جم گیا کہ ہاے میرا کوئی عاشق اور محبت کرنیوالا ہی نہین اور نہ کوئی مجھ سے راز و نیاز کی باتین کرنے والا باقی ہے۔ شاید اسکے اس جرم کے سرزد ہونے سے دوست واحباب اس سے ایک مرتبہ اور برگشتہ ہوجاتے مگر نہین اُنھون نے اپنی نظر ترحم برقرار رکھی۔ اُن رحم دل احباب مین سے اسکی مالکہ بڑی ہی فیاض و دریا دل ثابت ہوئی جیون ہی مارگریٹ کی دوبارہ گرفتاری کی خبر پہونچی وہ اُسکے حشر انگیز نتائج پر خیال کرکے نہایت ہی پریشان ہونے لگی اُسنے مارگریٹ سے ملنے کی درخواست مجسٹریٹ کی خدمت مین پیش کی جو فوراً ہی منظور ہوگئی اور مجسٹریٹ نے اُسکو حسب ذیل جواب لکھا۔

رڈہاؤس

۱۰ - مئی سنہ ۱۸۰۰ع

مکرمہ معظمہ

آپ نے مارگریٹ کی ملاقات کے لیے جو درخواست ارسال کی ہے وہ بخوشی منظور کی جاتی ہے مین مسٹر راپشا داروغہ محبس کے نام بھی ایک چٹھی لکھکر

بھیجتا ہون اسے آپ مسٹر ریلشا کو دیدین اور بے تکلف مارگریٹ سے ملاقات کرین۔ واقعی مارگریٹ نہایت سلیم الطبع فہمیدہ اور مستقل مزاج عورت ہے پھرتی اور چالاکی اُسکی فطرت مین داخل ہے اُسنے جو کچھ کیا اُس سے ملکی قوانین کی خلاف ورزی نہین ہوئی آپ کا جانا شاید مارگریٹ کے حق مین مفید اور کارآمد ثابت ہو

آپ کا وفادار
ملیس ایڈگار

مسز کابولڈ قید خانے مین پہونچی اور مارگریٹ والی کوٹھری مین چلی گئی۔ مارگریٹ دیکھتے ہی اُٹھ بیٹھی اور اُسکو نہایت تعظیم سے بٹھایا۔ اُسکی آنکھون سے زار زار آنسو بہنے لگے اسنے اسقدر گریہ و زاری کی کہ قریب قریب نیم جان ہوگئی۔

داروغہ محبس نے مسز کابولڈ کے لیے ایک کرسی بچھادی اور فوراً ہی لوٹ گیا پہلے تو دونون مین گفتگو نہ چھڑی مگر بعدہٗ مارگریٹ گہری سانس لے کر یون مخاطب ہوئی۔ آہ مین کسی لائق نہ رہی۔ زمین اور آسمان مین کہین میرا ٹھکانا نہین رہا مجھسے اپنی صورت نہین دکھائی جاتی ہے آپ نے میرے حال پر نہایت کرم فرمائی کی جو اپنے دیدار فرحت آثار سے میرے دل ودماغ کو طراوت و تازگی بخشی۔ مین اول درجے کی بدقسمت ہون جو تقدیر دکھائےگی وہ دیکھون گی۔ قسمت سے بس ہی کیا ہے؟

وہ بولی۔ مارگریٹ۔ خدا پر بھروسا رکھو۔ مین خود تمھین تسلی تشفی دینے اور تمھاری طرف سے پیروی کرنے کے لیے آئی ہون مگر تم اور ہی قسم کی باتین کرتی اور اپنی قسمت کو فضول الزام لگاتی ہو تم عقلمند ہو اور اچھی طرح جانتی ہو کہ اگر اس جرم کی مرتکب نہ ہوتین تو جلین سے زندگی ہی نہ بسر کرتین۔

مارگریٹ نے پوچھا۔ بھلا اگر آپ کو ایسا سابقہ پڑا ہوتا تو آپ کیا کرتین؟ اُسنے جواب دیا۔ کرتی تو ایسا ہی جیسا تمنے کیا مگر تم مجھے دوست سمجھکر اپنا رازدار بناتین اور بتا دیتین کہ لاڈ قید خانہ مین ہے تو یہ طوفان بپا نہ ہوتا۔

مارگریٹ بولی ۔ مجھے یہ خوف تھا کہ کہین آپ مجھے لاڈ سے ترک ملاقات کرنے کی ترغیب نہ دے بیٹھین ۔

مسز کابولڈ نے کہا " توبہ کرو ۔ تم اپنی ہی ہٹ پر قائم رہین اور اسی وجہ سے بیچارے لاڈ کی جان بھی گئی ۔ سنو مارگریٹ اگر تمکو مجھپر اعتبار ہوتا تو مین پیروی مین کوئی کسر نہ چھوڑتی اور تمھاری رہائی پر دونون کی شادی کرا دیتی مارگریٹ اور مسز کابولڈ سے بڑی دیر تک یون ہی بات چیت ہوتی رہی اسکے بعد مسز کابولڈ تین مہینے تک برابر آتی جاتی رہی اسکو اچھی طرح معلوم ہو گیا کہ مارگریٹ اپنا وقت بہت ہی اچھی طرح لبسر کرتی ہے اور اسکے چال چلن مین ایک نمایان تبدیلی واقع ہو گئی ہے ۔

مارگریٹ بیری جانے والی تھی اسکے ایک روز پہلے اسکی مالکہ نے مارگریٹ کو ایک نہایت طول طویل نصیحت آمیز خط لکھ بھیجا مارگریٹ نے خط پڑھا تو اُسکے دل پر بڑا ہی اثر ہوا اور اُسکی نصیحتون پر کاربند ہونے کی قسم کھائی ۔

۲۵ ۔ اگست کو بیری روانہ ہوئی اور تیسری تاریخ کو عدالت مین لائی گئی عدالت مین سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور مارگریٹ کیچ پول کٹہرے مین کھڑی کی گئی اسوقت اسکی پوشاک بالکل سادی تھی ۔

نہ تو وہان ولیم لاڈ تھا نہ اُسکا باپ بھائی وہ دیکھتی تو کسکی طرف ۔ اسنے اپنا سر جھکا لیا اور خاموش کھڑی رہی ۔

جج نے اسکی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا استغاثہ دائر ہوا اور کلارک مارگریٹ سے یون مخاطب ہوا ۔

" تم اقبال جرم کرتی ہو یا نہین "

مارگریٹ نے سر اُٹھایا اور جج کی طرف دیکھکر بولی ۔

" حضور مین اقبال جرم کرتی ہون "

اسکے اس کہنے پر عدالت مین خاموشی چھا گئی اور جج اُس سے یون مخاطب ہوا ۔

مین تمھین اس طرح سے مخاطب نہ کرونگا جس طریقہ سے پیشتر مخاطب کیا تھا

کیونکہ مین تمھاری حرکات سے واقف ہوگیا ہون
اُس مرتبہ مین نے تمھاری کمسنی کا خیال کرکے تمپر رحم کھایا تھا مگر تم جتنی چھوٹی ہو اتنی ہی کھوٹی بھی ہو۔ تمنے مجھکو بڑا ہی دھوکا دیا اسلیے مین تمھین اپنا بھی مار آستین سمجھتا ہون۔ تمھاری صحبت سے لوگون پر نہایت خراب اثر پڑے گا تم وہ عورت ہو جسنے ایک مرتبہ محض ترحم کی وجہ سے چھٹکارا پاکر جرم کا ارتکاب کیا اور اپنی بدچلنی سے دوسرون کے لیے ایک اعلی نظیر قائم کی۔
اب تمھارے جرمون کی یہی سزا ہے کہ تم دنیا مین نہ رہو کیونکہ تم زندہ رہنے کے لائق نہین تمھاری وجہ سے ایک شخص کی جان گئی اور ڈر ہے کہ تم اورون کی جان کی بھی گاہک نہ ہو۔ خیر ہوئی نہین تو قید خانے کا بیگناہ پہرہ دار بھی پھنس جاتا اور اُسے سزا بھگتنا پڑ جاتی۔ مسٹر لیشا کو بھی تمھاری ہی وجہ سے جرمانہ ہوتا مگر وہ تقدیر سے بچ گیا۔ اب تمھین بتاؤ کہ تم کو کیون نہ سزا دیجائے۔ جو کچھ کہنا ہو جلد کہو
مارگریٹ نے بڑی ہو[illegible]ی۔ اور متانت سے یون کہنا شروع کیا۔
مائی لارڈ شپ۔ مجھے پہلے ہی امید تھی کہ حضور مجھپر اس جرم کے لیے سخت لعنت ملامت کرینگے [illegible]ین جانتی تھی کہ مجھپر سختی ضرور ہوگی مگر اتنی نہین کہ مین بالکل جان سے ماری [illegible]ن۔
گو مین ایک خوفناک مجرم ہون تاہم مین نہایت ادب سے عرض کرونگی کہ شاید حضور ہی غلطی پر نہ ہون۔ مین نے قانون ملکی کے خلاف دو جرم کیے ہین ایک تو مین نے اپنے جرم کو جرم نہین خیال کیا دوسرے یہ کہ مین یہ نہ سمجھتی تھی کہ ایسے خفیف جرم کی اسقدر سنگین سزا ہوگی۔
خدا حاضر و ناظر ہے مین عدالت مین کھڑی ہو کر کہتی ہون کہ حضور کا خیال بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ مین ایک زخم خوردہ و ستم رسیدہ مجرم ہون۔ مین نے جو کوئی فعل کیا وہ سچی محبت کے جوش مین۔ مین جس شخص کے واسطے عمر بھر زندگی کو زندگی نہ سمجھی ہزارون طرح کی تکلیفین برداشت کین مصیبتین جھیلین اُسی کی تحریک سے اس قسم کی جرات ہوئی مگر اس گناہ بے لذت کی مجھکو پہلے ہی سزا مل گئی یعنی ولیم لا تو دنیا سے اُٹھکر مجھکو داغ جگر دے گیا

اب مجھے کچھ غم نہین ۔چاہے جان رہے یا جائے ۔مین نے رشتۂ الفت و وفا
تباہ دیا اور نظیر قائم کردی کہ سچی محبت ایسی ہوتی ہے ۔"
مارگیریٹ یون ہی بڑی شیرین زبانی سے اظہار دیتی رہی ۔اُسنے عدالت
سے رحم کی درخواست کرکے اپنی بیگناہی ثابت کی اور سامعین اسکی سحربیانی
کے قایل ہو رہے تھے لیکن جج نے جلاوطنی کی سزا بدستور بحال رکھی اور تخفیف
سزا کا کوئی پہلو نہ پایا ۔

باب (۲۸)

جلاوطنی

مارگیریٹ اپسوچ مین نہایت دل شکستہ ہوئی اُسکی ہمت ٹوٹ گئی ۔حوصلے پست
ہو گئے اگر اسکی سزائے موت مین تخفیف سے جلاوطنی کی سزا نہ ہوتی تو نہ جانے
اُسکی جان پر کیا گذر جاتی ۔جب وہ قیدخانہ مین پہونچ گئی تو اُسنے اپنی مالکہ
کو حسب ذیل خط لکھا ۔

از قیدخانہ اپسوچ
۱۹۔ اگست ۱۸۰۰ء
مخدومہ مکرمہ معظمہ

مین بیری سے واپس آگئی ۔ مجھے سخت رنج ہے کہ کمبخت زندگی نے میرا
پیچھا ابتک نہ چھوڑا ۔مجھے تو اب اپنے ملک اور اپنے دوست و احباب سب سے
جدائی نصیب ہوگئی اور اب حالت غلامی اختیار ہونے والی ہے مجھے تو
اصل موت سے نہایت ہی خراب زندگی کا مقابلہ کرنا پڑ گیا اگر مین آپ کو
نہ بھی دیکھونگی تو عمر بھر یاد بنی رہے گی ۔
جج نے مجھے ایک سنگدل مجرم قرار دیا اور کہا کہ میری زندگی ہمیشہ کے لیے
مخدوش ہے اگر یہ بات تھی تو اُسنے سزائے موت کیون نہ دی ۔
آپ کے بغیر میری حالت نہایت ابتر ہو رہی ہے اگر ہو سکے تو جلد آکر مجھ

سرفراز فرمائیے آپ میری خطاؤں کی چشم پوشی فرمائیں آپ کی خدمت میں رہنا تو میرے لیے بہتر ہے مگر ایک غیر ملک میں کسی کا غلام ہونا موت سے بھی بدتر ہوگا۔ آپ کا خاندان پھولے پھلے اور زیادہ کیا عرض کروں۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

آپ کی خادمہ
مارگیریٹ کیچ پول

ایک روز لارڈ چیف بیرن قید خانہ اپسوچھ کا معائنہ کرنے آیا۔ چوکیدار اُس سے واقف نہ تھا اُسنے کہا کہ میں مجلس کا معائنہ کرنے آیا ہوں اور خاص کر وہ موقع دیکھوں گا جہاں سے مارگیریٹ فرار ہوئی تھی اُسنے چوکیدار سے پوچھا کہ جب مارگیریٹ فرار ہوئی تو تم کیا کر رہے تھے؟

چوکیدار نے جواب دیا۔ "میں پہرہ پر موجود تھا"

لارڈ نے کہا۔ "اگر مقدمہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو تمھیں کو عدالت میں بلا کر اچھی طرح خبر لیتا"

پہرے دار بولا "مجھے نہایت مسرت ہوئی کہ آپ فیصلہ کنندہ نہ تھے ورنہ میری تو مٹی ہی خراب ہو جاتی۔

لارڈ چیف بیرن نے ابھی تک اُسے نہ بتایا کہ "میں کون ہوں"

پہرے والے نے اُسے وہ مقام دکھا دیا جہاں سے مارگیریٹ فرار ہوئی تھی اور سیڑھی وغیرہ لگا کر بتا دیا کہ اسطرح وہ بھاگی ہے۔

لارڈ چیف بیرن نے جب اچھی طرح معائنہ کر لیا تو بولا۔

"اُف اوہ غضب کی عورت تھی جس نے اس طریقہ سے تمکو دھوکا دیا"

چوکیدار لوگ کہتے ہیں کہ حاکم عدالت بہت ناراض تھا اُسنے مارگیریٹ کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بڑی ہی لعنت ملامت کے ساتھ گفتگو کی۔

معائنہ کنندہ۔ ایسا ہی ہوگا۔ مگر میرے خیال میں تو جج مارگیریٹ سے ناراض نہیں تھا اچھا اب یہ بتاؤ کہ مارگیریٹ اپنی کوٹھری میں ہے یا نہیں؟

پہرے دار۔" وہ اپنی کوٹھری مین موجود ہے

معائنہ کنندہ۔ مسز ریشا سے کہدو کہ مین کل کوٹھریون کا معائنہ کرنا چاہتا ہون

پہرے دار۔ مسز ریشا تو نہین ہین کہین گئے ہوے ہین۔ مسز ریشا البتہ موجود ہین۔ کہیے تو مین آپ کو کوٹھریون کا معائنہ کرا دون۔

لارڈ چیف بیرن پہرے دار کے ساتھ ساتھ مسز ریشا سے ملنے گیا اسی وقت داروغہ بھی قیدیون کی دیکھ بھال کر کے آیا تھا۔ داروغہ نے لارڈ چیف بیرن کا کارڈ اسے دکھایا اور بتا دیا کہ وہ شخص کون ہے۔

لارڈ۔ مسز ریشا سے بولا۔ مین قید خانے کا معائنہ کرنے آیا ہون مین نے وہ مقام دیکھ لیا جہان سے مارگریٹ کیچ پول بھاگی تھی۔" داروغہ سے مخاطب ہوکر "

اگر آپ قیدیون کی دیکھ بھال کے لیے جاتے ہین تو مین بھی آپ کے ساتھ چلون گا مگر آپ مجھ سے بیگانہ وار رہین تاکہ مارگریٹ مجھے پہچاننے نہ پائے۔

داروغہ نے کہا۔ بہت اچھا۔ مارگریٹ عورت تو بڑی چنچل اور چلتی پرزہ ہے مگر جب سے وہ بیمری سے آئی تب سے اسکا دل نہایت ہی پژمردہ رہتا ہے

لارڈ بولا۔ کیون۔ کچھ سبب؟

داروغہ نے جواب دیا۔ سزاے جلا وطنی کی وجہ سے

لارڈ۔ تو کیا وہ جلاوطنی پر موت کو ترجیح دیتی ہے۔

داروغہ۔ اگر وہ آپ کو نہ پہچانے وہ آپ اُس سے بات چیت کرین تو آپکو معلوم ہو جائے گا۔

لارڈ۔ جب مین اُس سے بولون ہی گا نہین تو وہ کس طرح پہچان سکے گی

مارگریٹ لارڈ کو داروغہ کا بھائی اور کوئی دوست ہی سمجھتی تھی پس جب داروغہ کوٹھری مین گیا اور کرسی پر بیٹھکر مارگریٹ سے مخاطب ہوا تو یون گفتگو ہوئی۔

داروغہ۔" مارگریٹ" جب پہلے تمھین سزا ہوئی تھی تب تمھارے چہرے

کا رنگ و روغن اورہی تھا ایکی مرتبہ کچھ اورہی رنگت ہے ۔
مارگریٹ (غمگین لہجے مین) مین تو بڑی ہی پریشان ہون جلا وطنی کی سزا سے اگر موت کی سزا ہوتی تو میرا یہ حال نہ ہوتا اور دنیاوی تفکرات سے رہائی پاکر ہمیشہ کے لیے جلا وطن ہو جاتی اورپھر اس دنیا کی صورت نہ دیکھتی
داروغہ ۔ خدا خدا کرو تمھارے حال پر تو رحم کرکے جلا وطنی کی سزا دی گئی ہے
مارگریٹ ۔ مجھپر رحم کیا گیا ہے یا ظلم ۔ کیا کسی شخص کو تنہا زندگی بسر کرنے تنہائی مین رہنے اور اعزا و اقربا کے سامنے نہ مرنے دینا رحم کی بات ہے ہرگز ہرگز نہین ۔ جج نے مجھپر بالکل رحم نہین کیا بلکہ میرا گلا حلال کرڈالا ۔ اگر آج مجھے وہ پھانسی کی سزا دیتا تو مین سچ کہتی ہون کہ اسقدر پریشانی نہ ہوتی ۔
جج مجھسے نہایت ہی برانگیختہ تھا اُسکو میری آواز زہر معلوم ہوتی تھی ۔ اسی بغض کو دل مین جگہ دیکر اُسنے اسقدر سنگین سزا دے ڈالی ۔ کیون صاحب کیا رحم اسی کو کہتے ہین ۔
داروغہ ۔ تم جج کے انصاف اور فیصلہ پر نکتہ چینی کرتی ہو کچھ دُنیا و دین کا بھی خیال یا خوف نہین جو کچھ فیصلہ کیا گیا وہ تمھاری بھلائی کے خیال ہی سے تھا نہ کہ برائی کے خیال سے ۔ تم ہو کہان ذرا سوچو تو جو کچھ ہوا وہ خدا کی مرضی سے ہوا ۔ ہملوگون کا کچھ دخل نہین ۔
مارگریٹ ۔ خدا کی مرضی سے کیا ہوا جو کچھ ہوا محض انسان کی مرضی سے ہوا
داروغہ ۔ مجھے تمھاری گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تم کافر ہو لیکن خدا چاہتا ہے تم اور زندہ رہو اور یہ بات تو تمھاری بہتری سے خالی نہین اُسنے کچھ سوچ سمجھکر ہی یہ کیا ہوگا ۔
مین نے سُنا ہے کہ جو جلا وطن لوگ اپنے چال چلن کو دُرست کرکے سلیم الطبع ہو جاتے ہین انھین طوق غلامی نہین پہننا پڑتا بلکہ وہ اچھے لوگون کی صحبت مین رہنے سے فرشتہ خصلت ہو جاتے ہین ۔
مارگریٹ ۔ شاید اور لوگ اسے رعایت سمجھین مگر مین تو اپنی موجودہ حالت پر نظر ڈالے رہتی ہون مجھے اچھی طرح یقین ہے کہ جج کی آنکھون مین

حکم سناتے وقت ذرا سابھی رحم کا لگاؤ نہ تھا۔"
مارگریٹ اور داروغہ سے اسی طرح بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ بعد تھوڑی دیر میں مارگریٹ زار زار رونے لگی اور آستہ اس بات کی خبر تک نہ ہوئی کہ دوسرا شخص لارڈ چیف بیرن تھا۔
لارڈ نے قریب قریب کل کوٹھریوں کا معائنہ کر لیا اور جب وہ چلنے لگا تو اُسنے پہرہ والے کو اپنا نام بتا دیا اور کہا کہ جب مسٹر ریشا واپس آئیں انسے کہدے کہ معائنہ کنندہ اسکی خوش اسلوبی سے فرائض انجام دہی پر بڑا ہی خوش ہوا اور وہ اس بات کی یادداشت اور سارٹیفکٹ بھی لکھکر بھیجے گا۔ اُسنے پہرہ دار کو کچھ انعام بھی دیا اور مکان کو روانہ ہو گیا۔ اب مارگریٹ کی جلاوطنی کا وقت قریب آ پہونچا قید خانے میں اُسے بڑی بڑی اعلیٰ باتیں اور صنعتیں سکھائی گئیں اُسکی مالکہ نے بھی اسکے لیے کچھ شغل مہیا کر دیا تھا۔
اُسنے مسز کابولڈ کو ایک خط لکھا خط لکھتے وقت اسکی گریہ و زاری کی جو حالت تھی وہ قلم سے نہیں لکھی جا سکتی۔
۲۶ - مئی بروز سہ شنبہ کو مسز کابولڈ نے مارگریٹ کیچ پول کو اپنے آخری پدرا سے محظوظ کیا۔ اور جب وہ وہاں پہونچی تو اُسنے مارگریٹ کو اسی صندوق پر بیٹھا پایا جو اُسنے مارگریٹ کے لیے بھیجا تھا
مارگریٹ کی آنکھیں روتے روتے سوج گئی تھیں وہ اپنی مخدومہ سے ملنے کو اُٹھی تو اُسکے قدم کہیں کے کہیں پڑتے تھے مخدومہ نے اُسے کلیجہ سے لگا کر بٹھا لیا اور خود بھی بیٹھ گئی۔ مارگریٹ نے عرض کی۔
"مخدومہ والا تبار" میرا وقت اب نزدیک آ پہونچا میری چھاتی پھٹی جاتی ہے کیا کروں۔ میں تو جیتے جی مر گئی۔ آہ۔ یہ سزا تو موت سے بھی بدتر ہے۔
مخدومہ بولی۔ ایسا نہ کہو۔ میری نصیحت آمیز باتوں کا خیال کرو اور یاد رکھو کہ تمھارے ساتھ بدسلوکی ہرگز نہ ہوگی۔
مارگریٹ۔ مجھے تو رنج اس بات کا ہے کہ میں آپ اور اپنے پیارے دوستوں سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوتی ہوں اور پھر ملنا نصیب نہ ہوگا

مخدومہ ۔مگر ہملوگ تو تمھاری خبر منگواتے رہین گے گھبراتی کیون ہو
مارگریٹ ۔خدا آپ کو برکت دے ۔سچ جانیئے کہ مین جسوقت آپ کی صورت دیکھ لیتی ہون بالکل یہی معلوم ہوتا ہے کہ میرا آفتاب قسمت ہمیشہ کیلیے گہنا یا جاتا ہے ۔
مخدومہ ۔نہین نہین ایسا خیال نہ کرو۔ایک مرتبہ تمھارا آفتاب اقبال اور چمکے گا مین نے تمھاری دلچسپی کے لیے بہت سے سامان مہیا کر دیے ہین ۔ صندوق مین کئی کتابین موجود ہین تم انجیل پڑھ پڑھکر اپنا دل بہلا سکتی اور دن کاٹ سکتی ہو۔
مارگریٹ اور مسز کا بولڈ سے بڑی دیر تک گفتگو ہوتی رہی جسمین اُسنے مارگریٹ کو بہت تسلی و تشفی دی ۔آخر کار وہ دن آہی گیا جس روز مارگریٹ جلاوطن ہونے کو تھی ۔
۲۷ ۔مئی کو مسٹر ریپشا تین عورتون کو پورٹس موتھ لے گیا انھین مین ایک مارگریٹ بھی شامل تھی وہان جا کر اُسنے تینون کو جہاز پر سوار کر کے بوٹانی بے کو روانہ کر دیا ۔
ادھر سنیے کہ جیون ہی مارگریٹ قیدخانے سے روانہ ہوئی ویسے ہی ایک کمزور دلاغر شخص آیا اُسکے کپڑے میلے کچیلے تھے اُسنے پہرہ دار سے درخواست کی کہ مین مارگریٹ کیچ پول سے ملنا چاہتا ہون ۔
پہرہ دار نے جواب دیا " وہ ابھی ابھی گورنر کے ساتھ پورٹس موتھ گئی ہے
وہ شخص بولا "مین مارگریٹ کیچ پول کا بھائی ایڈورڈ کیچ پول ہون میرے والد نے قضا کی اور سب بھائی بھی داغ دے گئے اب خالی یہ بہن رہ گئی ہے مین ابھی ہندوستان سے واپس آرہا ہون ہائے

تقدیر کے آگے نہین چلتی ہے کسی کی

افسوس کہ بہن کا بھی دیدار نصیب نہ ہونے پایا ۔
چوکیدار بولا ۔گھبراؤ نہین ۔اسی راستے سے چلے جاؤ مین تمھین داروغہ سے ملا دونگا جہان شاید کچھ سامان آسائش مہیا ہو سکین

یہ کہکر اُسنے تمام عجم انگیز واقعہ راست راست بیان کردیا جسکو سنکر چارلس کیچ پول عرف جیک جو کالنس جون جاسوس بناتھا اور جسکا ذکر سابق مین آچکا ہے فقیرانہ بھیس مین واپس وطن ہوگیا۔

وہ ہندوستان پہونچا جہان اُسکے دوست لارڈ کارنوالس نے اپنی ملازمت سے استعفا دیکر انگلستان کی راہ لی تھی۔

اُسنے وہان ہندوستانی وضع اختیار کی اور ایک نواب کی لڑکی پر عاشق ہوکر اُس سے شادی کرلی۔

جب یہ حال کھلا کہ جاسوس انگریز تھا تو وہ اپنی بی بی کو چھوڑکر اپنے مکان کو بھاگ گیا۔

اسنے اپنی محنت و مشقت سے کچھ دولت حاصل کرلی تھی وہ اس کڈہوپ کی جانب سے جا رہا تھا کہ سمندر مین گرپڑا اور نذر گرداب فنا ہوگیا۔

مارگریٹ کیچ پول کا تو وہ حال ہوا مگر اہل انگلستان جہان اُسکے حیرت انگیز جرائم زندگی بھر نہ بھولے وہان اُسکی نیکیون کو بھی یاد کرتے رہے مارگریٹ نے ایسی نیک روش اختیار کی کہ سبحان اللہ۔

باب (۲۹)

صحرا نوردی

مارگریٹ کیچ پول نے خود لکھکر ایک خط انگلینڈ بھیجا جس سے لوگون کو اُسکے بہت حالات معلوم ہوئے اُسنے لکھا تھا کہ مین نے ایک جگہ ملازمت اختیار کرلی ہے۔ اُسکے خط مین دو اور خطوط ملفوف تھے جنمین ایک تو مسٹر کاوبولڈ کے نام تھا۔ دوسرا ڈاکٹر جارج اسٹینگ کے نام جو ذیل مین درج ہین

مخدومہ والاتبار

۲۰۔ تاریخ کو مین یہان بخیریت پہونچ گئی۔ میری طبیعت اس مقام کو دیکھکر نہایت ہی خوش ہوئی۔

پہاڑون کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سے دماغ مفرح ہوا کرتا ہے اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ مین اپنے ہی گھر مین ہون۔
جلا وطنی کیسی - اب مجھے آپ کی نصیحتون ہدایتون اور دل دہی کی باتون کا خیال آتا ہے جہاز مین آپ کی نصیحتون پر مین نے بڑی ہی احتیاط سے عمل کیا اور اسنسے اور عورتون نے بھی فائدہ اٹھایا۔
مین صبح وشام یاد خدا مین مشغول رہا کرتی تھی کپتان اسمتھ نے حاکم کالونی کو میری نیک چلنی کا پورا اطمینان دلایا ہے اور مجھے گودام مین دو ہی روز ٹھہرنا پڑا کہ جان پامر مجھے وہان سے لے آئے کالونی مین یہ بڑے با اختیار اور معزز شخص ہین یہ کپتان آرتھر فلپ اور کپتان جان ہیٹر کے ساتھ ۱۷۸۸ء مین حاکم خزانہ مقرر ہوے تھے - کپتان فلپ یہان کے اعلی حاکم تھے اور مسز پامر بھی بہت ہی نیک سیرت عورت ہین انکو مجھ سے خاص انس ہو گیا ہے۔
آپ جانتی ہین کہ مجھے بچون کو کھلانے کا کتنا شوق ہے فضل خدا سے وہ دلچسپی کا سامان بھی یہان مہیا ہو گیا ہے۔
مگر ایک بات بڑی ہی خراب ہے یعنی یہان کے لوگ بڑے بے شرم ہوتے ہین جرم کرنا انکے لیے بائین ہاتھ کا کھیل ہے جسطرح انگلستان مین فیشن کا زور ہے اسی طرح یہان جرم کرنے کا - تہذیب کی طرف یہان کے لوگون کا رجحان ہی نہین - اگر کوئی کچھ اشاعت مذہب کی فکر بھی کرتا ہے تو گورنمنٹ اسکو مجرم قرار دیکر سزا دیتی ہے۔
آپ نے جو جو چیزین میرے ساتھ کر دی تھین وہ نہایت کارآمد نکلین -
میری طرح یہان کئی لوگ ہین جنھون نے اپنی زندگی قید مین گزار دی ہے مجھے گورنمنٹ کا کام نہین کرنا پڑتا ہے ہان جب اور مجرم معائنہ کے لیے طلب کیے جاتے ہین تب مجھے بھی اپنا جایزہ دینا پڑتا ہے۔
جب سے مین ساحل سڈنی پر مقیم ہون تب سے طبیعت اچھی نہین مین کبھی کبھی بالکل قریب مرگ ہو جاتی ہون مگر فضل خدا سے پھر طبیعت درست ہو جاتی ہے الغرض اب یہان کسی بات کی کمی نہین - مہربانی کر کے دوسرا خط جارج آسٹینگ کے

حوالے کر دیجیے۔ اور مجھے خط لکھکر وعدہ پورا کیجیے۔ مین آپ کے خط کا بواپسی ڈاک کا انتظار کرتی رہونگی میرا پتہ یہ ہے

(زنانہ یتیم خانہ مسس پامر

آپ کی خادمہ۔ مارگریٹ کیچ پول

اُسنے ڈاکٹر اسٹینگ کو جو خط لکھا تھا اُسمین بھی وہی حالات درج تھے جو اُسنے مسز کابولڈ کو تحریر کیے تھے۔

اسکے خط سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایک شخص کے یہان تحلدارنی مقرر ہو گیی ہے۔

ایک سال کے بعد مارگریٹ کے چال چلن کی عمدگی ثابت ہوئی اُسکے آقا کی بی بی مر چکی تھی اسلیے اسکے دل مین آیا کہ مارگریٹ کے ساتھ شادی کرلے اسنے مارگریٹ سے کہا کہ مین تمھارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہون تمکو کچھ تیاری وغیرہ نہ کرنا پڑے گی۔ مین کل داروغہ سے ملونگا اور پھر تم گھر کی مالکن بن جانا۔

مارگریٹ نے جواب دیا۔ نہ میرا شادی کرنے کا ارادہ تھا اور نہ مسز پامر نے مجھکو تم سے شادی کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ اُنھون نے صرف ملازمت کی تحریک کی تھی۔ پس مین سمجھ بوجھکر جواب دونگی۔ تنکا سا نہین توڑ سکتی۔

اُسنے کہا اچھا اگر تم راضی نہو تو مسز پامر کے یہان جاؤ اور اُنسے کہو کہ مین نے تمھین بھیجا ہے۔

مارگریٹ فوراً بوریہ بندھنا باندھکر وہان سے روانہ ہو گیی اور کل حالات سے مسز پامر کو اطلاع کر دی۔

مسز پامر اسکی نیک چلنی سے نہایت خوش اور مسرور ہوئی اور اُسکو بڑے تپاک سے بٹھلا لیا۔

مارگریٹ نے طرح طرح کی چڑیون کے خوشنما پر قسم قسم کے درختون کے بیج اور کئی عمدہ عمدہ چیزین اپنی مخدومہ مسز پامر کے واسطے بھجوائی تھین مگر راستے مین لے جانیوالے شخص نے صندوق کھول ڈالا اور بیج وغیرہ نکال کر بیچ ڈالے۔

مسٹر جان پانڈر جسنے مارگریٹ کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی

دو سال بعد رہگرائے عالم جاودانی ہوگیا اور اُسنے اپنی جائداد اپنی چچی مسز پامر کے نامزد کردی۔

مارگریٹ اسکے مکان پر جاکر کل خانگی معاملات دیکھنے بھالنے لگی اور لڑکون کی نگرانی و تربیت کرتی رہی۔

باب (۳۰)

شادی میمنت آبادی

جب مارگریٹ کیج پول دوسری مرتبہ سڈنی سے رچانڈہل گئی تو اسکے پاس انگلستان سے ایک صندوق آیا جسمین کئی خطوط اور تحفے بند تھے وہ اسے دیکھکر بڑی ہی خوش ہوئی اُسنے صندوق کھولا۔ خطوط نکالے اور پڑھے یہ خطوط مسٹر اور مسز لیڈر۔ ڈاکٹر اسٹننگ اور کئی اور لوگون کے پاس سے آئے تھے اسکے دوسرے خانہ مین کئی کنگھیان۔ سوئی کے ڈبے۔ جالی بنانے والی سوئیان ڈور کے پتے اور اسی طرح کی اور چیزین ضروریات خانہ داری کی تھین۔

جب تک مارگریٹ نے کل خطوط نہ پڑھے تب تک نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا وہ خط پڑھتے وقت اسقدر روئی کہ مسس پامر نے کہا آخر پڑھو تو کیا لکھا ہے۔

اسنے کل خط سنا دیے اور مسز پامر وغیرہ نے خطون کی نہایت تعریف کی۔

صندوق بھیجنے کی رسید کے لیے مارگریٹ نے مسز کابولڈ کو یہ خط لکھا۔

۱۸۔ اکتوبر ۱۸۴۰ء

مخدومہ و معظمہ دام ظلہا

بڑی خوشی کی بات ہے کہ مجھے آپ کو یہ خط لکھنے کا دوسرا موقع حاصل ہوا ہے آپ کی تندرستی و سلامتی کیلیے ہروقت دعا کیا کرتی ہون۔ مین نے آپ کو بھیجنے کیلیے بہت عمدہ چیزین جمع کی تھین مگر یہان کے دغاباز آدمیون نے گم کردین۔ خیر مین پھر کوشش کرکے کچھ چیزین بہم پہونچاؤنگی اور جسقدر جلد ہوسکے گا آپ کی خدمت مین ارسال کرونگی۔ مجھے آپ لوگون کی اور خاصکر پیارے بچون کی بہت یاد آتی ہے

جب کبھی آپ اُنکا کچھ بھی حال لکھ دیتی ہین تو میری طبیعت ہری بھری ہو جاتی ہے مہربانی کرکے آپ یونہین اپنی اور اُنکی خیر و عافیت سے اطلاع دیتی رہین اب یہ خبر نہایت افسوس سے سُنی گئی کہ گورنر لاآلی نے دائمی مفارقت سے مہجور کر دیا یہان ہر شخص مجھ سے یہی کہا کرتا ہے کہ میرا چال چلن اب باقاعدہ اور نیک ہو گیا ہے اور اسوجہ سے انعام کی مستحق ہو گئی ہون اگر میری طرف سے ایک درخواست پیش ہو جائے تو شاید میرے حق مین بہتری کی صورت ہو مگر یہ کام میرے دوستون کے ہاتھون ہو سکتا ہے۔ اگر مجھے میرے جرائم کی معافی اور واپسی انگلستان کی اجازت مل جاتی تو مین خدا کی نہایت شکر گزار ہوتی مین اب مسز پامر کے ساتھ رہا کرتی ہون۔

آپ کی خدمت مین ایک صندوق ارسال ہے اسمین عمدہ عمدہ چڑیون کی نہایت نفیس و نایاب کھالین بند ہین۔

حال مین جو طغیانی ہوئی اور سیلاب آیا اُسکی وجہ سے تمام چیزین مہنگی ہو گئی ہین۔

آپ نے جو چیزین بھیجی تھین اُنکو دیکھکر مسز پامر بڑی خوش ہوئین اور مجھے ایک دوکان کھولنے کی صلاح دی ہے۔

آپ کو اس سے پہلے ایک اور خط لکھ چکی ہون ایک شخص نے شادی کا پیغام دیا تھا مگر وہ انتقال کر گیا۔ حال مین مین مسز پامر کے ساتھ مائل سفر ہوئی تھی مگر تھکاوٹ اور دھوپ کی گرمی سے بیمار ہو گئی۔ اب اچھی ہون تاہم قدرے شکایت باقی ہے ڈاکٹر نے مجھے آگ کے قریب بیٹھنے کی بالکل ممانعت کر دی ہے اور اسکے علاوہ اور پرہیز بھی بتائے ہین۔

میری طرف سے سب لوگون کا شکریہ ادا کر دیجئے گا اور جواب سے ضرور ممنون فرمایئے گا۔

آپ کی فرمانبردار
مارگریٹ کیچ پول

مارگریٹ کیچ پول نے رچمانڈ ہل جاکر ایک مکان بنوایا اور اُسی کے ایک کمرے مین دکان رکھی جہان خوب بکری ہونے لگی۔ تھوڑے دنون کے بعد

اُسنے ایک اور خط اپنی مخدومہ کے نام بھیجا جسمین سڈنی کی طغیانی کا حال لکھا اور اطلاع دی کہ کس کس طرح دو تین آدمیون کی جان بچائی اور کسطرح خود طوفان سے بچ کر گھر واپس آگئی۔

یہ خط بھیجنے ہی کے بعد مسز کابولڈ کا خط آپہونچا جسمین اُسنے مسٹر اپنی اور ایک اور شخص کی وفات کا حال لکھا تھا چڑیون کے پرون وغیرہ کی رسید بھی اُسی مین تحریر تھی۔

مارگیریٹ خط دیکھکر بڑی خوش ہوئی اُسنے اسکا بھی ایک جواب لکھا جسمین مسٹر اپنی وغیرہ کی موت پر بڑا رنج ظاہر کیا اور عطیات کی رسید حوالۂ قلم کی۔

اب سُنیئے کہ ہماری تاریخ کا اصلی ہیرو جان بیری کہان تھا۔ وہ انگلینڈ سے نیو ساوتھ ویلز چلا گیا تھا۔ گورنمنٹ نے اُسے اسکوائر کا خطاب عطا کیا۔ یہ شخص ایسا لائق و فائق ایسا ایماندار اور محنتی تھا کہ ہر ایک شخص کو اس سے محبت تھی۔ کیا عورت۔ کیا مرد۔ کیا بچہ۔ کیا بوڑھا وہ ہر ایک کے لیے ہمیشہ جان لڑانے کو تیار رہتا تھا۔ اسنے بڑی بڑی عمارتین بنوائین۔ زنانہ یتیم خانہ اور سینٹ جارج گرجا گھر وغیرہ اسی کی سعی و کوشش سے بنے تھے۔ اسکی مالی حالت بھی معمولی نہ تھی۔ وہ زمیندار۔ ٹھیکہ دار اور سوداگر ہو گیا تھا الغرض کوئی ایسی صفت نہین جو اسمین موجود نہ ہو۔

اسکی تین بہنین تھین۔ وہ اُنسے بڑی محبت کرتا اور اُنکے یہان ہر ہفتے آیا جایا کرتا تھا اتفاق سے چھوٹی بہن بخار مین مبتلا ہو کر انتقال کر گئی اُسنے اسکے چھوٹے چھوٹے بچون کے رکھنے کا انتظام کر لیا۔

پچھلے سال مسز پامر نے اُس سے کہا تھا کہ ایک عورت خالی ہے جو بچون کے کھلانے مین بڑی مہارت رکھتی ہے وہ مسز پامر سے ملنے گیا اور عورت کے لیے کہا تو وہ بولی۔

”ہان۔ مین نے آپ سے عورت کا ذکر ضرور کیا تھا وہ میرے ایک پڑوسی کے یہان منتظم خانہ داری اور کارخانہ کی نگران رہ چکی ہے مگر پڑوسی اب مر گیا سب کاروبار بند ہے۔

جان بیری - اور وہ -

مسز پامر - وہ رچیمانڈ ہل پر مزے اڑا رہی ہے اُسنے پڑوسی کی ملازمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی مگر نہ معلوم اُسکو کیون برخاست کر دیا گیا۔ وہ بیچاری وہان سے آکر میرے ساتھ رہنے لگی جب پڑوسی مرگیا تو اُسنے اپنی جائداد اور اولاد میرے سپرد کر دی -

اُس عورت نے بچون کو بڑی حفاظت سے پالا اور بڑی عمدگی سے تربیت کی جسکے صلے مین مین نے اسے ایک قطعہ اراضی انعام دیا ہے گو وہ اراضی کا کرایہ ادا کرتی ہے مگر مین کرایہ کا روپیہ اُسی کے نام سے بنک مین جمع کرادیتی ہون

جان بیری - بات یہ ہے کہ حال مین میری چھوٹی بہن اپنے بچون کو چھوڑکر داغ مفارقت دی گئی اُنھین کی خاطر ونگرانی کے لیے ایک منتظمہ درکار ہے آپ اگر چاہین تو اُسے ترغیب دیکر میرے یہان نوکر رکھا دین - اسکے کھیت وغیرہ کا انتظام مین ایک کسان کے سپرد کردون گا اور جتنی آمدنی یا لگان ہوگا وہ اُسکو ملا کرے گا -

مسز پامر - مجھے شک ہے کہ شاید وہ نہ مانے کیونکہ اُسکا کارخانہ خوب ہی چل رہا ہے اور وہی تنہا دن بھر کام کیا کرتی ہے ایک چھوٹی سی لڑکی شاید کچھ مدد دیتی ہے جسے اُسنے طغیانی کے وقت بچایا تھا - وہ بڑی ہی بہادر اور بامرد عورت ہے - طغیانی کے وقت کسی کی جرأت نہ پڑتی تھی کہ آفت رسیدون کو بچائے مگر یہی اپنی جان پر کھیل کر انھین بچا لائی - آپ نے سنڈی گزٹ ملاحظہ فرمایا ہوگا اُسمین کل حال درج ہے -

جان بیری - مجھے اُسکے حالات سننے مین نہایت ہی دلچسپی ہے ایسی عورت کوئی معمولی عورت نہین ہوسکتی

مسز پامر - ہے تو معمولی ہی - مگر چلتا پرزہ بڑی ہے وہ ایک گھوڑا چرانے اور اُسپر چڑھنے کے الزام مین گرفتار کرکے یہان جلاوطن کر دی گئی تھی -

جان بیری - آپ سے اُس سے کسطرح جان پہچان ہوگئی ؟

مسز پامر۔ جب وہ یہان آئی تو کپتان سمیتھ نے اسکی سفارش کر کے میرے سپرد کر دیا۔ مین نے اُسے یتیم خانہ مین ملازم رکھ لیا۔ وہان اُسنے اپنے فرائض اس خوش اسلوبی سے انجام دیے کہ سب لوگ متحیر رہگئے۔

جان بیری۔ کچھ آپ کو معلوم ہے کہ انگلستان مین اُسکا چال چلن کیسا تھا؟

مسز پامر نے شروع سے آخر تک اُسکا سب حال بیان کر دیا اور جان بیری کے چہرے کا رنگ فق دیکھکر بولی

"آپ کے چہرے پر پریشانی سی کیون چھا گئی کہیے تو ایک آدمی ساتھ کر کے آپ کو گھر بھجوا دون۔

مسٹر بیری۔ نہین۔ اس عورت کا حال سُنکر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہین ذرا اُسکا نام تو بتایئے

مسز پامر۔ مارگریٹ کیچ پول

جان بیری نے اُسکا نام سُنا تو کلیجے مین آتش عشق بھڑک اُٹھی اور وہ بولا آہ یہ تو وہی عورت ہے جسپر مین عاشق ہو گیا تھا اور اب بھی اُسکی دلی محبت ہے۔

مسز پامر۔ کیا اُسے معلوم ہے کہ آپ یہان رہتے ہین۔

جان بیری۔ مجھے معلوم نہین پہلے مین اسکے ساتھ شادی کرنے والا تھا مگر جب سُنا کہ اُسکو کسی دوسرے سے بھی عشق ہے تو مین نے یہ خیال دور کر دیا مین جانتا ہون کہ میرے بھائی نے شاید اسکے عاشق کو قتل بھی کر ڈالا ہے

مسز پامر۔ مین نے مارگریٹ کی زبانی آپ کی بابت کچھ بھی نہین سُنا۔ یہ تو بڑا ہی وسیع ملک ہے اگر اُسکے کان تک آپ کی خبر پہونچے تو وہ آپ سے ضرور ملے گی۔

جان بیری۔ ہان پھر اخلاق تو اُسکی خلقی عادت مین داخل ہے۔ مگر ذرا وہ تعلیم یافتہ نہین۔

مسز پامر۔ واہ۔ وہ تو خوب لکھ پڑھ گئی ہے دن بھر انجیل مقدس اور مختلف کتابین پڑھا کرتی ہے۔

جان بیری ۔ میرے خیال مین مین اُسکی معافی کرا سکتا ہون ۔ اگر آپ مجھے سڈنی گزٹ دکھادین تو مین حاکم کو دکھا کر اُسے رہا کرا لون گا ۔ لیکن یون سے قید سے چھڑا لون گا تو اسکو میرے ساتھ شادی کرنا ہوگی ۔ اگر آپ کو کچھ میرا خیال ہے تو مہربانی کرکے مارگیریٹ کو لکھ بھیجین ۔

اُسی دن مسز پامر نے ایک خط مارگیریٹ کیچ پول کے نام روانہ کیا جسمین تحریر کیا کہ یہان بڑا ہی ضروری کام ہے جو خط و کتابت سے طے نہین ہوسکتا ۔ تم جلد سڈنی چلی آؤ تمھارے بغیر سخت ہرج ہے ۔

مسٹر بیری کو انگلستان مین مارگیریٹ کا بڑا ہی عشق تھا جس عورت کی شادی اسکے ساتھ ہوجاتی تو گویا اُسکا اقبال چمک اُٹھتا مگر معلوم نہین کہ مارگیریٹ کو اسکی طرف کیا خیال تھا ۔

مسز پامر نے کہا ” شاید ہی مارگیریٹ شادی کرنا منظور کرے کیونکہ وہ ایک آزاد خیال کی عورت ہے مین نے بلوایا تو ہے مگر دیکھئے کیا ہوتا ہے ،،

پہلے تو مسٹر جان بیری وہان سے اُٹھکر حاکم کے گھر پہونچا بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین بعدہٗ اُسنے مارگیریٹ کا ذکر چھیڑا اور اس لہجے سے اُسکی بریت کی درخواست کی کہ حاکم نہ سمجھ سکا کہ بیری کو اُس سے اور مارگیریٹ سے کیا تعلق یا واسطہ ہے ۔

بیری بولا ” کیا آپ نے مجرمہ کے جرم پر اچھی طرح غور کرکے اُسے جلا وطنی کی سزا دی ہے ۔ میرے پاس بہت اسناد موجود ہین جنسے ظاہر ہے کہ مارگیریٹ بڑی نیک چلن عورت ہے ۔

حاکم نے جواب دیا ” آپ جس انداز سے سفارش کر رہے ہین اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ سے اور اُس سے ضرور کچھ نہ کچھ خفیہ تعلقات ہین مجھے ضرور خیال ہے کہ مارگیریٹ قابل رحم ہے اُسکو معافی ضرور ملنا چاہیے ۔ یہ بات گو میرے اختیار کی ہے کہ اُسے معاف کر دون مگر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ آپ کو اُس سے کیا تعلق ؟

جان بیری نے کہا ” میرا ارادہ ہے کہ مین اسکے ساتھ شادی کرلون ،،

حاکم نے یہ بات سُنی تو اُسپر عالم حیرت طاری ہو گیا اُسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ خواب دیکھ رہا ہون یا کیا؟

وہ بولا "مسٹر بیری - آپ ایسے لائق فائق شخص جسکی دھاک تمام انگلستان مین بندھی ہوئی ہے اور ایک زمانے مین شہرت ہو رہی ہے ایسی عورت کے ساتھ شادی کرے "

وہ اتنا کہکر جھجک گیا اور لہجہ بدل کر پھر بولا۔

مسٹر بیری "آپ نے اس معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ بھی لیا ہے یا کچھ غور نہین کیا۔ بھلا آپ کے دوستون کی راے کیا ہے؟ آپ سے اور مارگیریٹ سے محبت کا رشتہ کس زمانے سے ہوا۔

مسٹر بیری نے جواب دیا۔

"ایام طفلی مین ہم دونون ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے جب بڑے ہوے تو اپنی مشقت سے روزی کمانے مین مشغول ہو گئے بعدہٗ مین اور کام مین لگ گیا اور تب سے مین نے اسے نہین دیکھا۔ جب تک وہ رہائی پاکر مجھسے ملنے نہ آئے تب تک مین اُسکا مُنھ نہ دیکھونگا۔ جو میرے دل مین ہے وہ بات آپ کے اختیار مین ہے اور ....

حاکم نے روکدیا اور کہا کہ۔ اب زیادہ کہنے کی ضرورت نہین۔ عقدہ حل ہو گیا مین نے اسکو معاف کردیا آپ اُسکو اپنے ساتھ لے جائین۔

حاکم کا سکرٹری آیا اور اُسنے پروانۂ معافی پر دستخط کرائے۔ حاکم نے مسٹر جان بیری سے مصافحہ کیا اور وہ سڈنی سے ونڈسر لاج مین آگیا۔

جان بیری نے ایک مکان بنوایا اپنے بھانجون کو بلوالیا اور کل نوکرون کو انعام تقسیم کیا۔ وہ ہمیشہ ادھر اُدھر گھوما کرتا اور مارگیریٹ کی آمد کے انتظار مین آنکھین سفید کرتا رہتا تھا۔

اب سنیئے کہ مارگیریٹ کے نام مسٹر پامر کا خط پہونچا تو وہ فوراً سڈنی مین وارد ہو گئی اور طلبی کا سبب پوچھا تو اُسنے کہا۔

"بس فقط یہ خوشخبری سنانے کے لیے بلایا تھا کہ تمکو معافی مل گئی۔

مارگیریٹ نے پوچھا۔ کسطرح اور کسکی کوشش سے؟
جواب ملا۔ ایک شخص کی کوشش سے جسنے حاکم کو تمھاری نیک چلنی کا ثبوت پہونچا کر تمھین بری کرالیا۔
مارگیریٹ بولی۔ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ وہ کون شخص ہے تاکہ مین اسکی ممنون و مشکور ہون۔
مسز پامر نے جواب دیا۔ "تم اُسے جانتی تو ضرور ہو۔ مگر یہ بات ہے کہ تمنے کئی سال سے دیکھا نہین ہے۔
مارگیریٹ نے پوچھا" آخر وہ شخص ہے کون؟ کہین میرا بھائی چارلس تو نہین؟
مسز پامر نے جواب دیا" تمھارا بھائی نہین۔ ایک شخص جان بیری ہے جس سے شاید تم واقف ہو۔
مارگیریٹ" ہان ہان۔ مین جان بیری سے واقف ہون مگر وہ تو کسنا ڈا گیا ہوا تھا"
مسز پامر" نہین وہ وہان نہین گیا بلکہ اپنے ہی ملک مین رہا۔ اسکو بدستور تمھاری محبت ہے
مارگیریٹ" مسز پامر مسٹر بیری بڑے لائق شخص ہین۔ اُنھون نے ایک مرتبہ میری جان بچائی تھی۔ اُنکی شادی ہوگئی ہے یا نہین؟
مسز پامر" ابھی شادی تو نہین ہوئی۔ مگر ہین بڑے مالدار شخص۔ ہملوگون کو خود تعجب ہے کہ اُنھون نے ابتک شادی کیون نہین کی۔
مارگیریٹ۔ یہ سنتے ہی دم بخود ہوگئی اُسپر جوش سا چڑھ گیا اور وہ بیہوش ہونے ہی کو تھی کہ مسز پامر نے تھام کر سنبھال لیا اور بولی کہ
"جان بیری نے ابھی تک تمھاری ہی وجہ سے شادی نہین کی اُسکو تمھاری ہی جستجو رہی اور کسی سے واسطہ نہ رکھا
مارگیریٹ" فقط میری ہی آرزو۔ ہرگز نہین۔ وہ زمانہ گزر گیا۔ جناب آپ کس خیال مین ہین کہین خواب تو نہین دکھائی دیتا"
مسز پامر" یقین مانو کہ اُنھین تمھاری ہی سچی محبت ہے اور وہ تمپر ہی گرویدہ

ہو رہا ہے۔
مسز پامر نے اتنا ہی کہا تھا کہ جان ہیری اپنے ہاتھ مین پروانہ معافی لیے ہوئے آپہونچا مارگریٹ اُسے دیکھکر جھجکی اور اپنا منھ چھپا کر مسز پامر کے قدمون پر گر پڑی۔
جان ہیری نے اُسے اُٹھا لیا اور دونون مین بڑی دیر تک باتین ہوتی رہین آخر جب جان ہیری نے شادی کا ذکر چھیڑا تو مارگریٹ بولی
"آپ بھی کیا باتین کرتے ہین۔ کہان لونڈی کہان مالک کہان ذرہ کہان آفتاب بھلا مین ناچیز آپ ایسے لائق اور معزز شخص کی شادی کے قابل توبہ۔ توبہ۔ محض ناممکن ہے"
ہیری نے جواب دیا "مارگریٹ۔ یہ نہ خیال کرو۔ تمھین وہ دن یاد ہے جب ہم تم دونون ایک ساتھ کام کر کے اپنا اپنا پیٹ پالتے تھے۔
تمھین شادی کر لینے مین کچھ ہرج نہین اگر تم انگلستان جاؤگی تو پھر وہان تمھاری بے قدری ہی ہوگی۔
ہیری بولا خدا کے فضل سے مین نے تمھین معافی دلوا دی اُسکا شکریہ ادا کرو اور مجھے قبول کر لو"
بہت کچھ بات چیت ہونے پر بھی جب مارگریٹ نہ راضی ہوئی تو مسز پامر نے اُسے سمجھایا۔ اُدھر وہ راضی ہوئی اِدھر جان ہیری۔ آخر کار دونون کا نکاح گرجا گھر مین ہوگیا اور شادی کے بعد بڑے عیش و آرام سے دونون کی زندگی بسر ہونے لگی۔

باب (۳۱)

خاتمہ

جب مارگریٹ کو ونڈسر لاج مین رہتے رہتے بہت دن ہو گئے تو ایک روز مسز کابولڈ کا مرسلہ ایک صندوق پہونچا جسمین کئی اعلیٰ اعلیٰ چیزین بطور تحفہ مارگریٹ

انھین دیکھکر بڑی خوش ہوئی اور اُسنے فوراً ہی مسز کابولڈ کے نام حسب ذیل خط لکھا۔

وندسر میک سیری

مخدومہ مکرمہ دام مجدہا

آپ کی بدنصیب مارگریٹ کے دن پھر گئے خداوندکریم کے فضل سے مین اب قید جلاوطنی سے رہائی پاگئی اور مسٹر جان بیری سے شادی کرکے ایام زندگی بہت عیش و عشرت سے بسر کر رہی ہون

آپ کو معلوم ہو کہ جان بیری وہی شخص ہے جس سے مین بچپن مین بڑی محبت کرتی اور جسکے ساتھ رات دن کھیلتی رہتی تھی۔ اسکی ذات سے مین نے رہائی پائی۔ یہ شخص ایک خادمہ کی تلاش مین مسز پامر سے ملاقات کرنے آیا مسز پامر نے اُس سے میرا ذکر کیا تو اُسنے حاکم سے کہہ سنکر مجھکو رہائی دلوادی اسنے میرے ساتھ شادی کرنے کا عندیہ ظاہر کیا تو مسز پامر نے مجھے سڈنی سے بلا بھیجا اور یون اسکے ساتھ شادی ہوگئی اب یہان بڑے آرام سے زندگی بسر کرتی ہون۔ کسی بات کی تکلیف نہین ہر ایک چیز موجود ہے خدا آپ کو اور آپ کے بچون کو برکت دے۔

قدیم خادمہ
مارگریٹ کیچ پول

مارگریٹ کیچ پول اور اُسکی مخدومہ مسز کابولڈ سے یون ہی بہت دنون تک خط و کتابت جاری رہی اُسنے اپنا نام مارگریٹ کیچ پول سے مارگریٹ بیری تبدیل کرلیا اور اب وہ بڑے آرام سے رہنے لگی۔

ایک عرصۂ دراز کے بعد اُسنے اولاد کا منھ دیکھا دو لڑکیاں پیدا ہوئین اور ایک لڑکا بڑے ہونے پر لڑکے اور لڑکیان تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان بھیجدیے گئے۔

۱۵۔ برس کے بعد مارگریٹ کا خاوند مسٹر جان بیری ۱۸۲۱ء مین ملک عدم کو راہی ہوا۔ مارگریٹ کو اسکی وفات کا جو رنج ہوا اُسے وہی محسوس کرتی تھی

اُسنے ونڈسری پیکسیری سے سڈنی مین نقل مقام کرلیا۔
مارگیریٹ کے دل مین یہ بڑی ہوس تھی کہ اسکا بیٹا سفاک مین کہین ملازمت حاصل کرلے۔

سفاک مین اُن دنون ایک بڑی بھاری عمارت فروخت کی جارہی تھی اسکا لڑکا وہان گیا اور عمارت خرید کرنا چاہی مگر ناکامیاب رہا۔ وہ مایوس ہوکر کسی اور ملک مین گیا اور ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء مین رگھر لے عالم فانی ہوکر اُسنے بھی اپنے بزرگون کا ساتھ دیا۔ فقط

تمام شد

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible]		لکھنوی کی اس کتاب [illegible]	
[illegible]	[illegible]	نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ میں [illegible]	
[illegible]	[illegible]	مصنف نے [illegible] اور	
[illegible]	[illegible]	انگلستان [illegible] اور ان کے	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		ناظرین کے [illegible] ایک	
[illegible]		[illegible]	
[illegible] ناتھ صاحب -	[illegible]	[illegible]	
[illegible] مصنفہ		لکھی ہے	[illegible]
[illegible] صاحب [illegible]	[illegible]	جذبۂ عشق -	[illegible]
[illegible]		جام سرشار - [illegible]	
فسانۂ آزاد - کامل [illegible]		[illegible] تمام فسانہ [illegible]	
مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب		پنڈت رتن ناتھ صاحب [illegible]	
سرشار لکھنوی یہ تمام ہندوستانی		مشہور ناول ہے	[illegible]
ناولوں میں ایک دلچسپ اور		فریب حسن - ترجمہ ناول [illegible]	
مشہور افسانہ ہے -	[illegible]	از آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب	
اور متفرق جلدیں بھی بنا برفروخت		خواجہ اکبر [illegible] صاحب ساکن	
ذیل میں درج ہیں -		ریاست [illegible] =	[illegible]
۱- جلد اول -	[illegible]	ارنسٹ مالٹروِیرس =	[illegible]
۲- جلد دوم -	[illegible]	وینس کی شہزادی =	[illegible]
۳- جلد سوم -	[illegible]	غریب الوطن =	[illegible]
۴- جلد چہارم -	[illegible]	اسرار آصف [illegible] مصنفہ مولوی	
سیر کوہسار - کامل در دو جلد		محمد حسن صاحب [illegible]	[illegible]
از پنڈت رتن ناتھ صاحب [illegible]		ناول روز الیزبتھ - [illegible]	

نام کتاب	قیمت
منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی حصۂ اول۔	عما؍ پ
ایضاً حصۂ دوم۔	؏؍ پ
خون ناحق ۔ مترجمہ منشی خلیل الرحمن صاحب ۔ اس مین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغ رسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے۔	۱؍ پ
دلستان ۔ مترجمہ بابو رانجی داس صاحب بہار گو اسکی ہر دلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے۔	عہ؍ ۲ر پ
شہید جفا۔	عہ؍ ۸ر پ
ناول سیتا ۔ در دو جلد۔	سے؍ پ
فسانۂ لارنس و روتھ ۔ کامل	عما؍ ۸ر پ
الف لیلہ اردو نثر بطرز ناول مصنفۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب اسمین قصص راتون کی ترتیب سے نمبروار درج ہین جلد اول۔	عما؍ ۸ر
ایضاً ۔ جلد دوم۔	۱۲؍
راز عشق۔	عہ؍
گناہ بے لذت ۔ مترجمۂ منشی خلیل الرحمن صاحب۔	۸؍
نئے بگولے۔	۸؍
اردو شکسپیر یعنی اردو ترجمہ	

نام کتاب	قیمت
کنگ لیر مترجمہ لالہ سیتارام صاحب بی ۔ اے ۔ مجلد۔	۱۲ر پ
وینس کی ایک شہزادی ۔ یہ ناول بھی بڑا دلچسپ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے تصنیف کیوقت ہندوستانی مذاق کا خیال رکھا تھا	۱۲؍
لعبت **فرنگ** مسمیٰ بہ افسانۂ نادر الحقیقت اس فسانہ ہر دلعزیز کو کتاب بیرونز آف نیچو باو رجینر کس سے منشی عدیم النظیر خوش تقریر جناب منشی رام نرائن صاحب نے ترجمہ فرمایا ۔ عجب دلچسپ قصہ اور عبارت ہے اگر اسکے عنوان کو بھی کوئی صاحب ملاحظہ فرمالین پھر کیا ممکن کہ بغیر تمام کیے کتاب دل کو چین پڑے۔	عہ؍ ۸ر
قصۂ حاجی بابا اصفہانی مترجمہ کتاب ایڈونچرز آف دی حاجی بابا آف اصفہان مصنفۂ کپتان موریر صاحب مشہور سیاح ممالک ایران مترجمۂ منشی امراؤ مرزا حیرت دہلوی	عہ؍ ۸ر
ناول رقیب انگریزی ناول کا ترجمہ	۸ر پ
جنگ ہفت روزہ ۔ مصنفۂ سید ولایت حسین صاحب۔	عہ؍ ۸ر